ایمانیات، عبادات، اخلاق، معاملات، معاشرت و متفرقات


مؤلف: مولانا غیاث احمد رشادی
صدر صفا بیت المال انڈیا، بانی و محرک منبر و محراب فاؤنڈیشن انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# معاملات

# فہرست

ماں باپ کے حقوق ۹۳۵
رشتہ داروں کے حقوق ۹۴۱
مہمانوں کے حقوق ۹۵۲
مسافروں کے حقوق ۹۵۳
فقیروں اور مسکینوں کے حقوق ۹۵۵
سائلوں کے حقوق ۹۶۰
پڑوسیوں کے حقوق ۹۶۱
بندوں کے حقوق ۹۶۱
حقیقتِ سلام ۹۶۵
انصاف اور منصف ۹۶۹
اصلاح اور مصلح ۹۸۰
فساد اور مفسد ۹۸۵
ظلم اور ظالم ۹۹۲
اتحاد اور متحد ۱۰۱۱
قتل اور قاتل ۱۰۱۳
افتراق اور مفترق ۱۰۲۳
امانت اور امین ۱۰۳۲
خیانت اور خائن ۱۰۳۳
قرض کی حقیقت ۱۰۳۶
رہن کی حقیقت ۱۰۳۷
ناپ تول ۱۰۳۷
رشوت اور رشوت خور ۱۰۳۹
سود اور سود خور ۱۰۴۰
اسراف اور مسرف ۱۰۴۱
گواہی اور گواہ ۱۰۴۲
وراثت اور وارث ۱۰۵۱
وصیت ۱۰۵۵
ازدواجی حقوق اور احکام ۱۰۵۷
اولاد کے حقوق اور احکام ۱۰۶۸
دوست اور دوستی ۱۰۷۹
دشمنی اور دشمن ۱۰۸۵
اِکراہ ۱۰۹۰
مہلت ۱۰۹۲
دیت، قصاص، فدیہ، جزیہ، مالِ غنیمت اور شکار کی حقیقت ۱۰۹۷
ایذارسانی، تمسخر، تہمت، الزام تراشی، بدگمانی، طعنہ زنی، غیبت، دھوکہ بازی، چالبازی ۱۰۹۸

☆☆☆☆☆

# ماں باپ کے حقوق

(۱) وَإِذْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لاَ تَعْبُدُونَ إِلَّا اللّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَذِيْ الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَقُولُواْ لِلنَّاسِ حُسْناً وَأَقِيْمُواْ الصَّلاَةَ وَآتُواْ الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلاَّ قَلِيْلاً مِّنكُمْ وَأَنتُم مِّعْرِضُونَ (۸۳ : سورہ بقرہ)

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ اور رشتہ داروں اورلوگوں سے اچھی باتیں کہنا اورنماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہنا تو چند آدمیوں کے سواتم سب اس عہد سے منہ پھیر کر پلٹ گئے۔

(۲) يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِيْنَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ بِهِ عَلِيْم (۲۱۵ :سورہ بقرہ)

اے نبی لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں کس طرح کا مال خرچ کریں۔ کہہ دو کہ جو چاہو خرچ کرولیکن جو مال خرچ کرنا چاہو وہ درجہ بدرجہ اہل استحقاق یعنی ماں باپ کو اورقریب کے رشتہ داروں کواور یتیموں کواورمحتاجوں کواور مسافروں کوسب کودواور جو بھلائی تم کرو گے اللہ اس کو جانتا ہے۔

(۳) وَاعْبُدُواْ اللّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِيْ الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِيْ الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالجَنبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالاً فَخُوراً (۳۶: نسا)

اورتم اللہ کی عبادت اختیار کرواوراسکے ساتھ کسی چیز کوشریک مت کرواوروالدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرواوراہل قرابت کے ساتھ بھی اوریتیموں کے ساتھ بھی اورغریب غرباء کے ساتھ بھی اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دوروالے پڑوسی کے ساتھ بھی اورراہ گیر کے ساتھ بھی اورانکے ساتھ بھی جوتمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں بے شک اللہ تعالی ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے جواپنے کو بڑا سمجھتے ہوں شیخی کی باتیں کرتے ہوں۔

(۴) قُلْ تَعَالَوْاْ أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلاَّ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَلاَ تَقْتُلُواْ أَوْلاَدَكُم مِّنْ إمْلاَقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلاَ تَقْرَبُواْ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلاَ تَقْتُلُواْ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (۱۵۱ :سورہ انعام)

آپ (ان سے ) کہئے کہ آؤ میں تم کووہ چیزیں پڑھکر سناؤں جنکوتمہارے رب نے تم پرحرام

فرمایا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کیا کرو اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو۔ ہم انکو اور تمکو رزق (مقدر) دیں گے اور بے حیائی کے جتنے طریقہ ہیں انکے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں اور خواہ پوشیدہ ہوں اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے اسکو قتل مت کرو ہاں مگر حق پر اسکا تمکو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔

(۵) یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ آبَاءَ کُمْ وَإِخْوَانَکُمْ أَوْلِیَاءَ إَنِ اسْتَحَبُّواْ الْکُفْرَ عَلَی الإِیْمَانِ وَمَن یَتَوَلَّھُم مِّنکُمْ فَأُوْلَـئِکَ ھُمُ الظَّالِمُونَ (۲۳ : توبہ)

اے اہلِ ایمان! اگر تمہارے ماں باپ اور بہن بھائی ایمان کے مقابل کفر کو پسند کریں تو ان سے دوستی نہ رکھو اور جو ان سے دوستی رکھیں گے وہ ظالم ہیں۔

(۶) وَھِیَ تَجْرِیْ بِھِمْ فِیْ مَوْجٍ کَالْجِبَالِ وَنَادَی نُوحٌ ابْنَہُ وَکَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یَا بُنَیَّ ارْکَب مَّعَنَا وَلاَ تَکُن مَّعَ الْکَافِرِیْن (۴۲: ھود)

اور وہ کشتی کو لیکر پہاڑ جیسی موجوں میں چلنے لگی اور نوحؑ نے اپنے ایک (سگے یا سوتیلے) بیٹے کو پکارا اور وہ (کشتی سے علیحدہ مقام پر تھا کہ اے میرے پیارے بیٹے ہمارے ساتھ ہو جاؤ اور (عقیدہ میں) کافروں کے ساتھ مت ہو۔

(۷) إِذْ قَالَ یُوسُفُ لِأَبِیْہِ یَا أَبتِ إِنِّیْ رَأَیْتُ أَحَدَ عَشَرَ کَوْکَباً وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَیْتُھُمْ لِیْ سَاجِدِیْن (۴:سورہ یوسف)

(وہ وقت قابل ذکر ہے) جبکہ یوسفؑ نے اپنے والد (یعقوبؑ) سے کہا کہ ابا میں نے (خواب میں) گیارہ ستارے اور سورج اور چاند دیکھے ہیں انکو اپنے روبرو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۸) فَلَنْ أَبْرَحَ الأَرْضَ حَتَّیَ یَأْذَنَ لِیْ أَبِیْ أَوْ یَحْکُمَ اللّہُ لِیْ وَھُوَ خَیْرُ الْحَاکِمِیْن(۸۰: یوسف)

سو میں تو اس زمین سے ٹلتا نہیں تاوقتیکہ میرے باپ مجھکو (حاضری کی) اجازت نہ دیں یا اللہ تعالیٰ اس مشکل کو سلجھادے اور وہی خوب سکھانے والا ہے۔

(۹) اذْھَبُواْ بِقَمِیْصِیْ ھَـذَا فَأَلْقُوہُ عَلَی وَجْہِ أَبِیْ یَأْتِ بَصِیْراً وَأْتُونِیْ بِأَھْلِکُمْ أَجْمَعِیْنَ(۹۳ : یوسف)

اب تم میرا یہ کرتہ (بھی) لے جاؤ اور اسکو میرے باپ کے چہرہ پر ڈال دو (اس سے) انکی آنکھیں روشن ہوجاویں گی اور اپنے (باقی) گھر والوں کو (بھی) سب کو میرے پاس لے آؤ۔

(۱۰) فَلَمَّا دَخَلُواْ عَلَی یُوسُفَ آوَی إِلَیْہِ أَبَوَیْہِ وَقَالَ ادْخُلُواْ مِصْرَ إِنْ شَاء اللّہُ آمِنِیْن (۹۹: یوسف)

پھر جب سب کے سب یوسفؑ کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے والدین کو اپنے پاس (تعظیما)

جگہ دی اور کہا سب مصر میں چلئے (اور خدا کو منظور ہے تو (وہاں) امن چین سے رہئے۔

(۱۱) وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّواْ لَهُ سُجَّداً وَقَالَ يَا أَبَتِ هَـذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقّاً وَقَدْ أَحْسَنَ بَيَ إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (۱۰۰: یوسف)

اور اپنے والدین کو تخت (شاہی) پر بٹھایا اور سب کے سب یوسفؑ کے آگے سجدہ میں گر گئے اور یوسفؑ نے کہا اے میرے باپ یہ ہے میرے خواب کی تعبیر۔ جو پہلے زمانہ میں دیکھا تھا جسکو میرے رب نے سچا کر دیا اور خدا نے میرے ساتھ احسان کیا کہ ایک تو اس نے مجھے قید سے نکالا اور دوسرا یہ کہ تم سب کو جنگل سے یہاں لایا (یہ سب کچھ) بعد اسکے ہوا کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان میں فساد ڈالوادیا تھا بلاشبہ میرا رب جو چاہتا ہے اسکی عمدہ تدبیر کرتا ہے بلاشبہ وہ بڑے علم اور حکمت والا ہے۔

(۱۲) رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَاب (۴۱: ابراھیم)

اے ہمارے رب میری مغفرت کر دیجئے اور میرے ماں باپ کی بھی اور کل مومنین کی بھی حساب قائم ہونے کی دن۔

(۱۳) وَقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاَهُمَا فَلاَ تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً (۲۳: بنی اسرائیل)

اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ سوا اس کے کسی کی عبادت مت کرو۔ اور تم (اپنے) ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کریں اگر تیرے پاس ان میں سے ایک یا دونوں کے دونوں بڑھاپے کو پہنچ جاویں سوان کو کبھی (ہاں سے) ہوں بھی مت کرنا اور نہ انکو جھڑکنا نا اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا۔

(۱۴) وَاللّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لاَ تَعْلَمُونَ شَيْئاً وَجَعَلَ لَكُمُ الْسَّمْعَ وَالأَبْصَارَ وَالأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (۷۸:النحل)

اور اللہ تعالیٰ نے تمکو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں سے اس حالت میں نکالا کہ تم کچھ بھی نہ جانتے تھے اور اس نے تمکو کان دیے اور آنکھ اور دل تا کہ تم شکر کرو (اور استدلال علی القدرت کیلئے)

(۱۵) وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَن يُرْهِقَهُمَا طُغْيَاناً وَكُفْراً (۸۰ : کھف)

اور رہا وہ لڑکا اسکے ماں باپ ایمان دار تھے سو ہمکو اندیشہ (یعنی تحقیق) ہوا کہ کہیں یہ ان دونوں پر سرکشی اور کفر کا اثر نہ ڈال دے۔

(۱۶) يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيّاً (۱۲ : مریم)

اے یحییٰؑ کتاب کو مضبوط ہو کر لو اور ہم نے انکو (انکے) لڑکپن ہی میں (دین کی) سمجھ اور خاص اپنے پاس سے رقتِ قلب اور پاکیزگی (اخلاق کی) عطا فرمائی تھی۔

(۱۷) قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيّاً. وَجَعَلَنِي مُبَارَكاً أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيّاً. وَبَرّاً بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّاراً شَقِيّاً (۳۲: مریم)

وہ بچہ (خود ہی) بول اٹھا کہ میں اللہ کا (خاص) بندہ ہوں اس نے مجھ کو کتاب (یعنی انجیل) دی اور اس نے مجھ کو نبی بنایا (یعنی بنا دیگا) اور مجھکو برکت والا بنایا میں جہاں کہیں بھی ہوں اور اس نے مجھکو نماز اور زکوۃ کا حکم دیا جب تک میں (دنیا میں) زندہ رہوں اور مجھکو والدہ کا خدمت گزار بنایا اور اس نے مجھکو سرکش بدبخت نہیں بنایا۔

(۱۸) وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلاً ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ (۵ :حج)

اور ہم (ماں کے) رحم میں جس (لطف) کو چاہتے ہیں ایک مدت (یعنی وقت وضع) تک ٹھرائے رکھتے ہیں پھر ہم تمکو بچہ بنا کر باہر لاتے ہیں پھر تا کہ تم اپنی بھری جوانی (کی عمر) تک پہنچ جاؤ۔

(۱۹) وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ (۸۶ . شعراء)

اور میرے باپ کو توفیق ایمان کی دے کہ (اس) کی مغفرت فرما کہ وہ گمراہ لوگوں میں ہے

(۲۰) فَتَبَسَّمَ ضَاحِكاً مِّن قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ (۱۹ : النحل)

سو سلیمان اسکی بات سے مسکراتے ہوئے ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ اے میرے رب مجھکو اس پر مداومت دیجئے کہ آپ کی ان نعمتوں کا شکر کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں (اور اس پر بھی مداومت دیجئے کہ) میں نیک کام کیا کروں جس سے آپ خوش ہوں اور مجھ کو اپنی رحمت (خاصہ) سے اپنے اعلیٰ (درجہ کے) نیک بندوں میں داخل رکھئے

(۲۱) وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْناً وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (۸:عنکبوت)

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو ایسی چیز کو میرا شریک ٹھہرائے جس کی کوئی دلیل تیرے پاس نہیں تو تو انکا کہنا مت ماننا۔ تم سب کو میرے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے سو میں تمکو تمہارے سب کام (نیک ہوں یا بد) جتلا دونگا۔

(۲۲) وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْناً عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ (لقمان:۱۴)

اور ہم نے انسان کو اسکے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے اسکی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسکو پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اسکا دودھ چھوٹتا ہے کہ تو میرے اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کیا کر میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

(۲۳) وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلى أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفاً وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (۱۵ : لقمان)

اور اگر تجھ پر وہ دونوں اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرائے جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو انکا کہنا نہ ماننا اور دنیا میں ان کے ساتھ خوبی سے سیر کرنا اور اسی کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو پھر تم سب کو میرے پاس آنا ہے پھر میں تمکو جتلا دونگا جو کچھ تم کرتے تھے۔

(۲۴) وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَاناً حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهاً وَوَضَعَتْهُ كُرْهاً وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْراً حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ (۱۵ : احقاف)

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اسکی ماں نے اسکو بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور بڑی مشقت کے ساتھ اسکو جنا اور اسکو پیٹ میں رکھنا اور دودھ چھڑانا تیس مہینوں (میں پورا ہوتا ہے) یہاں تک کہ جب اپنی جوانی کو پہنچ جاتا ہے اور چالیس برس کو پہنچتا ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار مجھ کو اسپر مداوت دیجئے کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں اور میں نیک کام کروں جس سے آپ خوش ہوں اور میری اولاد میں بھی میرے لئے صلاحیت پیدا کر دیجئے میں آپ کے جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں۔

(۲۵) وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتْ الْقُرُونُ مِن قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (۱۷ . احقاف)

اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تف ہے تم پر کیا تم مجھ کو یہ وعدہ (یعنی خبر) دیتے ہو کہ میں (قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہو کر) قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی امتیں گزر گئیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کر رہے ہیں کہ اے تیرا ناس ہو ایمان لا اللہ کا وعدہ سچا ہے تو یہ کہتا

ہے کہ یہ بے سند باسبق اگلوں سے منقول چلی آرہی ہیں۔

(۲۶) وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ۔ (۳۳: نساء)

اور ہر ایسے مال کیلئے جسکو والدین اور رشتہ دار لوگ چھوڑ جاویں ہم نے وارث مقرر کردیئے ہیں اور جن لوگوں سے تمہارے عہد بندھے ہوئے ہیں انکو انکا حصہ دے دو بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر مطلع ہیں۔

(۲۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُونُواْ قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّهِ وَلَوْ عَلَى أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ إِن يَكُنْ غَنِيّاً أَوْ فَقَيراً فَاللّهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلاَ تَتَّبِعُواْ الْهَوَى أَن تَعْدِلُواْ وَإِن تَلْوُواْ أَوْ تُعْرِضُواْ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً (۱۳۵ : نساء)

اے ایمان والوانصاف پر خوب قائم رہنے والے اللہ کیلئے گواہی دینے والے رہو اگرچہ اپنی ہی ذات پر ہو یا کہ والدین اور دوسرے رشتہ داروں کے مقابلہ میں ہو وہ شخص اگر امیر ہے تو اور غریب ہے تو دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعلق ہے سوتم خواہش نفس کا اتباع مت کرنا کبھی تم حق سے ہٹ جاؤ اور اگر تم کج بیانی کروگے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں۔

(۲۸) رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِناً وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَاراً (۲۸: نوح)

اے میرے رب مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو مومن ہونے کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہیں انکو اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخش دیجئے اور ان ظالموں کی ہلاکت اور بڑھایئے۔

(۲۹) اَلنَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُوْلُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَى أَوْلِيَائِكُم مَّعْرُوفاً كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُوراً (۶ : احزاب)

نبی مومنوں کے ساتھ خود انکے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی بی بیاں انکی مائیں ہیں اور رشتہ دار کتاب اللہ میں ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں بہ نسبت دوسرے مومنین اور مہاجرین کے مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے کچھ سلوک کرنا چاہو تو وہ جائز ہے یہ بات لوح محفوظ میں لکھی جاچکی تھی۔

(۳۰) يُوصِيكُمُ اللّهُ فِي أَوْلاَدِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنثَيَيْنِ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلأُمِّهِ السُّدُسُ

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَآؤُكُمْ وَأَبناؤُكُمْ لاَ تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعاً فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْماً حَكِيْماً (۱۱ : نساء)

اللہ تعالیٰ تمکو حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے باب میں لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں گو دو سے زیادہ ہوں تو ان لڑکیوں کو دو تہائی ملے گا اس مال کا جو کہ مورث چھوڑا ہے اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اسکو نصف ملے گا اور ماں باپ کیلئے بھی یعنی دونوں میں سے ہر ایک کیلئے میت کے ترکہ میں سے چھٹا حصہ ہے اور اگر میت کے کچھ اولاد ہو اور اگر اس میت کے کچھ اولاد نہ ہو اور اسکے ماں باپ ہی اسکے وارث ہوں تو اسکی ماں کا ایک تہائی ہے اور اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہن ہوں تو اسکی ماں کو چھٹا حصہ ملیگا (اور باقی باپ کو ملے گا) وصیت نکال لینے کے بعد کہ میت اسکی وصیت کر جاوے یا قرض کے بعد تمہارے اصول وفروغ جو ہیں تم پورے طور پر یہ نہیں جان سکتے ہو کہ ان میں کونسا شخص تمکو نفع پہنچانے میں نزدیک تر ہے یہ حکم منجانب اللہ مقرر کردیا گیا۔ بالیقین اللہ تعالیٰ بڑے علم اور حکمت والے ہیں۔

# رشتہ داروں کے حقوق

(۱) وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيباً مَّفْرُوضاً (۷: نساء)

اور عورتوں کیلئے بھی حصہ ہے اس چیز میں سے جسکو ماں باپ اور بہت نزدیک کے قریب دار چھوڑ جاویں خواہ وہ چیز قلیل ہو یا کثیر ہو حصہ قطعی۔

(۲) وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُوْلُواْ الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُواْ لَهُمْ قَوْلاً مَّعْرُوفاً (۸:نساء)

اور جب (وارثوں میں ترکہ کے) تقسیم ہونے کے وقت آموجود ہوں رشتہ دار (دور کے) اور یتیم اور غریب لوگ تو انکو بھی اس (ترکہ میں) (جس قدر بالغوں کا ہے اسمیں) سے کچھ دیدو اور انکے ساتھ خوبی سے بات کرو۔

(۳) وَاعْبُدُواْ اللّٰهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالجَنبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لاَ يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالاً فَخُوراً (۳۶: نساء)

اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرو اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور والدین کے

ساتھ ساتھ اچھا معاملہ کرو اور اہل قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب غربا کے ساتھ بھی اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور راہ گیر کے ساتھ بھی اور انکے ساتھ بھی جو تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں شیخی کی باتیں کرتے ہوں۔

(۴) وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِنْ كُنتُمْ آمَنتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ وَاللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۴۱ : انفال)

اور اس بات کو جان لو کہ جو شے (کفار سے) بطور غنیمت تمکو حاصل ہو تو اسکا حکم یہ ہیکہ کُل کا پانچواں حصہ اللہ کا اور اسکے رسول کا ہے اور (ایک حصہ) آپکے قرابت داروں کا ہے اور (ایک حصہ) یتیموں کا ہے اور (ایک حصہ) غریبوں کا ہے اور (ایک حصہ) مسافروں کا ہے اگر تم اللہ پر یقین رکھتے ہو اور اس چیز پر جسکو ہم نے اپنے بندے (محمدؐ) پر فیصلہ کے دن یعنی جس دن کہ (یہ رہیں) دونوں جماعتیں (مومنوں و کفار کی) باہم مقابل ہوئی تھی نازل فرمایا تھا۔ اور اللہ (ہی) ہر شئے پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔

(۵) وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَى أَوْلِيَائِكُم مَّعْرُوفاً كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُوراً (۶ :احزاب)

اور رشتہ دار کتاب اللہ میں ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں بہ نسبت دوسرے مومنین اور مہاجرین کے مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے کچھ سلوک کرنا چاہو تو وہ جائز ہے یہ بات لوح محفوظ میں لکھی جا چکی تھی۔

(۶) كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً يُرْضُونَكُم بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَى قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ (۸: توبہ)

کیسے (ان کا عہد قابل رعایت رہے گا) حالانکہ انکی حالت یہ ہے کہ اور اگر وہ تم پر کہیں غلبہ پا جائیں تو تمہارے بارے میں نہ قرابت کا پاس کریں اور نہ قول وقرار کا یہ لوگ تمکو اپنی زبانی باتوں سے راضی کر رہے ہیں اور انکے دل (ان باتوں کو) نہیں مانتے اور ان میں زیادہ آدمی شریر ہیں۔

(۷) مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ (۱۱۳ : توبہ)

پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کیلئے مغفرت کی دعا مانگیں اگر چہ وہ رشتہ دار ہی (کیوں نہ) ہوں اس کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔

(۸) وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلاَ تُبَذِّرْ تَبْذِيْراً (۲۶ :بنی اسرائیل)

اور قرابت دار کو اس کا حق (مالی و غیر مالی) دیتے رہنا اور محتاج اور مسافر کو بھی دیتے رہنا اور (مال کو) بے موقع مت اڑانا۔

(۹) إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِیْ الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (النحل:۹۰)

بے شک اللہ تعالیٰ اعتدال اور احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی برائی اور مطلق برائی اور ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تم کو اس لئے نصیحت فرماتے ہیں کہ تم نصیحت قبول کرو۔

(۱۰) وَلا يَأْتَلِ أُوْلُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُوْلِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ (۲۲:نور)

اور جو لوگ تم میں (دینی بزرگی اور (دنیوی) وسعت والے ہیں وہ اہل قرابت کو اور مساکین کو اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں اور چاہیئے کہ یہ معاف کردیں اور درگزر کریں کیا تم یہ بات نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کردے بیشک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

(۱۱) وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَصِهْراً وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْراً (۵۴ :فرقان)

اور وہ ایسا ہے جس نے پانی سے (یعنی نطفہ سے) آدمی کو پیدا کیا پھر اسکو خاندان والا اور سسرال والا بنایا اور (اے مخاطب) تیرا پروردگار بڑی قدرت والا ہے۔

(۱۲) وَأَنذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ (۲۱۴ : شعراء)

اور (اس مضمون سے) آپ (سب سے پہلے) اپنے نزدیک کے کنبہ کو ڈرایئے۔

(۱۳) فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذَلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُونَ وَجْهَ اللَّهِ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۳۸: روم)

پھر قرابت دار کو اسکا حق دیا کر اور مسکین اور مسافر کو بھی یہ ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا کے طالب ہیں اور ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(۱۴) وَلا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَى وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَى حِمْلِهَا لا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا

قُرْبَى إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلاةَ وَمَنْ تَزَكَّى فَإِنَّمَا يَتزَكَّى لِنَفْسِهِ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيْرُ (۱۸ : فاطر)

اور کوئی دوسرے کا بوجھ (گناہ کا) نہ اٹھاوے گا اور اگر کوئی بوجھ کا لدا ہو (یعنی کوئی گنہگار) کسی کو اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے بلاویگا (بھی) تب بھی اس میں سے کچھ بھی بوجھ نہ ہٹایا جاویگا اگرچہ وہ شخص قرابت دار ہی کیوں نہ ہو آپ تو صرف ایسے لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو شخص پاک ہوتا ہے وہ اپنے لئے پاک ہوتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۱۵) ذَلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِيْ الْقُرْبَى وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيْهَا حُسْناً إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ (۲۳ :شوری)

یہی ہے جسکی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کیے آپ (ان سے) یوں کہیے کہ میں تم سے کچھ مطلب نہیں چاہتا بجز رشتہ داری کی محبت کے اور جو شخص کوئی نیکی کرے گا ہم اس میں اور خوبی زیادہ کردینگے۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔

(۱۶) فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِيْ الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ (۲۲ :محمدؐ)

سو اگر تم کنارہ کش رہو تو اگر تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم دنیا میں فساد مچادو اور آپس میں قطع قرابت کردو۔

(۱۷) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَاراً وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (۶ :التحریم)

اے ایمان والو تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو (دوزخ کی) اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن (اور سوختہ) آدمی اور پتھر ہیں جس پر تند خو (اور) مضبوط فرشتے (متعین) ہیں جو خدا کی (ذرا) نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں جو انکو حکم دیتا ہے اور جو کچھ انکو حکم دیا جاتا ہے اسکو (فوراً) بجالاتے ہیں۔

(۱۸) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ كُونُواْ قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّهِ وَلَوْ عَلَى أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِيْنَ إِنْ يَكُنْ غَنِيّاً أَوْ فَقَيْراً فَاللّهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلاَ تَتَّبِعُواْ الْهَوَى أَنْ تَعْدِلُواْ وَإِنْ تَلْوُواْ أَوْ تُعْرِضُواْ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيْراً (۱۳۵ : نساء)

اے ایمان والو انصاف پر قائم رہنے والے اللہ کیلئے گواہی دینے والے رہو اگرچہ اپنی ہی ذات پر ہو یا کہ والدین اور دوسرے رشتہ داروں کے مقابلہ میں ہو وہ شخص اگر امیر ہے تو اور غریب ہے تو دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعلق ہے سو تم خواہش نفس کا اتباع مت کرنا کبھی تم حق سے ہٹ جاؤ اور اگر تم کج بیانی کروگے یا پہلوتہی کروگے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے۔

(۱۹) وَإِذْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لاَ تَعْبُدُونَ إِلاَّ اللّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَذِيْ الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَقُولُواْ لِلنَّاسِ حُسْناً وَأَقِيْمُواْ الصَّلاَةَ وَآتُواْ الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلاَّ قَلِيْلاً مِّنكُمْ وَأَنتُم مِّعْرِضُونَ (۸۳: البقرۃ)

اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب لیا ہم نے (توریت میں) قول وقرار بنی اسرائیل سے کہ عبادت مت کرنا (کسی کی) بجز اللہ تعالیٰ کے اور ماں باپ کی اچھی طرح خدمت گذاری کرنا۔
اور اہل قرابت کی بھی اور بے باپ کے بچوں کی بھی اور غریب محتاجوں کی بھی اور عام لوگوں سے بات اچھی طرح (خوش خلقی سے) کہنا اور پابندی رکھنا نماز کی اور ادا کرتے رہنا زکوۃ پھر تم (قول وقرار کرکے) اس سے پھر گئے بجز معدود چند کے اور تمہاری تو معمولی عادت ہے اقرار کرکے ہٹ جانا

(۲۰) لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّواْ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَـكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِيْ الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِيْ الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُواْ وَالصَّابِرِيْنَ فِيْ الْبَأْسَاءِ والضَّرَّاءِ وَحِيْنَ الْبَأْسِ أُولَـئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوا وَأُولَـئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (۱۷۷: البقرہ)

کچھ سارا کمال اسی میں نہیں (آ گیا) کہ تم اپنا منہ مشرق کو کرلو یا مغرب کو لیکن (اصلی) کمال تو یہ ہیکہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (سب) کتب پر اور پیغمبروں پر اور مال دیتا ہو اللہ کی محبت میں رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور بے (خرچ) مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردن چھڑانے میں اور نماز کی پابندی رکھتا ہو اور زکوۃ ادا کرتا ہو اور جو اشخاص (ان عقائد و اعمال کے ساتھ یہ اخلاق بھی رکھتے ہوں کہ) اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں جب عہد کرلیا ہو اور وہ لوگ مستقل رہنے والے ہوں تنگدستی میں اور بیماری میں اور افتاد میں یہ لوگ ہیں سچے (کمال کے ساتھ موصوف) ہیں اور یہی لوگ ہیں جو (سچے) متقی (کہے جاسکتے ہیں)۔

(۲۱) يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِيْنَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ بِهِ عَلِيْم (۲۱۵: البقرہ)

لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کیا کریں؟ آپ فرمادیجئے کہ جو کچھ مال تمکو صرف کرنا ہوسو ماں باپ کا حق ہے اور قرابت داروں کا اور بے باپ کے بچوں کا اور محتاجوں اور مسافر کا اور جو نیک کام کروگے۔ سو اللہ تعالیٰ کو اس کی خوب خبر ہے (وہ اس پر ثواب دیں گے)

(۲۲) وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لأَعْنَتَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (۲۲۰: البقرہ)

اور آپ سے یتیموں کے بارے میں بھی دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ ان کی حالت کی اصلاح بہت اچھا کام ہے اور اگر تم ان سے مل جل کر رہنا یعنی خرچ اکٹھا رکھنا چاہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ خرابی کرنے والا کون ہے اور اصلاح کرنے والا کون اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو تکلیف میں ڈال دیتا۔ بیشک اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

(۲۳) وَآتُوا الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ وَلاَ تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ وَلاَ تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوباً كَبِيْراً (۲: النساء)

اور جن بچوں کا باپ مر جائے ان کے مال ان ہی کو پہنچائے رہو اور تم اچھی چیز سے بری چیز کو مت بدلو اور ان کے مال مت کھاؤ اور ایسی کاروائی کرنا بڑا گناہ ہے۔

(۲۴) وَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلاَّ تَعُولُوا (۳: انساء)

اور اگر تم کو اس بات کا احتمال ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو اور عورتوں سے جو تم کو پسند ہوں نکاح کرلو دو دو عورتوں سے اور تین تین عورتوں سے اور چار چار عورتوں سے پس اگر تمکو احتمال اسکا ہو کہ عدل نہ رکھو کے تو پھر ایک ہی بی بی پر بس کرو یا جو لونڈی تمہاری ملک میں ہو وہی سہی اس صریح مذکورہ میں زیادتی نہ ہونے کی توقع قریب تر ہے۔

(۲۵) وَابْتَلُوا الْيَتَامَى حَتَّى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْداً فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلاَ تَأْكُلُوهَا إِسْرَافاً وَبِدَاراً أَن يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيّاً فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْراً فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللّٰهِ حَسِيْباً (۶: نساء)

اور تم یتیموں کو آزما لیا کرو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کو پہنچ جاویں پھر اگر ان میں ایک گونہ تمیز دیکھو تو انکے اموال انکے حوالے کر دو اور ان اموال کو ضرورت سے زائد اڑا کر اور اس خیال سے کہ یہ بالغ ہو جاویں گے جلدی جلدی اڑا کر مت کھا ڈالو اور جو شخص مستغنی ہو سو وہ تو اپنے کو بالکل بچائے اور جو شخص ضرورتمند ہو تو وہ مناسب مقدار سے کھالے پھر جب انکے اموال انکے حوالے کرنے لگو تو ان پر گواہ بھی کر لیا کرو اور اللہ تعالیٰ ہی حساب لینے والے کافی ہیں۔

(۲۶) وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلاً مَّعْرُوفاً (۹: نساء)

اور جب (وارثوں میں ترکہ) تقسیم ہونے کے وقت آموجود ہوں رشتہ دار (دور کے) اور یتیم اور غریب لوگ تو انکو بھی اس (ترکہ) میں (جس قدر بالغوں کا ہے اس میں) سے کچھ دے دو اور انکے ساتھ خوبی سے بات کرو۔

(۲۷) وَاعْبُدُواْ اللّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالاً فَخُوراً (۳۶: نساء)

اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرو اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور اہل قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب غرباء کے ساتھ بھی اور اسکے ساتھ بھی جو تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں۔ شیخی کی باتیں کرتے ہوں۔

(۲۸) وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ الَّلاتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَن تَقُومُواْ لِلْيَتَامَى بِالْقِسْطِ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ بِهِ عَلِيماً (۱۲۷: نساء)

اور لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں حکم دیتے ہیں اور وہ آیات جو کہ (قرآن کے اندر تمکو) پڑھ کر سنائی جایا کرتی ہیں جو کہ ان یتیم عورتوں کے باب میں ہیں جن کو جو ان کا حق مقرر ہے نہیں دیتے ہیں اور ان کے ساتھ نکاح کی خواہش رکھتے ہو۔ اور کمزور بچوں کے باب میں اور اس باب میں کہ یتیموں کی کارگزاری انصاف کے ساتھ کرو اور جو نیک کام کرو گے سو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسکو خوب جانتے ہیں۔

(۲۹) وَلاَ تَقْرَبُواْ مَالَ الْيَتِيمِ إِلاَّ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُواْ بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْؤُولاً (۳۴: اسرائیل)

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاوے اور عہد (مشروع) کو پورا کرو بے شک (ایسے) عہد کی باز پرس ہونے والی ہے

(۳۰) وَاعْلَمُواْ أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ آمَنتُمْ بِاللّهِ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۴۱: انفال)

اور اس بات کو جان لو کہ جو شئے (کفار سے) بطور غنیمت تم کو حاصل ہو تو اس کا حکم یہ ہیکہ کُل کا پانچواں حصہ اللہ کا اور اس کے رسول ﷺ کا ہے اور (ایک حصہ) آپ کے قرابت داروں کا ہے اور (ایک حصہ) یتیموں کا ہے اور (ایک حصہ) غریبوں کا ہے اور (ایک حصہ) مسافروں کا ہے اگر تم اللہ پر یقین رکھتے ہو اور اس چیز پر جس کو ہم نے اپنے بندہ (محمدؐ) پر فیصلہ کے دن یعنی جس دن کے بدر میں دونوں جماعتیں (مومنوں و کفار کی) باہم مقابل ہوئی تھیں نازل فرمایا تھا اور اللہ (ہی) ہر شئے پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔

(۳۱) وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحاً فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْراً (۸۲:الکھف)

اور رہی دیوار سو وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی جو اس شہر میں رہتے تھے اور اس دیوار کے نیچے ان کا کچھ مال مدفون تھا (جو ان کے باپ سے میراث میں پہنچا ہے اور ان کا باپ (جو مر گیا ہے وہ) ایک نیک آدمی تھا سو آپ کے رب نے اپنی مہربانی سے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جاویں اور اپنا دفینہ نکال لیں اور یہ سارے کام میں نے بالہامِ الٰہی کیے ہیں ان میں سے کوئی کام میں نے اپنی رائے سے نہیں کیا لیجئے یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔

(۳۲) مَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (۷: الحشر)

جو کچھ اللہ تعالیٰ (اس طور پر) اپنے رسول کو دوسری بستیوں کے کافر لوگوں سے دلوا دے (جیسے فدک اور ایک حصہ خیبر کا) سو وہ (بھی) اللہ کا حق ہے اور رسول کا اور (آپ کے) قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور غریبوں کا اور مسافروں کا تا کہ وہ (مال فئے) تمہارے تونگروں کے قبضے میں نہ آجاوے اور رسول تم کو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز کے لینے سے تم کو روک دیں (اور بعموم الفاظ یہی حکم ہے افعال اور احکام میں بھی تم رک جایا کرو) اور اللہ سے ڈرو بے شک (اللہ تعالیٰ مخالفت کرنے پر) سخت سزا دینے والا ہے۔

(۳۳) وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِيناً وَيَتِيماً وَأَسِيراً (۸ : الدھر)

اور وہ لوگ (محض) خدا کی محبت سے غریب اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں

(۳۴) كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ (۱۷: الفجر)

بلکہ تم (میں اور اعمال بھی موجب عذاب ہیں چنانچہ تم) لوگ یتیم کی (کچھ) قدر (اور خاطر) نہیں کرتے ہیں۔

(۳۵) يَتِيماً ذَا مَقْرَبَةٍ (۱۵: البلد)

کسی رشتہ دار یتیم کو (فاقہ کے دن میں کھانا کھلانا)

(۳۶) أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيماً فَآوَى (۶: الضحی)

کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر (آپ کو) ٹھکانا دیا

(۳۷) فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ (۹: الضحی)

تو آپ (اس کے شکریہ میں) یتیم پر سختی نہ کیجئے

(۳۸) أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ (۱: الماعون)

کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے

(۳۹) فَذَلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ (۲: الماعون)

سو (اگر آپ اُس شخص کا حال سننا چاہیں تو سنیئے کہ) وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

(۴۰) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاءً وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً. (۱: النساء)

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جاندار سے پیدا کیا اور اس جاندار سے اسکا جوڑا پیدا کیا ان دونوں سے مرد اور عورتیں پھیلائیں اور تم خدا تعالیٰ سے ڈرو جسکے نام سے ایک دوسرے سے سوال کیا کرتے ہو اور قرابت سے بھی ڈرو بایقین اللہ تعالیٰ تم سب کی اطلاع رکھتے ہیں۔

(۴۱) لِّلرِّجَالِ نَصيِبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيباً مَّفْرُوضاً (۷: النساء)

مردوں کیلئے بھی حصہ ہے اس چیز میں سے جسکو ماں باپ اور بہت نزدیک کے قرابت دار چھوڑ جاویں اور عورتوں کیلئے بھی حصہ ہے اس چیز میں سے جسکو ماں باپ اور بہت نزدیک کے قرابت دار چھوڑ جاویں خواہ وہ چیز قلیل ہو یا کثیر ہو۔

(۴۲) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِناً إِلَّا خَطَئاً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِناً خَطَئاً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَن يَصَّدَّقُواْ فَإِنْ كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّهِ وَكَانَ اللّهُ عَلِيْماً حَكِيْماً (۹۲: النساء)

اور کسی مومن کی شان نہیں کہ وہ کسی مومن کو (ابتداء) قتل کرے لیکن غلطی سے اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کرے تو اس پر ایک غلام یا لونڈی آزاد کرانا ہے اور خونبہا جو اسکے خاندان والوں کے حوالہ کردی جائے مگر یہ کہ وہ لوگ معاف کردیں۔ اور اگر وہ ایسی قوم سے ہو جو تمہارے مخالف ہے اور وہ شخص خود مومن ہے تو ایک غلام یا لونڈی مسلمان کا آزاد کرنا اور اگر وہ ایسی قوم سے ہو کہ تم میں اور ان میں معاہدہ تو خونبہا ہے جو اسکے خاندان والوں کو حوالہ کردی جائے اور ایک غلام یا لونڈی مسلمان کا آزاد کرنا پھر جس شخص کو نہ ملے تو متواتر دو ماہ کے روزے ہیں بطریق توبہ کے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے بڑی حکمت والے ہیں۔

(۴۳) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِيْ الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلاَةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لاَ نَشْتَرِيْ بِهِ ثَمَناً وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَلاَ نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّهِ إِنَّا إِذاً لَّمِنَ الآثِمِيْنَ (۱۰۶ :مائدہ)

اے ایمان والو! تمہارے آپس میں دو شخصوں کا گواہ ہونا مناسب ہے جبکہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگے جب وصیت کرنے کا وقت ہو وہ دو شخص ایسے ہوں کہ دیندار ہوں اور تم میں سے ہوں یا غیر قوم کے دو شخص ہوا گر تم کہیں سفر میں گئے ہو پھر تم پر واقعہ موت کا پڑ جاوے اگر تمکو شبہ ہو تو ان دونوں کو بعد نماز روک لو پھر دونوں خدا کی قسم کھاویں کہ ہم اس قسم کے عوض کوئی نفع نہیں لینا چاہئیے اگرچہ کوئی قرابت دار بھی ہو اور اللہ کی بات کو ہم پوشیدہ نہ کریں گے ہم اس حالت میں سخت گنہگار ہونگے۔

(۴۴) وَلاَ تَقْرَبُواْ مَالَ الْيَتِيْمِ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُواْ الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لاَ نُكَلِّفُ نَفْساً إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُواْ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَبِعَهْدِ اللّهِ أَوْفُواْ ذَلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۱۵۲ :النعام)

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاوے اور ناپ تول پوری کیا کرو انصاف کے ساتھ ہم کسی شخص کو اسکے امکان سے زیادہ تکلیف

نہیں دیتے اور جب تم بات کیا کروتو انصاف کی کرو گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا کرو اسکو پورا کیا کرو ان (سب) کا اللہ تعالیٰ نے تمکو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو (اور عمل کرو)۔

(۴۵) لاَ يَرْقُبُونَ فِيْ مُؤْمِنٍ إِلاًّ وَلاَ ذِمَّةً وَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ (۱۰:توبہ)

یہ لوگ کسی مسلمان کے بارے میں نہ قرابت کا پاس کریں اور نہ قول وقرار کا اور یہ لوگ بہت ہی زیادتی کر رہے ہیں۔

(۴۶) وَالَّذِيْنَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الحِسَابِ (۲۱. رعد)

اور یہ ایسے ہیں کہ اللہ نے جن علاقوں کے قائم رکھنے کا حکم کیا ہے انکو قائم رکھتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور سخت عذاب کا اندیشہ رکھتے ہیں۔

(۴۷) وَالَّذِيْنَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللّهِ مِن بَعْدِ مِيْثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِيْ الأَرْضِ أُوْلَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ (۲۵ : رعد)

اور جو لوگ خدا تعالیٰ کے معاہدوں کو انکی پختگی کے بعد توڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے جن علاقوں کے قائم رکھنے کا حکم فرمایا ہے انکو قطع کرتے ہیں اور دنیا میں فساد کرتے ہیں ایسے لوگوں پر لعنت ہوگی اور انکے لئے اس جہاں میں خرابی ہوگی۔

(۴۸) فَأَرَدْنَا أَن يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْراً مِّنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْماً (۸۱ : کھف)

پس ہم کو یہ منظور ہوا کہ بجائے اسکے کے انکا پروردگار انکو ایسی اولاد دے جو پاکیزگی یعنی دین میں اس سے بہتر ہو اور ماں باپ کے ساتھ محبت کرنے میں اس سے بڑھ کر ہو۔

(۴۹) وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِيْ الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحاً فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِيْ ذَلِكَ تَأْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْراً. (الکھف:۸۲)

اور وہی دیوار وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی جو اس شہر میں رہتے ہیں اور اس دیوار کے نیچے انکا کچھ مال مدفون تھا (جو انکے باپ نے میراث میں پہنچایا ہے) اور ان کا باپ (جو مر گیا ہے) ایک نیک آدمی تھا سو آپ کے رب نے اپنی مہربانی سے چاہا کہ وہ دونوں (اپنی جوانی کے عمر) کو پہنچ جاویں اور اپنا دفینہ نکال لیں اور یہ سارے کام میں نے بالہام الٰہی کئے ہیں ان میں سے کوئی کام میں نے اپنی رائے سے نہیں کیا لیجئے یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر آپ سے صبر نہ ہوسکا۔

# مہمانوں کے حقوق

(۱) وَلَقَدْ جَاءَ تْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى قَالُوا سَلاَماً قَالَ سَلاَمٌ فَمَا لَبِثَ أَن جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ (۶۹. هود)

اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیمؑ کے پاس بشارت لے کر آئے اور انھوں نے سلام کیا۔انھوں نے (یعنی ابراہیمؑ نے) بھی سلام کیا پھر دیر نہیں لگائی کہ ایک تلا ہوا بچھڑا لائے۔

(۲) وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هَـؤُلاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّهَ وَلاَ تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ (۷۸. هود)

اور اُنکی قوم اُنکے پاس دوڑی ہوئی آئی اور وہ پہلے سے نامعقول حرکتیں کیا ہی کرتے تھے وہ (یعنی لوطؑ) فرمانے لگے کہ اے میری قوم یہ میری (بہو) بیٹیاں (جو تمہارے گھروں میں موجود) ہیں وہ تمہارے لئے (اچھی) خاصی ہیں۔سو اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھ کو فضیحت مت کرو کیا تم میں کوئی بھی (معقول آدمی) بھلا مانس نہیں۔

(۳) وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ أَلاَ تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَاْ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ (۵۹. يوسف)

اور جب انھوں نے (یعنی یوسفؑ نے) انکا سامان (غلّہ کا) تیار کر دیا تو (چلتے وقت) فرما دیا کہ اپنے علاتی بھائی کو بھی (ساتھ) لانا (تاکہ اسکا حصہ بھی دیا جا سکے) تم دیکھتے نہیں ہو کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں سب سے بہتر مہمان نوازی کرتا ہوں۔

(۴) وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ (۵۱۔الحجر) اور آپ انکو ابراہیمؑ کے مہمانوں کی بھی اطلاع دیجئے

(۵) قَالَ إِنَّ هَؤُلاءِ ضَيْفِي فَلاَ تَفْضَحُونِ (۶۸. الحجر)

(لوطؑ نے) فرمایا کہ یہ لوگ میرے مہمان ہیں سو مجھ کو فضیحت مت کرو

(۶) هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ (۲۴. الذريت)

کیا ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی حکایت آپ تک پہنچی ہے

(۷) قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ (۳۸. النمل)

(لوطؑ نے) فرمایا کہ اے اہل دربار تم میں کوئی ایسا ہے جو اس (بلقیس) کا تخت قبل اس کے کہ وہ لوگ میرے پاس مطیع ہو کر آویں حاضر کر دیں۔

# حقوقِ ابن سبیل (مسافروں کے حقوق)

(۱) لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّواْ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَـكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّآئِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُواْ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ والضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَـئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَـئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (۱۷۷. البقرہ)

(کچھ سارا) کمال اسی میں نہیں (آ گیا) کہ تم اپنا منہ مشرق کو کرلو یا مغرب کو لیکن (اصلی) کمال تو یہ ہیکہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (سب) کتب (سماویہ) پر اور پیغمبروں پر اور مال دیتا ہو اللہ کی محبت میں رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور (بے خرچ) مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردن چھڑانے میں اور نماز کی پابندی رکھتا ہو اور زکوۃ بھی ادا کرتا ہو اور جو اشخاص اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں جب عہد کرلیں اور (وہ لوگ) مستقل رہنے والے ہوں تنگ دستی میں اور بیماری میں اور قتال میں یہ لوگ ہیں جو سچے (کمال کے ساتھ موصوف) ہیں اور یہی لوگ ہیں جو (سچے) متقی (کہے جاسکتے) ہیں۔

(۲) يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ بِهِ عَلِيمٌ (۲۱۵. البقرہ)

لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کیا کریں؟ آپ فرما دیجئے کہ جو کچھ مال تم کو صرف کرنا ہو سو مال ماں باپ کا حق ہے اور قرابت داروں کا اور بے باپ کے بچوں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا اور جونسا نیک کام کروگے سو اللہ تعالیٰ کو اس کی خوب خبر ہے۔

(۳) وَاعْلَمُواْ أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ آمَنتُمْ بِاللّهِ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۴۱. الانفال)

اور (اس بات کو) جان لو کہ جو شے کفار سے) بطور غنیمت تم کو حاصل ہو تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) کُل کا پانچواں حصہ اللہ کا اور اُسکے رسول کا ہے اور (ایک حصہ) آپ کے قرابت داروں کا ہے اور (ایک حصہ) یتیموں کا ہے اور (ایک حصہ) غریبوں کا ہے اور (ایک حصہ) مسافروں کا ہے اگر تم اللہ پر

یقین رکھتے ہو اور اس چیز پر جس کو ہم نے اپنے بندے (محمدؐ) پر فیصلہ کے دن جس دن کہ دونوں جماعتیں (مومنین و کفار کی) باہم مقابل ہوئی تھیں نازل فرمایا تھا اور اللہ ہی ہر شے پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔

(۴) إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِيْ الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (۶۰ . التوبہ)

صدقات تو صرف حق ہے غریبوں کا اور محتاجوں کا اور جو کارکن ان صدقات پر متعین ہیں اور جنکی دلجوئی کرنا (منظور) ہے اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور قرضداروں کے قرضہ میں اور جہاد میں اور مسافروں میں یہ حکم اللہ کی طرف سے (مقرر) ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے اور بڑی حکمت والے ہیں۔

(۵) وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلاَ تُبَذِّرْ تَبْذِيْراً (۲۶ . اسرائیل)

اور قرابت دار کو اس کا حق (مالی و غیر مالی) دیتے رہنا اور محتاج اور مسافر کو بھی دیتے رہنا اور (مال کو) بے موقع مت اڑانا۔

(۶) فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذَلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُونَ وَجْهَ اللَّهِ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۳۸ . الروم)

پھر قرابت دار کو اس کا حق دیا کرو اور مسکین اور مسافر کو بھی یہ ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا کے طالب ہیں اور ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(۷) مَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِيْ الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (۷ . حشر)

جو کچھ اللہ تعالیٰ (اس طور پر) اپنے رسول کو دوسری بستیوں کے (کافر) لوگوں سے دلوا دے (جیسے فدک اور ایک حصہ خیبر کا) سو وہ (بھی) اللہ کا حق ہے اور رسول کا اور (آپ کے) قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور غریبوں کا اور مسافروں کا تا کہ وہ (مال فئے) تمہارے تونگروں کے قبضے میں نہ آ جاوے اور رسول تم کو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز (کے لینے) سے تم کو روک دیں (اور بعموم الفاظ یہی حکم ہے افعال اور احکام میں بھی) تم رک جایا کرو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ (مخالفت کرنے پر) سخت سزا دینے والا ہے۔

(۸) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَكُونُواْ كَالَّذِيْنَ كَفَرُواْ وَقَالُواْ لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُواْ فِيْ الأَرْضِ

أَوْ كَانُواْ غُزًّى لَّوْ كَانُواْ عِندَنَا مَا مَاتُواْ وَمَا قُتِلُواْ لِيَجْعَلَ اللّهُ ذَلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَاللّهُ يُحْيِـي وَيُمِيتُ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (۱۵۶. ال عمران)

اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہوجانا جو کہ کافر ہیں اور کہتے ہیں اپنے بھائیوں کی نسبت جبکہ وہ کسی سرزمین میں سفر کرتے ہیں یا وہ لوگ کہیں غازی بنتے ہیں کہ اگر یہ لوگ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے تاکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو اُنکے قلوب میں موجب حسرت کردیں اور جلاتا مارتا تو اللہ ہی ہے اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔

(۹) وَاعْبُدُواْ اللّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالاً فَخُوراً (۳۶. النساء)

اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرو اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور اہل قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور راہ گیر کے ساتھ بھی اور انکے ساتھ بھی جو تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں شیخی کی باتیں کرتے ہوں۔

(۱۰) أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنكَرَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (۲۹ . العنکبوت)

کیا تم مردوں کی طرف مائل ہوتے ہو اور راہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں ناپسندیدہ کام کرتے ہو۔ تو ان کی قوم کے لوگ جواب میں بولے کہ اگر تم سچے ہو تو ہم پر عذاب لے آؤ۔

# فقیروں اور مسکینوں کے حقوق

(۱) وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لاَ تَعْبُدُونَ إِلاَّ اللّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُواْ لِلنَّاسِ حُسْناً وَأَقِيمُواْ الصَّلاَةَ وَآتُواْ الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلاَّ قَلِيلاً مِّنكُمْ وَأَنتُم مِّعْرِضُونَ (۸۳. بقرہ)

اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب لیا ہم نے (توریت میں) قول وقرار بنی اسرائیل سے کہ عبادت مت کرنا (کسی کی) بجز اللہ تعالیٰ کے اور ماں باپ کی اچھی طرح خدمت گذاری کرنا اور اہل قرابت کی بھی اور بے باپ کے بچوں کی بھی اور غریب محتاجوں کی بھی اور عام لوگوں سے بات اچھی طرح

(خوش خلقی سے) کہنا اور پابندی رکھنا نماز کی اور ادا کرتے رہنا زکوۃ پھر تم (قول وقرار کر کے) اس سے پھر گئے بجز معدودے چند کے اور تمہاری تو معمولی عادت ہے اقرار کر کے ہٹ جانا۔

(۲) لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّواْ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّآئِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُواْ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ والضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (۱۷۷. بقرہ)

(کچھ سارا) کمال اسی میں نہیں (آ گیا) کہ تم اپنا منہ مشرق کو کر لو یا مغرب کو لیکن (اصلی) کمال تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (سب) کتب (سماویہ) پر اور پیغمبروں پر اور مال دیتا ہو اللہ کی محبت میں رشتہ داروں کو اور گردن چھڑانے میں اور نماز کی پابندی رکھتا ہو اور زکوۃ بھی ادا کرتا ہو اور جو اشخاص اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں جب عہد کر لیں اور (وہ لوگ) مستقل رہنے والے ہوں تنگ دستی میں اور بیماری میں اور قتال میں یہ لوگ ہیں جو سچے (کمال کے ساتھ موصوف) ہیں اور یہی لوگ ہیں جو (سچے) متقی (کہے جا سکتے) ہیں۔

(۳) يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ بِهِ عَلِيمٌ (۲۱۵. بقرہ)

لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کیا کریں؟ آپ فرما دیجئے کہ جو کچھ مال تم کو صرف کرنا ہو سو ماں باپ کا حق ہے اور قرابت داروں کا اور بے باپ کے بچوں کا اور مسافر کا اور جونسا نیک کام کرو گے سو اللہ تعالیٰ کو اس کی خوب خبر ہے (وہ اس پر ثواب دیں گے)

(۴) وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُوْلُواْ الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُواْ لَهُمْ قَوْلاً مَّعْرُوفاً (۸. نساء)

اور جب (وارثوں میں ترکہ کے) تقسیم ہونے کے وقت آ موجود ہوں رشتہ دار (دور کے) اور یتیم اور غریب لوگ تو انکو بھی اس (ترکہ) میں (جس قدر بالغوں کا ہے اس میں) سے کچھ دے دو اور ان کے ساتھ خوبی سے بات کرو۔

(۵) وَاعْبُدُواْ اللّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا

مَلَكَتُ أَيُمَانُكُمُ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ مُخُتَالاً فَخُوراً (۳٦ . نساء)

اورتم اللہ تعالیٰ کے عبادت اختیار کرو اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور اہل قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کیساتھ بھی اور غریب غربا کے ساتھ بھی اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور راہ گیر کے ساتھ بھی اور ان کے ساتھ بھی جو تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں شیخی کی باتیں کرتے ہوں۔

(٦) وَاعۡلَمُواۡ أَنَّمَا غَنِمۡتُم مِّن شَيۡءٍ فَأَنَّ لِلّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِيۡ الۡقُرۡبَى وَالۡيَتَامَى وَالۡمَسَاكِيۡنِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ إِن كُنتُمۡ آمَنتُمۡ بِاللّهِ وَمَا أَنزَلۡنَا عَلَى عَبۡدِنَا يَوۡمَ الۡفُرۡقَانِ يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعَانِ وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ (۴۱. انفال)

اور اس بات کو جان لو کہ جو شے (کفار سے) بطور غنیمت تم کو حاصل ہو تو اسکا حکم یہ ہیکہ کُل کا پانچواں حصہ اللہ کا اور اسکے رسولؐ کا ہے اور (ایک حصہ) آپ کے قرابت داروں کا اور (ایک حصہ) یتیموں کا ہے اور (ایک حصہ) غریبوں کا ہے اور (ایک حصہ) مسافروں کا ہے اگر تم اللہ پر یقین رکھتے ہو اور اس چیز پر جب کہ ہم نے اپنے بندہ (محمدؐ) پر فیصلہ کے دن یعنی جس دن کہ (بدر میں) دونوں جماعتیں (مومنین و کفار کی) باہم مقابل ہوئی تھیں نازل فرمایا تھا اور اللہ وہی) ہر شے پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔

(۷) إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلۡفُقَرَاءِ وَالۡمَسَاكِيۡنِ وَالۡعَامِلِيۡنَ عَلَيۡهَا وَالۡمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمۡ وَفِيۡ الرِّقَابِ وَالۡغَارِمِيۡنَ وَفِيۡ سَبِيۡلِ اللّهِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ فَرِيۡضَةً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ (٦٠ .توبۂ)

صدقات تو صرف حق ہے غریبوں کا اور محتاجوں کا اور جو کارکن ان صدقات پر متعین ہیں اور جن کی دلجوئی کرنا (منظور) ہے اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور قرضداروں کے قرضہ میں اور جہاد میں اور مسافروں میں یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے بڑی حکمت والے ہیں۔

(۸) وَآتِ ذَا الۡقُرۡبَى حَقَّهُ وَالۡمِسۡكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ وَلاَ تُبَذِّرۡ تَبۡذِيۡراً (۲٦. بنی اسرائیل)

اور قرابت دار کو اسکا حق (مالی و غیر مالی) دیتے رہنا اور محتاج اور مسافر کو بھی دیتے رہنا اور (مال کو) بے موقع مت اڑانا۔

(۹) وَأَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسَاكِيۡنَ يَعۡمَلُونَ فِيۡ الۡبَحۡرِ فَأَرَدتُّ أَنۡ أَعِيۡبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُم مَّلِكٌ يَأۡخُذُ كُلَّ سَفِيۡنَةٍ غَصۡباً (۷۹. کهف)

وہ جو کشتی تھی سو جن آدمیوں کی تھی جو (اسکے ذریعہ سے) دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے سو

میں نے چاہا کہ اسمیں عیب ڈال دوں اور (وجہ اسکی یہ تھی کہ) ان لوگوں سے آگے کی طرف ایک (ظالم) بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی کو زبردستی پکڑ رہا تھا۔

(۱۰) وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۲۲۔نور﴾

اور جو لوگ تم میں (دینی بزرگی اور (دینوی) وسعت والے ہیں وہ اہل قرابت کو اور مساکین کو اور اللہ کے راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں اور چاہیئے کہ یہ معاف کردیں اور درگزر کریں کیا تم یہ بات نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کردے بیشک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

(۱۱) مَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (۷. حشر)

جو کچھ اللہ تعالیٰ (اس طور پر) اپنے رسول کو دوسری بستیوں کے (کافر) لوگوں سے دلوا دے (جیسے فدک اور ایک حصہ خیبر کا) وہ (بھی) اللہ کا حق ہے اور رسول کا اور (آپکے) قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور غریبوں کا اور مسافروں کا تا کہ وہ مال فئے) تمہارے تونگروں کے قبضے میں نہ آجاوے اور رسول تمکو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز (کے لینے) سے تمکو روک دیں تم رک جایا کرو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ (مخالفت کرنے پر) سخت سزا دینے والا ہے۔

(۱۲) لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (۸. حشر)

اور ان حاجت مند مہاجرین کا حق ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے (جبراً وظلماً) جدا کردیئے گےء وہ اللہ تعالیٰ کے فضل (یعنی جنت) اور رضا مندی کے طالب ہیں اور وہ اللہ اور اسکے رسول (کے دین) کی مدد کرتے ہیں (اور) یہی لوگ (ایمان) کے سچے ہیں۔

(۱۳) أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ (۲۴۔قلم) کہ آج تم تک کوئی محتاج نہ آنے پائے۔

(۱۴) وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ (۲۔ماعون) اور محتاج کو کھانا دینے کی دوسروں کو بھی ترغیب نہیں دیتا

(۱۵) وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ (الفجر:۱۸) اور دوسروں کو بھی مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے

(۱۶) أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ (۱۶۔البلد)

یا کسی خاک نشین محتاج کو (یعنی ان احکام الٰہیہ کو بجالانا چاہئے تھا)

(۱۷) وَابْتَلُواْ الْيَتَامَى حَتَّىَ إِذَا بَلَغُواْ النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْداً فَادْفَعُواْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلاَ تَأْكُلُوهَا إِسْرَافاً وَبِدَاراً أَن يَكْبَرُواْ وَمَن كَانَ غَنِيّاً فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَن كَانَ فَقِيراً فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُواْ عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللّهِ حَسِيباً (۶۔انساء)

اورتم یتیموں کو آزمالیا کرو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کو پہنچ جاویں۔ پھر اگر ان میں ایک گونہ تمیز دیکھو تو انکے اموال انکے حوالے کردو اور ان اموال کو ضرورت سے زائد اٹھا کر اور اس خیال سے کہ یہ مانع ہو جاوینگے جلدی جلدی اڑا کر مت کھا ڈالو اور جو شخص غنی ہو سو وہ تو اپنے کو بالکل بچائے اور جو شخص حاجتمند ہو تو وہ مناسب مقدار سے کھالے پھر جیسا انکے اموال انکے حوالے کرنے لگو تو ان پر گواہ بھی کرلیا کرو اور اللہ تعالیٰ ہی حساب لینے والے کافی ہیں۔

(۱۸) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقْتُلُواْ الصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ وَمَن قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّداً فَجَزَاء مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْياً بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَو عَدْلُ ذَلِكَ صِيَاماً لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ عَفَا اللّهُ عَمَّا سَلَف وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ اللّهُ مِنْهُ وَاللّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ (۹۵ . مائدہ)

اے ایمان والو وحشی شکار کو قتل مت کرو جب کہ تم حالت احرام میں ہو اور جو شخص تم میں سے اس کو جان بوجھ کر قتل کریگا تو اس پر پاداش واجب ہوگی جو کہ مساوی ہوگی اس جانور کے جسکو اس نے قتل کیا ہے جسکا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کردیں (خواہ وہ پاداش خاص چوپایوں سے ہو جبکہ) نیاز کے طور پر کعبہ تک پہنچائی جائے اور خواہ کفارہ مسکینوں کو دے دیا جائے اور خواہ اسکے برابر روزے رکھ لیئے جاویں تا کہ اپنے کیے کی شامت کا مزے چکھے اللہ تعالیٰ نے گزشتہ کو معاف کردیا ور جو شخص پھر ایسی ہی حرکت کرے گا تو اللہ تعالیٰ انتقام لیں گے اور اللہ تعالیٰ زبردست ہیں۔

(۱۹) لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ (۲۸ . حج)

تا کہ اپنے فوائد کیلئے آموجود ہوں اور (اس لئے آوینگے) تا کہ ایام مقررہ (یعنی ایام قربانی) میں ان مخصوص چوپایوں پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیں (یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہیں) جو اللہ تعالیٰ نے انکو عطا کئے ہیں سو ان (قربانی کے) جانوروں میں سے تم (کو) بھی اجازت ہے کہ کھایا کرو اور (مستحب یہ ہیکہ) مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلایا کرو۔

(۲۰) فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ذَٰلِكَ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۴۔ مجالدہ)

پھر جسکو (غلام لونڈی) میسر نہ ہو تو سکے ذمّہ پے در پے (یعنی لگا تار) دو مہینے کے روزے ہیں قبل اسکے کہ دونوں باہم اختلاط کریں پھر جس سے یہ بھی نہ ہوسکیں تو اسکے ذمہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے یہ حکم اس لئے (بیان کیا گیا) ہیکہ اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لے آؤ اور یہ اللہ کی حدیں (باندھی ہوئی) ہیں اور کافروں کیلئے سخت دردناک عذاب ہوگا۔

# سائلوں کے حقوق

(۱) لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (۱۷۷۔ بقرہ)

کچھ سارا کمال اس میں نہیں (آ گیا) کہ تم اپنا منہ مشرق کو یا مغرب کی جانب کرلو لیکن (اصلی کمال) تو یہ ہیکہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر سب کتب (سماویہ) پر اور پیغمبروں پر اور مال دیتا ہو اللہ کی محبت میں رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور (بے خرچ) مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردن چھڑانے میں اور نماز کی پابندی رکھتا ہو اور زکوۃ بھی ادا کرتا ہو اور جو اشخاص (ان عقائد و اعمال کے ساتھ یہ اخلاق بھی رکھتے ہوں کہ) اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں جب عہد کرلیں اور وہ لوگ مستقل رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور بیماری میں اور قتال میں یہ لوگ ہیں جو (کمال کے لئے موصوف) ہیں یہی لوگ ہیں جو (سچے) متقی کہے جاسکتے ہیں۔

(۲) وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (۱۹۔ذاریات)

اور ان کے مال میں سوالی اور غیر سوالی کا حق تھا

(۳) وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (۲۵۔ معارج)

اور جنکے مال میں حصہ مقرر ہے یعنی مانگنے والے کا اور نہ مانگنے والے کا۔

(۴) وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ (۲۔ضحیٰ) اور سائل کو مت جھڑکئے۔

# پڑوسیوں کے حقوق

وَاعْبُدُواْ اللّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالاً فَخُوراً (۳۶. نساء)

اورتم اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرو اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور اہل قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب غرباء کے ساتھ بھی اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور راہ گیر کے ساتھ بھی اور انکے ساتھ جو تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں شیخی کی باتیں کرتے ہوں۔

# بندوں کے حقوق

(۱) وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لاَ تَعْبُدُونَ إِلاَّ اللّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُواْ لِلنَّاسِ حُسْناً وَأَقِيمُواْ الصَّلاَةَ وَآتُواْ الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلاَّ قَلِيلاً مِّنكُمْ وَأَنتُم مِّعْرِضُونَ (۸۳. بقرہ)

اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب لیا ہم نے (توریت میں) قول وقرار بنی اسرائیل سے کہ عبادت مت کرنا (کسی کی) بجز اللہ تعالیٰ کے اور ماں باپ کی اچھی طرح خدمت گزاری کرنا اور اہل قرابت کی بھی اور بے باپ کے بچوں کی بھی اور غریب محتاجوں کی بھی اور عام لوگوں سے بات اچھی طرح (خوش خلقیسے) کہنا اور پابندی رکھنا نماز کی اور ادا کرتے رہنا زکوۃ پھر تم (قول وقرار کرکے) اس سے پھر گئے بجز معدودے چند کے اور تمہاری تو معمولی عادت ہے اقرار کرکے ہٹ جانا۔

(۲) كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْراً الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالأقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَى الْمُتَّقِينَ (۱۸۰. بقرہ)

تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب کسی کی موت نزدیک معلوم ہونے لگے بشرطیکہ کچھ مال بھی ترکہ میں چھوڑا ہو تو والدین اور اقارب کے لئے معقول طور پر (کہ مجموعہ ایک ثلث سے زیادہ نہ ہو) کچھ کچھ بتلا جاوے (اسکا نام وصیت ہے) جنکو خدا کا خوف ہے انکے ذمہ یہ ضروری ہے۔

(۳) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلاَ يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّهَ رَبَّهُ وَلاَ يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئاً فَإنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهاً أَوْ ضَعِيْفاً أَوْ لاَ يَسْتَطِيْعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُواْ شَهِيْدَيْنِ من رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَن تَضِلَّ إْحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاءِ إِذَا مَا دُعُواْ وَلاَ تَسْأَمُوْاْ أَن تَكْتُبُوْهُ صَغِيْراً أَو كَبِيْراً إِلَى أَجَلِهِ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللّهِ وَأَقْومُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَلاَّ تَرْتَابُواْ إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلاَّ تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوْاْ إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلاَ يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَلاَ شَهِيْدٌ وَإِنْ تَفْعَلُواْ فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّهُ وَاللّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۔

اے ایمان والو جب معاملہ کرنے لگو ادھار کا ایک میعاد معین تک ( کیلئے ) تو اسکو لکھ لیا کرو اور یہ ضروری ہیکہ تمہارے آپس میں ( جو ) کوئی لکھنے والا ( ہو وہ ) انصاف کے ساتھ لکھنے سے انکار بھی نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو ( لکھنا ) سکھلا دیا اسکو چاہئے کہ لکھ دیا کرے اور وہ شخص لکھوا دے جس کے ذمہ حق واجب ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو اسکا پروردگار ہے ڈرتا رہے اور اس میں سے ذرہ برابر ( بتلانے میں ) کمی نہ کرے پھر جس شخص کے ذمہ حق واجب تھا وہ اگر خفیف العقل ہو یا ضعیف البدن ہو یا خود لکھانے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اسکا رکن ٹھیک ٹھیک طور پر لکھوادے اور دو شخصوں کو اپنے مردوں میں سے گواہ ( بھی ) کرلیا کرو پھر اگر وہ دو گواہ مرد ( میسر ) نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ( گواہ بنالی جاویں ) ایسے گواہوں میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو تا کہ ان دونوں عورتوں میں سے کوئی ایک بھی بھول جاوے تو ان میں کی ایک دوسری کو یاد دلا دے اور گواہ بھی انکار نہ کیا کریں جب ( گواہ بننے کیلئے ) بلائے جایا کریں اور تم اس ( دین ) کے ( بار بار ) لکھنے سے اکتا یا مت کرو خواہ وہ ( معاملہ ) چھوٹا ہو یا بڑا ہو یہ لکھ لینا انصاف کا زیادہ قائم رکھنے والا ہے اللہ کے نزدیک اور شہادت کا زیادہ درست رکھنے والا ہے اور زیادہ سزاوار ہے اس بات کا کہ تم ( معاملہ کے متعلق ) کسی شبہ میں نہ پڑو مگر یہ کہ کوئی سودا دست بدست ہو جسکو باہم لیتے دیتے ہو تو اسکے نہ لکھنے میں تم پر کوئی الزام نہیں اور ( اتنا اسمیں ضرور کیا کرو کہ ) خرید وفروخت کے وقت گواہ کرلیا کرو اور کسی کو تکلیف نہ دی جاوے اور نہ کسی گواہ کو اور اگر تم ایسا کرو گے تو اسمیں تم کو گناہ ہوگا اور خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے کیا کہ وہ تمکو تعلیم فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کے جاننے والے ہیں۔

(۴) قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ (۲۶۳. بقره)
(ناداری کے وقت) مناسب بات کہہ دینا اور گزر کرنا (ہزار درجہ) بہتر ہے ایسی خیرات (دینے) سے جس کے بعد آزاد پہنچایا جاوے اور اللہ تعالیٰ غنی ہیں حلیم ہیں۔

(۵) وَإِنْ كُنتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُواْ كَاتِباً فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضاً فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللّهَ رَبَّهُ وَلاَ تَكْتُمُواْ الشَّهَادَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ. (البقرة:۲۸۳)
اور اگر تم کہیں سفر میں ہو اور (وہاں) کوئی کاتب نہ پاؤ سو رہن رکھنے کی چیزیں (ہیں) جو قبضہ میں دے دی جائیں اور اگر ایک دوسرے کا اعتبار کرنا ہو تو جس شخص کا اعتبار کیا گیا ہے (یعنی مدیون) اسکو چاہئے کہ دوسرے کا حق (پورا پورا) ادا کردے اور اللہ تعالیٰ جو کہ اسکا پروردگار ہے ڈرے اور شہادت کا اخفا مت کرو اور جو شخص اس کا اخفا کرے گا اسکا قلب گنہگار ہوگا اور اللہ تعالیٰ تمہارے کئے ہوئے کاموں کو خوب جانتے ہیں۔ (۲۸۳۔ بقرہ)

(۶) وَإِذَا حُيِّيْتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّواْ بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيباً (۸۶. نساء)
اور جب تم کو کوئی (مشروع وطور پر) سلام کرے تو اس (سلام) سے اچھے الفاظ میں سلام کرو یا ویسے ہی الفاظ کہہ دو بلاشبہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہر چیز پر حساب لیں گے۔

(۷) لاَّ يُحِبُّ اللّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوَءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلاَّ مَن ظُلِمَ وَكَانَ اللّهُ سَمِيعاً عَلِيماً (۱۴۸. نساء)
اللہ تعالیٰ بری بات زبان پر لانے کو پسند نہیں کرتے بجز مظلوم کے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتے ہیں خوب جانتے ہیں۔

(۸) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَظَلَمُواْ لَمْ يَكُنِ اللّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلاَ لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقاً (۱۶۸. نساء)
بلاشبہ جو لوگ منکر ہیں اور دوسروں کا بھی نقصان کررہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو کبھی نہ بخشیں گے اور نہ انکو سوائے جہنم کی راہ کے۔

(۹) وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالأَنفَ بِالأَنفِ وَالأُذُنَ بِالأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (۴۵. مائدہ)
اور ہم نے ان پر اس (تورات) میں یہ بات فرض کی تھی کہ جان بدلے جان کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور خاص زخموں

کا بھی بدلہ ہے پھر جو شخص اسکو معاف کردے تو وہ اسکے لئے کفارہ ہوجاویگا اور جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل ستم ڈھا رہے ہیں

(۱۰) وَلاَ تَسُبُّواْ الَّذِيْنَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّهِ فَيَسُبُّواْ اللّهَ عَدْواً بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَى رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ (۱۰۸ . انعام)

اور دشنام مت دو انکو جن کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں پھر وہ براہ جہل حد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی شانِ میں گستاخی کریں گے ہم نے اسی طرح ہر طریقہ والوں کو انکا عمل مرغوب بنا رکھا ہے پھر اپنے رب ہی کے پاس انکو جانا ہے سو وہ ان کو جتلا دے گا جو کچھ بھی وہ کیا کرتے تھے۔

(۱۱) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَخُونُواْ اللّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُواْ أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (۲۷. انفال)

اے ایمان والو تم اللہ اور رسول کے حقوق میں خلل مت ڈالو اور اپنی قابل حفاظت چیزوں میں خلل مت ڈالو اور تم تو جانتے ہو۔

(۱۲) وَيَا قَوْمِ أَوْفُواْ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلاَ تَبْخَسُواْ النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلاَ تَعْثَوْاْ فِيْ الأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ (۸۵. هود)

اور اے میری قوم تم ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کا انکی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور زمین میں فساد کرتے ہوئے حد (توحید وعدل) سے مت نکلو۔

(۱۳) وَقُل لِّعِبَادِيْ يَقُولُواْ الَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلإِنْسَانِ عَدُوّاً مُّبِيْناً (۵۳. بنی اسرائیل)

اور آپ میرے (مسلمان) بندوں سے کہہ دیجئے کہ ایسی بات کہا کریں جو بہتر ہو شیطان (سخت کلامی کرا کے) لوگوں میں فساد ڈلوا دیتا ہے واقعی شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔

(۱۴) إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِيْ الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۹۰. النحل)

بیشک اللہ تعالیٰ اعتدال اور احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی برائی اور مطلق برائی اور ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تم کو اسلئے نصیحت فرماتے ہیں تا کہ تم نصیحت قبول کرو۔

(۱۵) إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤدُّواْ الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُواْ بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ سَمِيْعاً بَصِيْراً (۵۸. النساء)

بیشک تم کو اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ اہل حقوق کو اسکے حقوق پہنچا دیا کرو اور یہ کہ جب لوگوں کا تصفیہ کیا کرو تو عدل سے تصفیہ کیا کرو بیشک اللہ تعالیٰ جس بات کی تم کو نصیحت کرتے ہیں وہ بات بہت اچھی ہے بلا شک اللہ تعالیٰ خوب سنتے ہیں خوب دیکھتے ہیں۔

(۱۶) وَهُوَ الَّذِیْ أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفاً أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهاً وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُواْ مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُواْ حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلاَ تُسْرِفُواْ إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (۱۴۱. النعام)

اور وہی (اللہ پاک) ہے جس نے باغات پیدا کئے وہ بھی جو ٹٹیوں پر جاتے ہیں (جیسے انگور) اور وہ بھی جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن میں کھانے کی چیزیں مختلف طور کی ہوتی ہیں اور زیتون کو اور انار جو (انار انار) باہم اور (زیتون زیتون) باہم ایک دوسرے کے مشابہ ہوتے ہیں اور (کبھی) ایک دوسرے کے مشابہ نہیں بھی ہوتے ان سب کی پیداوار کھاؤ جب وہ نکل آوے اور اسمیں جو حق (شرع سے) واجب ہے وہ اسکے کاٹنے (اور توڑنے) کے دن (مسکینوں کو) دیا کرو اور حد سے مت گزرو یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو ناپسند کرتے ہیں۔

## حقیقت سلام

(۱) دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلاَمٌ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (۱۰. یونس)

انکے منہ سے یہ بات نکلے گی کہ سبحان اللہ اور ان کا باہمی سلام یہ ہوگا۔ السلام علیکم اور انکی (اس وقت کی ان باتوں میں) خیر بات یہ ہوتی کہ الحمدللہ رب العالمین۔

(۲) وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيْمَ بِالْبُشْرَى قَالُواْ سَلاَماً قَالَ سَلاَمٌ فَمَا لَبِثَ أَن جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ (۶۹. ھود)

اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتہ (بشکل بشر) براہیم کے پاس بشارت لے کر آئے اور (آنے کے وقت) انہوں نے سلام کیا ابراھیمؑ نے بھی سلام کیا پھر دیر نہیں لگائی کہ ایک تلا ہو بچھڑا لائے۔

(۳) سَلاَمٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (۲۴. رعد)

(اور یہ کہتے ہونگے) کہ تم صحیح سلامت رہو گے بدولت اس کے کہ تم (دین حق پر) مضبوط رہے تھے سو اس جہاں میں تمہارا انجام بہت اچھا ہے۔

(۴) وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ (۵۱. حجر)

اور آپ ان (لوگوں) کو ابراہیمؑ کے مہمانوں (کے قصہ) کی بھی اطلاع دے دیجئے۔

(۵) إِذْ دَخَلُواْ عَلَيْهِ فَقَالُواْ سَلاماً قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ (۵۲. حجر)

جبکہ وہ انکے پاس آئے پھر (آکر) انہوں نے السلام کہا ابراہیم کہنے لگے کہ ہم تو تم سے خائف ہیں۔

(۶) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتاً غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۲۷. نور)

اے ایمان والو! تم اپنے (خاص رہنے کے) گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل مت ہو جب تک کہ (ان سے) اجازت حاصل نہ کرلو اور (اجازت لینے کے قبل انکے رہنے والوں کو سلام نہ کرلو یہی تمہارے لئے بہتر ہے (یہ بات تمکو اس لئے بتلائی ہے) تا کہ تم خیال رکھو اور اس پر عمل کرو۔

(۷) لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْواً إِلَّا سَلَاماً وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيّاً (۶۲. مریم)

اس (جنت) میں وہ لوگ کوئی فضول بات نہ سنیں گے بجز سلام کے اور انکو انکا کھانا صبح وشام ملا کریگا۔

(۸) لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا مِن بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا جَمِيعاً أَوْ أَشْتَاتاً فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتاً فَسَلِّمُوا عَلَى أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُون (۶۱. نور)

نہ تو اندھے آدمی کیلئے کچھ مضائقہ ہے اور نہ لنگڑے آدمی کیلئے مضائقہ ہے اور نہ بیمار کیلئے کچھ مضائقہ ہے اور نہ خود تمہاری اس بات میں (کچھ مضائقہ ہے) کہ تم اپنے گھروں سے (جن میں بی بی اولاد کے گھر بھی آ گئے) کھانا کھالو یا اپنے باپ کے گھر سے یا اپنی ماں کے گھر سے یا اپنے بھائیوں کے گھر سے یا اپنی بہنوں کے گھر سے یا اپنے چچاؤں کے گھر سے یا اپنی پھوپھوں کے گھروں سے یا اپنے ماموں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جنکی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہیں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے (پھر اس میں بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں کہ سب مل کر کھاو یا الگ الگ (کھاؤ) پھر جب تم اپنے گھروں میں جانے لگا کرو تو اپنے لوگوں کو سلام کرلیا کرو (جو کہ) دعا کے طور پر (ہے اور) جو خدا کی طرف سے مقرر ہے (اور) برکت والی عمدہ چیز ہے (خدا تعالیٰ نے جس طرح یہ

احکام بتلائے) اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے (اپنے) احکام بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو (اور عمل کرو)

(۹) أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَاماً (۷۵. فرقان)

ایسے لوگوں کو (بہشت میں رہنے کو) بالا خانے ہوں گے بوجہ انکے (دین واطاعت پر) ثابت قدم رہنے کی اور انکو اس (بہشت) میں (فرشتوں کی جانب سے) بقا کی دعا اور سلام (ملے گا)

(۱۰) وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ (۵۵. قصص)

اور جب کوئی لغو بات سنتے ہیں تو اسکو ٹال جاتے ہیں اور (سلامت ردی کے طور پر) کہہ دیتے ہیں کہ (ہم کچھ جواب نہیں دیتے) ہمارا کیا ہمارے سامنے آویگا اور تمہارا کیا تمہارے سامنے آویگا (بھائی) ہم تمکو سلام کرتے ہیں ہم بے سمجھ لوگوں سے الجھنا نہیں چاہتے۔

(۱۱) تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْراً كَرِيماً (۴۴. احزاب)

وہ جس روز اللہ سے ملیں گے تو انکو جو سلام ہوگا وہ یہ ہوگا کہ السلام علیکم اور اللہ تعالیٰ نے انکے لئے عمدہ صلہ (جنت میں) تیار کر رکھا ہے۔

(۱۲) وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْناً وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَاماً (۶۳. فرقان)

اور (حضرت) رحمٰن کے (خاص) بندے وہ ہیں جو زمین میں عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے جہالت والے لوگ جہالت کی) بات چیت کرتے ہیں تو وہ رفع شر کی بات کہتے ہیں۔

(۱۳) إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً (۵۶. احزاب)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبروں پر اے ایمان والوں تم بھی آپ پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

(۱۴) سَلَامٌ قَوْلاً مِن رَّبٍّ رَّحِيمٍ (۵۸۔یس)

انکو پروردگار کی طرف سے سلام فرمایا جاوے گا

(۱۵) وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَراً حَتَّى إِذَا جَاؤُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ (۳. زمر)

اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے وہ گر وگروہ ہوکر نت کی طرف روانہ کیے جاوینگے یہاں تک کہ جب اس جنت کے پاس پہنچے گے اور اس کے دورازے (پہلے سے) کھلے ہوئے ہونگے

(تاکہ ذرا بھی دیر نہ لگے) وہاں محافظ (فرشتے) ان سے کہیں گے السلام علیکم تم مزہ میں رہے سو اس (جنت) میں ہمیشہ رہنے کیلئے داخل ہو جاؤ۔

(۱۶) وَإِذَا حُيِّيْتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّواْ بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيباً (۸۶ . نساء)

اور جب تم کو کوئی (مشرع طورر) سلام کرے تو تم اس (سلام) سے اچھے الفاظ میں سلام کرو یا ویسے ہی الفاظ کہدو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر حساب لیں گے۔

(۱۷) وَإِذَا جَاءكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَن عَمِلَ مِنكُمْ سُوءاً بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۵۴. النعام)

اور یہ لوگ جب آپ کے پاس آویں جو کہ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو یوں کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کرلیا ہے کہ جو شخص تم میں سے کوئی برا کام کر بیٹھے جہالت سے پھر وہ اسکے بعد توبہ کرلے اور اصلاح رکھے تو اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہیکہ وہ بڑے مغفرت کرنے والے ہیں اور اسی طرح ہم آیات کی تفصیل کرتے رہتے ہیں اور تاکہ مجرمین کا طریقہ ظاہر ہو جاوے۔

(۱۸) وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلاًّ بِسِيمَاهُمْ وَنَادَوْاْ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَن سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ (۴۶ . الاعراف)

ان دونوں یعنی بہشت اور دوزخ کے درمیان اعراف نام کی ایک دیوار ہوگی اور اعراف پر کچھ آدمی ہوں گے جو سب کو ان کی صورتوں سے پہچان لیں گے اور وہ اہل بہشت کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو یہ لوگ ابھی بہشت میں داخل تو نہیں ہوئے ہوں گے مگر امید رکھتے ہوں گے۔

(۱۹) وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلاَمٌ (۲۳. ابراهیم)

اور جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے وہ ایسے باغوں میں داخل کئے جاوینگے جنکے نیچے نہریں جاری ہونگی (اور) وہ ان میں اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) وہاں ان کو سلام اس لفظ سے کیا جائے گا۔ السلام علیکم

(۲۰) ادْخُلُوهَا بِسَلاَمٍ آمِنِينَ (۴۶۔حجر) تم ان میں سلامتی اور امن کے ساتھ داخل ہو

(۲۱) إِذْ دَخَلُواْ عَلَيْهِ فَقَالُواْ سَلاماً قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ (۵۲. حجر)

جبکہ وہ انکے پاس آئے پھر آکر انہوں نے السلام علیکم کہا ابراہیمؑ کہنے لگے کہ ہم تو تم سے خائف ہیں۔

(۲۲) فَأْتِيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ

مِّن رَّبِّکَ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى (۴۷ . طه)

سوتم اسکے پاس جاؤ اور اسی سے کہو کہ ہم دونوں تیرے پروردگار کے فرستادے ہیں (کہ ہم کو نبی بنا کر بھیجا ہے) سو یعنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے اور انکو تکلیفیں مت پہنچا تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشان یعنی (معجزہ بھی) لائے ہیں اور ایسے شخص کیلئے سلامتی ہے جو (سیدھی) راہ چلے۔

(۲۳) إِلَّا قِيلاً سَلَاماً سَلَاماً (۲۶۔واقعہ) سلام ہی سلام کی آواز آوے گی۔

(۲۴) سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ (۷۹۔الصفت) کہ نوحؑ پر سلام ہو عالم والوں میں

(۲۵) سَلَامٌ عَلَى إِبْرَاهِيمَ (۱۰۹۔الصفت) کہ ابراہیم پر سلام ہو

(۲۶) سَلَامٌ عَلَى مُوسَى وَهَارُونَ (۱۲۰۔صافات) کہ موسیٰؑ اور ہارونؑ پر سلام ہو

(۲۷) سَلَامٌ عَلَى إِلْ يَاسِينَ (۱۳۰۔صافات) کہ الیاسینؑ پر سلام ہو

(۲۸) وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ (۱۸۱ . صافات) اور پیغمبروں پر سلام

# انصاف اور منصف

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلاَ يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّهَ رَبَّهُ وَلاَ يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئاً فَإن كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهاً أَوْ ضَعِيفاً أَوْ لاَ يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُواْ شَهِيدَيْنِ من رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاء أَن تَضِلَّ إْحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاء إِذَا مَا دُعُواْ وَلاَ تَسْأَمُوْاْ أَن تَكْتُبُوْهُ صَغِيراً أَو كَبِيراً إِلَى أَجَلِهِ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللّهِ وَأَقْومُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَلاَّ تَرْتَابُواْ إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلاَّ تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوْاْ إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلاَ يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَلاَ شَهِيدٌ وَإِن تَفْعَلُواْ فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّهُ وَاللّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (۲۸۲. بقرہ)

اے ایمان والو! جب معاملہ کرنے لگو ادھار کا ایک میعاد معین تک (کیلئے) تو اسکو لکھ لیا کرو اور یہ ضروری ہیکہ تمہارے آپس میں (جو) کوئی لکھنے والا (ہو وہ) انصاف کے ساتھ لکھے اور لکھنے سے انکار بھی نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو (لکھنا) سکھلا دیا ہے اسکو چاہئے کہ لکھ دیا کرے اور وہ شخص لکھوا دے جس کے ذمہ وہ حق واجب ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو اسکا پروردگار ہے

ڈرتا رہے اوراس میں سے ذرہ برابر (بتلانے میں) کمی نہ کرے پھر جس شخص کے ذمہ حق واجب تھا وہ اگر خفیف العقل ہو یا ضعیف البدن ہواور شخصوں کواپنے مردوں میں سے گواہ (بھی) کرلیا کرو پھر اگر وہ دو گواہ مرد (میسر) نہ ہوتو ایک مرد اور دو عورتیں (گواہ بنالی جاویں) ایسے گواہوں میں سے جنکو تم پسند کرتے ہوتا کہ ان دونوں عورتوں میں سے کوئی ایک بھی بھول جاوے یاد کریں اورتم اس (قرض) کے (بارے میں) لکھنے سے اکتایا مت کروخواہ وہ (معاملہ) چھوٹا ہو یا بڑا ہو یہ لکھ لینا انصاف کا زیادہ قائم رکھنے والا ہے اللہ کے نزدیک اور شہادت کا زیادہ درست رکھنے والا ہے اور زیادہ سزاوار ہے اس بات کا کہ تم (معاملہ کے متعلق) کسی شبہ میں نہ پڑو مگر یہ کہ کوئی سودا دست بدست ہو جسکو باہم لین دین ہوتو اسکے نہ لکھنے میں تم پر کوئی الزام نہیں اور (اتنا) اس میں ضرور کیا کرو کہ) خرید وفروخت کے وقت گواہ کرلیا کرواور کسی کاتب کو تکلیف نہ دی جاوے اور نہ کسی گواہ کواور اگرتم ایسا کروگے تو اس میں تمکو گناہ ہوگا اور خدا تعالیٰ سے ڈرواور اللہ تعالیٰ (کاتم پر احسان ہے کہ) تمکو تعلیم فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو جاننے والے ہیں۔

(۳۹) وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُواْ فِي الْيَتَامَى فَانكِحُواْ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُواْ فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُواْ (۳.النساء)

اوراگرتم کواس بات کا احتمال ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کرسکو گے تو عورتوں میں سے جوتم کو پسند ہو نکاح کرلو دو دو عورتوں سے اور تین تین عورتوں سے اور چار چار عورتوں سے پس اگرتم کواحتمال اس کا ہو کہ عدل نہ رکھو گے تو پھر ایک ہی بی بی پر بس کرو یا جو لونڈی تمھاری ملک میں ہو وہی سہی اس امر مذکور میں زیادتی نہ ہونے کی توقع قریب تر ہے۔

(۴۰) وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُواْ حَكَماً مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَماً مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيدَا إِصْلاَحاً يُوَفِّقِ اللّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيماً خَبِيرا. (۳۵ . النساء)

اوراگرتم اوپر والوں کوان دونوں میاں بیوی میں کشاکشی کا اندیشہ ہوتو تم لوگ ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو مرد کے خاندان سے اور ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو عورت کے خاندان سے بھیجو۔ اگران دونوں آدمیوں کو اصلاح منظور ہوگی تو اللہ تعالیٰ ان میاں بی بی میں اتفاق فرما دینگے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے علم والے بڑے خبر والے ہیں۔

(۴۱) وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي

يَتَامَى النِّسَاءِ الَّلاتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَن تَقُومُواْ لِلْيَتَامَى بِالْقِسْطِ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ بِهِ عَلِيماً (۲۶ . النساء)

اور لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ اُنکے بارے میں حکم دیتے ہیں اور وہ آیت بھی جو کہ قرآن کے اندر تم کو پڑھکر سنائی جایا کرتی ہے جو کہ ان یتیم عورتوں کے باب میں ہے جنکو جو ان کا حق مقرر ہے نہیں دیتے ہو انکے ساتھ نکاح کرنے سے نفرت کرتے ہو اور کمزور بچوں کے باب میں اور اس باب میں کہ یتیموں کی کارگذاری انصاف کے ساتھ کرو اور جو نیک کام کرو گے سو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسکو خوب جانتا ہے۔

(۴۲) وَلَن تَسْتَطِيعُواْ أَن تَعْدِلُواْ بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلاَ تَمِيلُواْ كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِن تُصْلِحُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ غَفُوراً رَّحِيماً (۱۲۹ . النساء)

اور تم سے یہ تو کبھی نہ ہو سکے گا کہ سب بی بیوں میں برابری رکھو گو تمہارا کتنا ہی جی چاہے تو تم بالکل ایک ہی طرف نہ ڈھل جاؤ جس سے اسکو کوئی ایسا کردے جیسے کوئی ادھر میں لٹکی ہو۔ اور اگر اصلاح کرلو اور احتیاط رکھو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا ہے۔

(۴۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُونُواْ قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّهِ وَلَوْ عَلَى أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ إِن يَكُنْ غَنِيّاً أَوْ فَقَيراً فَاللّهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلاَ تَتَّبِعُواْ الْهَوَى أَن تَعْدِلُواْ وَإِن تَلْوُواْ أَوْ تُعْرِضُواْ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً (۱۳۵ . النساء)

(اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم رہنے والے اللہ کے لئے گواہی دینے والے رہو اگرچہ کہ اپنی ہی ذات پر ہو یا کہ والدین اور دوسرے رشتہ داروں کے مقابلہ میں ہو وہ شخص اگر امیر ہے تو اور غریب ہے تو دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعلق ہے سو تم خواہشِ نفس کا اتباع مت کرنا کبھی تم حق سے ہٹ جاؤ اور اگر تم کچھ بے ایمانی کرو گے یا پہلو تہی کرو گے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال کو پوری خبر رکھتے ہیں۔

(۴۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُونُواْ قَوَّامِينَ لِلّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلاَّ تَعْدِلُواْ اِعْدِلُواْ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (۸. المائدہ)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے لئے پوری پابندی کرنے والے انصاف کے ساتھ شہادت ادا کرنے والے ہو جاؤ اور کسی خاص قوم کی عداوت تمہارے لئے اسکا باعث نہ ہو جاوے کہ تم عدل نہ کرو عدل کیا کرو کر و وہ تقوی سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بلاشبہ

اللہ تعالیٰ کوتمہارے سب اعمال کی پوری اطلاع ہے۔

(۴۵) سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ فَإِنْ جَآؤُوكَ فَاحْكُم بَيْنَهُم أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَن يَضُرُّوكَ شَيْئاً وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (۴۲ . المائدہ)

یہ لوگ غلط باتوں کے سننے کے عادی ہیں بڑے حرام کھانے والے ہیں تو اگر یہ لوگ آپ کے پاس آویں تو (آپ مختار ہیں) خواہ آپ ان میں فیصلہ کریں یا انکو ٹال دیں اور اگر آپ اُنکو ٹال دیں تو اُنکی مجال نہیں کہ وہ آپ کو ذرا بھی ضرر پہنچا سکیں اور اگر آپ فیصلہ کریں تو اُن میں عدل کے موافق فیصلہ کیجئے بے شک حق تعالیٰ عدل کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔

(۴۶) وَلاَ تَقْرَبُواْ مَالَ الْيَتِيمِ إِلاَّ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُواْ الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لاَ نُكَلِّفُ نَفْساً إِلاَّ وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُواْ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَبِعَهْدِ اللّهِ أَوْفُواْ ذَلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۱۵۲ . الانعام)

اور ناپ تول پوری پوری کیا کرو انصاف کے ساتھ ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب تم بات کیا کرو تو انصاف رکھا کرو گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا کرو اسکو پورا کیا کرو ان (سب) کا اللہ تعالیٰ تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو (اور عمل کرو)۔

(۴۷) مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلاَ يُجْزَى إِلاَّ مِثْلَهَا وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ (۱۶۰ . الانعام)

جو شخص نیک کام کرے گا اسکو (کم از کم) اسکے دس حصہ ملیں گے اور جو شخص برے کام کریگا سو اسکو اسکے برابری سزا ملے گی اور ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا۔

(۴۸) قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ وَأَقِيمُواْ وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ (۲۸ . الاعراف)

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ فحش بات کی تعلیم نہیں دیتا کیا خدا کے ذمے ایسی بات لگاتے ہو جسکی تم سند نہیں رکھتے۔

(۴۹) وَمِنْ قَوْمِ مُوسَى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ (۱۵۹ . اعراف)

اور قوم موسیٰ میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو (دین) حق کے موافق ہدایت کرتے ہیں اور اسی کو موافق انصاف بھی کرتے ہیں۔

(۵۰) وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ (۱۸۱ . اعراف)

اور ہماری مخلوق جن و انس میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو حق (یعنی اسلام کے موافق )ہدایت کرتے ہیں اوراسی کے موافق انصاف بھی کرتے ہیں۔

(۵۱) إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعاً وَعْدَ اللّهِ حَقّاً إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُواْ يَكْفُرُونَ (۴ . یونس)

تم سب کواللہ ہی کے پاس جانا ہے اللہ نے (اسکا سچا) وعدہ کررکھا ہے۔ بیشک وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی (قیامت کو) پیدا کرلے گا تاکہ ایسے لوگوں کو جو کہ ایمان لائے اورانہوں نے نیک کام کئے انصاف کے ساتھ (پوری پوری) جزا دے اور جن لوگوں نے کفر کیا انکے واسطے (آخرت میں) کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا اور دردناک عذاب ہوگا انکے کفر کی وجہ سے۔

(۵۲) وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ (۴۷ .یونس)

اور ہر ہر امت کیلئے ایک حکم پہنچانے والا (ہوا) ہے سو جب انکا وہ رسول (انکے پاس) آچکتا ہے (اوراحکام پہنچادیتا ہے اسکے بعد) ان کا فیصلہ انصاف کے ساتھ کیا جاتا ہے اوراُن پر (ذرا) ظلم نہیں کیا جاتا۔

(۵۳) وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الأَرْضِ لاَفْتَدَتْ بِهِ وَأَسَرُّواْ النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُاْ الْعَذَابَ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ . (۵۴ . یونس)

اوراگر پھر ہر مشرک کے پاس اتنا مال ہو کہ ساری زمین میں بھر جاوے تب بھی اسکو دے کراپنی جان بچانے لگے اور جب عذاب دیکھیں گے تو (مزید فضیحت کے خوف سے) پشیمانی کو (اپنے دل ہی میں) پوشیدہ رکھیں گے اور انکا فیصلہ انصاف کے ساتھ ہوگا اوران پر (ذرا) ظلم نہ ہوگا۔

(۵۴) وَاتَّبِعْ مَا يُوحَى إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىَ يَحْكُمَ اللّهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ (۱۹ . یونس)

اور آپ اسکی اتباع کرتے رہیئے جو کچھ آپ کے پاس وحی بھیجی جاتی ہے اور انکی کفر (ایذا پر) صبر کیجئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (ان کا) فیصلہ کردینگے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں اچھا (فیصلہ کرنے والا) ہے۔

(۵۵) وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَتَ اللّهِ لاَ تُحْصُوهَا إِنَّ الإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ (۳۴ . ابراهيم)

اور جو جو چیز تم نے مانگی تم کو ہر چیز دی۔ اوراللہ تعالیٰ کی نعمتیں اگر (ان کو) شمار کرنے لگو تم شمار

میں نہیں لاسکتے (مگر) سچ یہ ہیکہ آدمی بہت ہی بے انصاف بڑا ہی ناشکرا ہے۔

(۵۶) وَلاَ تَقْتُلُواْ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلاَّ بِالحَقِّ وَمَن قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَاناً فَلاَ يُسْرِف فِّيْ الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُوراً (۳۳ . بنی اسرائیل)

اور جس شخص (کے قتل) کو اللہ نے حرام فرمایا ہے اسکو قتل مت کرو ہاں مگر حق پر اور جو شخص ناحق قتل کیا جاوے تو ہم نے اسکے وارث کو اختیار کردیا ہے، سو اسکو قتل کے بارے میں حد (شرع) سے تجاوز نہ کرنا چاہئے وہ شخص طرفداری کے قابل ہے۔

(۵۰) إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِیْ الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۹۰ . نحل)

بیشک اللہ نے اعتدال اور احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم فرماتے ہیں، اور کھلی برائی اور ظلم کرنے والے سے منع فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تم کو اسلئے نصیحت فرماتے ہیں کہ تم نصیحت قبول کرو۔

(۵۱) وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئاً وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِيْنَ (۴۷ . انبیاء)

اور (وہاں) قیامت کے روز ہم میزان عدل قائم کرینگے (اور سب کے اعمال کا وزن کرینگے سو کسی پر اصلا ظلم نہ ہوگا اور اگر (کسی کا) عمل رائی کے دانہکے برابر بھی ہوگا تو ہم انکو (وہاں) حاضر کردینگے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔

(۵۲) وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِیْ الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِيْنَ (۷۹ . انبیاء)

اور داؤد اور سلیمان (علیہ السلام کے قصہ کا تذکرہ کیجئے) جبکہ دونوں کسی کھیت کے بارے میں فیصلہ کرنے لگے جبکہ (اس کھیت میں) کچھ لوگوں کی بکریاں رات کے وقت (جا پڑیں اور) اسکو چر گئیں اور ہم اس فیصلہ کو جو لوگوں کے متعلق ہوا تھا دیکھ رہے تھے۔

(۵۳) إِنَّ هَذَا أَخِیْ لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِیَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِیْ فِیْ الْخِطَابِ (۲۳ . صٓ)

یہ شخص میرا بھائی ہے اسکے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس (صرف) ایک دنبی ہے سو یہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھ کو دے ڈال اور بات چیت میں مجھ کو دباتا ہے۔

(۵۴) يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً فِیْ الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ

الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ (۲۶ . صٓ)

اے داؤدؑ ہم نے تم کو زمین پر حاکم بنایا ہے۔ سو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے رہنا اور آئندہ بھی نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا (اگر ایسا کرو گے تو) وہ خدا کے رستہ سے تمکو بھٹکا دیگی (اور) جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکتے ہیں ان کیلئے سخت عذاب ہوگا اس وجہ سے کہ وہ روز حساب کو بھول رہے۔

(۵۵) وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (۲۰ . مومن)

اور اللہ تعالیٰ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کردے گا اور خدا کے سوا جن کو یہ لوگ پکارا کرتے ہیں، وہ کسی طرح کا بھی فیصلہ نہیں کرسکتے (کیونکہ) اللہ ہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

(۵۶) اللَّهُ الَّذِي أَنزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ (۱۷ . شوری)

اللہ ہی ہے جس نے (اس) کتاب یعنی قرآن) کو اور انصاف کو نازل فرمایا اور آپکو (اسکی) کیا خبر عجب نہیں کہ قیامت قریب ہو۔

(۵۷) فَلِذَلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَقُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِن كِتَابٍ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ (۱۵ . شوری)

سو آپ اسی طرف (انکو برابر) بلاتے رہئے اور جسطرح آپ کو حکم ہوا ہے (اس پر) مستقیم رہئے اور ان کی (فاسد) خواہشوں پر نہ چلئے اور آپ کہہ دیجئے کہ اللہ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میں سب پر ایمان لاتا ہوں اور مجھ کو یہ (بھی) حکم ہوا ہے کہ (اپنے اور) تمہارے درمیان میں عدل رکھو، اللہ ہمارا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمالتمہارے لئے ہماری تمہاری کچھ بحث نہیں اللہ ہم سب کو جمع کریگا اور (اسمیں شک ہی نہیں کہ) اسی کے پاس جانا ہے۔

(۵۸) وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (۹ . حجرات)

اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو انکے درمیان اصلاح کردو پھر اگر ان میں کا

ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع ہوجاوے پھر اگر رجوع ہوجائے تو ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ اصلاح کردو اورانصاف کا خیال رکھو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۵۹) لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ . (۲۵ . حدید)

ہم نے اسی (اصلاح آخرت کیلئے) اپنے پیغمبروں کو کھلے کھلے احکام دے کر بھیجا اور ہم نے اُن کے ساتھ کتاب کو اور انصاف کرنے کے حکم) کو نازل فرمایا تا کہ لوگ (حقوق اللہ اور حقوق العباد میں) اعتدال پر قائم رہیں اور ہم نے لوہے کو پیدا کیا، جسمیں شدید ہیبت ہے اور (اسکے علاوہ) لوگوں کے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں اور (اسلئے لوہا پیدا کیا) تا کہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ بے دیکھے اسکی اور اسکے رسولوں کی (یعنی دین حق کی) کون مدد کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ قوی اور زبردست ہے۔

(۶۰) وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ (۹ . رحمن)

اور انصاف (اور حق رسانی) کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول کو گھٹاؤ مت۔

(۶۱) إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۲۱ . ال عمران)

بیشک جو لوگ کفر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ، اور قتل کرتے ہیں پیغمبروں کو ناحق، اور قتل کرتے ہیں ایسے شخصوں کو جو (افعال واخلاق کے) اعتدال کی تعلیم دیتے ہیں سو ایسے لوگوں کو خبر سنا دیجئے ایک دردناک عذاب کی۔

(۶۲) فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ذَلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجاً (۲ . طلاق)

پھر جب وہ (مطلقہ) عورتیں اپنی عدت گذرنے کے قریب پہنچ جائیں (تو تم کو دو اختیار ہیں یا تو) ان کو قاعدے کے موافق نکاح میں رہنے دو یا قاعدے کے موافق ان کو رہائی دو۔ اور آپس میں سے دو معتبر شخصوں کو گواہ کرلو (اے گواہو اگر گواہی کی حاجت پڑے تو) ٹھیک ٹھیک اللہ کے واسطے (بلا رو رعایت) گواہی دو اس مضمون سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ پر اور یوم قیامت پر یقین رکھتا ہو

اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے (نقصان سے) نجات کی شکل نکال دیتا ہے۔

(۶۳) إِنَّ اللّـهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤدُّواْ الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُواْ بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ سَمِيعاً بَصِيراً (۵۸ . نساء)

بیشک تم کو اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ اہل حقوق کو انکے حقوق پہنچادیا کرو اور یہ کہ جب لوگوں کا تصفیہ کیا کرو تو عدل سے تصفیہ کیا کرو بیشک اللہ تعالیٰ جس بات کی تم کو نصیحت کرتا ہے وہ بات بہت اچھی ہے بلاشک اللہ تعالیٰ خوب سنتے ہیں خوب دیکھتے ہیں۔

(۶۴) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُواْ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُونَ أَن يَتَحَاكَمُواْ إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُواْ أَن يَكْفُرُواْ بِهِ وَيُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلاَلاً بَعِيْداً. (۶۰ . نساء)

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعوے کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپکی طرف نازل کی گئی اور اس کتاب پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئی۔ اپنے مقصد سے شیطان کے پاس لے جانا چاہتے ہیں، حالانکہ انکو یہ حکم ہوا ہے کہ اسکو نہ مانیں اور شیطان انکو بہکا کر بہت دور لے جانا چاہتا ہے۔

(۶۵) فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّىَ يُحَكِّمُوكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِيْ أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيْماً (۶۵ . نساء)

پھر قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایماندار نہ ہونگے جب تک یہ بات نہ ہو کہ انکے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اسمیں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کراویں پھر آپ کے اس تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں اور پورے طور پر تسلیم کرلیں۔

(۶۶) إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّهُ وَلاَ تَكُن لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْماً (۱۰۵ . نساء)

بیشک ہم نے آپکے پاس یہ نوشتہ بھیجا ہے واقع کے موافق تا کہ آپ ان لوگوں کے درمیان اسکے موافق فیصلہ کریں جو کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو بتلادیا ہے اور آپ ان خائنوں کی طرفداری (کی بات) نہ کیجئے۔

(۶۷) وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِناً عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ عَمَّا جَاءكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجاً وَلَوْ شَاءَ اللّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَـكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَا آتَاكُم فَاسْتَبِقُوا الخَيْرَاتِ

إِلَى اللهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعاً فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ . (۴۸ .المائدہ)

اور ہم نے (یہ) کتاب آپ کے پاس بھیجی ہے جو (خود بھی) حق کے ساتھ موصوف ہے اور اس سے پہلے جو کتابیں ہیں انکی بھی تصدیق کرتی ہے اور ان (کتابوں) کی محافظ ہے تو انکے باہمی معاملات میں اس بھیجی ہوئی (کتاب) کے موافق فیصلہ فرمایا کیجئے اور یہ جو سچی کتاب آپکو ملی ہے اس میں انکی خواہشوں پر عمل درآمد نہ کیجئے تم میں سے ہر ایک کیلئے ہم نے (خاص) شریعت اور (خاص) تجویز کی تھی اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو تم سب کو ایک ہی امت کر دیتے لیکن (ایسا نہیں کیا) تاکہ جو دین تمکو دیا ہے اسمیں سب کا امتحان فرمائیں تو تم بھلائیوں کی طرف دوڑو تم سب کو خدا ہی کے پاس جانا ہے پھر وہ تم سب کو جتلا دیگا جس میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔

(۶۷) وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللّهُ إِلَيْكَ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ (۴۹ . المائد)

اور آپ انکے باہمی معاملات میں اس بھیجی ہوئی (کتاب) کے موافق فیصلہ فرمایا کیجئے اور انکی خواہشوں پر عمل درآمد نہ کیجئے اور ان سے (یعنی انکی اس بات سے) احتیاط رکھیئے کہ وہ آپ کو خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کسی حکم سے بھی بچلا دیں پھر اگر یہ لوگ اعراض کریں تو......یقین کر لیجئے کہ بس خدا ہی کو منظور ہیکہ انکے بعض جرموں پر انکو سزا دیں اور زیادہ آدمی تو بے حکم ہی (ہوتے) ہیں۔

(۶۸) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقْتُلُواْ الصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ وَمَن قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّداً فَجَزَاءُ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْياً بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَو عَدْلُ ذَلِكَ صِيَاماً لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ عَفَا اللّهُ عَمَّا سَلَف وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ اللّهُ مِنْهُ وَاللّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ. (۹۵ . مآئدة)

اے ایمان والو! (وحشی) شکار کو قتل مت کرو جبکہ تم حالت احرام میں ہر اور جو شخص تم میں سے اسکو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس پر پاداش واجب ہوگی جو کہ مساوی ہوگی اس جانور کے جسکو اسے قتل کیا ہے جسکا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کر دیں (خواہ وہ پاداش خاص چوپایوں میں سے ہو) بشرطیکہ نیاز کے طور پر کعبہ تک پہنچائی جائے خواہ کفارہ مساکین کو کھانا دے دیا جائے خواہ اسکے برابر روزے رکھ لئے جائیں تاکہ اپنے کیئے کی شامت کا مزہ چکھے اللہ تعالیٰ نے گزشتہ کو معاف کر دیا اور جو شخص پھر ایسی ہی حرکت کریگا

تو اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لیں گےاو گے لینگےاور اللہ تعالیٰ زبردست انتقام لے سکتے ہیں۔

(۶۹) يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلاَةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لاَ نَشْتَرِي بِهِ ثَمَناً وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَلاَ نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّهِ إِنَّا إِذاً لَّمِنَ الآثِمِينَ (۱۰۶ . مائدہ)

اے ایمان والو! تمہارے آپس میں دو شخصوں کا وصی ہونا مناسب ہے جب کہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگے جب وصیت کرنے کا وقت ہو وہ دو شخص ایسے ہوں کہ دیندار ہوں اور تم میں سے ہو یا غیر قوم کے دو شخص ہوں اگر تم کہیں سفر میں گئے ہو پھر تم پر واقعہ موت کا پڑ جائے اگر تم کو شبہ ہو تو ان دونوں کو بعد نماز کے روک لو پھر دونوں خدا کی قسم کھائیں کہ ہم اس قسم کے عوض کوئی نفع نہیں لیں گے اگر چہ کوئی قرابت دار بھی ہو اور اللہ کی بات کو ہم پوشیدہ نہیں کرینگے (ورنہ) ہم اس حالت میں سخت گنہگار ہونگے۔

(۷۰) قُلْ إِنِّي عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَكَذَّبْتُم بِهِ مَا عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّهِ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ (۵۷ . انعام)

آپ کہہ دیجئے کہ میرے پاس تو ایک دلیل ہے میرے رب کی طرف سے اور تم اسکی تکذیب کرتے ہو جس چیز کا تم تقاضا کرر ہے ہو وہ میرے پاس نہیں حکم کسی کا نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے وہ (یعنی اللہ تعالی) واقعی بات کو بتلا دیتا ہے اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا وہی ہے۔

(۷۱) وَإِن كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنكُمْ آمَنُواْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يْؤْمِنُواْ فَاصْبِرُواْ حَتَّى يَحْكُمَ اللّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ (۸۷ . اعراف)

اور اگر تم میں سے بعض اس حکم پر جسکو دیکر مجھے بھیجا گیا ہے ایمان لائے ہیں اور بعض ایمان نہیں لائے ہیں تو ذرا ٹھر جاؤ۔ یہاں تک کہ ہمارے درمیان میں اللہ تعالیٰ فیصلہ کئے دیتے ہیں اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

(۷۰) قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّهِ كَذِباً إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللّهُ مِنْهَا وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ فِيهَا إِلاَّ أَن يَشَاءَ اللّهُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْماً عَلَى اللّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ (۸۹.اعراف)

ہم تو اللہ پر بڑی جھوٹی تہمت لگانے والے ہوجاویں اگر (خدا نہ کرے) ہم تمہارے

مذہب میں آجاویں (خصوصاً) بعد اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو اس سے نجات دی ہو اور ہم سے ممکن نہیں کہ اس میں (یعنی تمہارے مذہب میں) پھر آویں لیکن ہاں یہ کہ اللہ ہی نے جو ہمارا مالک ہے ہمارے مقدر (میں) کیا ہو ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہماری (اس) قوم کے درمیان فیصلہ کر دیجئے حق کے موافق اور آپ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔

(۷۱) إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۵۱ . نور)

مومنوں کی تو یہ بات ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں تا کہ وہ ان میں فیصلہ کریں تو کہیں کہ ہم نے حکم سن لیا اور مان لیا اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(۷۲) قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَن نَّأْخُذَ إِلَّا مَن وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِندَهُ إِنَّا إِذاً لَّظَالِمُونَ (۷۹.یوسف)

انھوں نے (یعنی یوسف علیہ السلام نے) کہا کہ ایسی (بے انصافی کی) بات سے خدا بچاوے کہ جسکے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے اسکے سوا دوسرے شخص کو پکڑ کے رکھ لیں اس حالت میں تو ہم بڑے بے انصاف سمجھے جاوینگے۔

# اصلاح اور مصلح

(۱) وَإِنْ جَنَحُواْ لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۶۱.انفال)

اور اگر وہ (کفار) صلح کی طرف جھکیں تو آپ بھی اس طرف جھک جایئے اور اللہ پر بھروسہ رکھیے بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

(۲) يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنفَالِ قُلِ الأَنفَالُ لِلّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُواْ اللّهَ وَأَصْلِحُواْ ذَاتَ بِيْنِكُمْ وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (۱ . انفال)

یہ لوگ آپ سے (خاص) غنیمتوں کا حکم دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ یہ غنیمتیں اللہ کی ہیں اور رسول کی ہیں سو تم اللہ سے ڈرو اور اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح کرو اور اللہ کی اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو۔

(۳) فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفاً أَوْ إِثْماً فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۱۸۲ . البقرہ)

ہاں جس شخص کو وصیت کرنے والے کی جانب سے کسی بے عنوانی کی یا کسی جرم کے ارتکاب کی

تحقیق ہوئی ہو پھر یہ شخص ان میں باہم مصالحت کرادے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے واقعی اللہ تعالیٰ تو (خود گناہوں کے) معاف فرمانے والے ہیں اور (گنہگاروں پر) رحم کرنے والے ہیں۔

(۴) وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُواْ حَكَماً مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَماً مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيدَا إِصْلاَحاً يُوَفِّقِ اللّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيماً خَبِيراً (۳۵ . نساء)

اور اگر تم اوپر والوں کو ان دونوں میاں بیوی میں کشاکش کا اندیشہ ہو تو تم لوگ ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو مرد کے خاندان سے اور ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو عورت کے خاندان سے بھیجو اگر ان دونوں آدمیوں کو اصلاح منظور ہوگی تو اللہ تعالیٰ ان میاں بی بی میں اتفاق فرماوینگے بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے علم اور بڑے خبر رکھنے والے ہیں۔

(۵) وَلاَ تُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاَحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفاً وَطَمَعاً إِنَّ رَحْمَتَ اللّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ (۵٦ . اعراف)

جو اور کہ اسکی درستی کردی گئی ہے فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے رہو اور امیدوار رہتے ہوئے بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت نزدیک ہے نیک کام کرن والوں سے

(٦) وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (۹ . حجرات)

اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو انکے درمیان اصلاح کردو پھر اگر ان میں کا ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع ہوجاوئے پھر اگر رجوع ہوجائے تو ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ اصلاح کردو اور انصاف کا خیال رکھو بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۷) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (۱۰ . حجرات)

مسلمان تو سب بھائی ہیں سو اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرادیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔

(۸) فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلاَحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاءَ اللّهُ لأَعْنَتَكُمْ إِنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (۲۲۰ . بقرہ)

دنیا اور آخرت کے معاملہ میں اور لوگ آپ سے یتیم بچوں کا حکم پوچھتے ہیں آپ فرمادیجئے کہ انکی

مصلحت کی رعایت رکھنا زیادہ بہتر ہے اور اگر تم انکے ساتھ خرچ شامل رکھو تو وہ تمہارے (دینی بھائی ہیں) اور اللہ مصلحت کے ضائع کرنے والے کو اور مصلحت کی رعایت رکھنے والے کو (الگ الگ) جانتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تم کو مصیبت میں ڈال دیتے کیونکہ اللہ تعالیٰ زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔

(۹) إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُواْ وَأَصْلَحُواْ وَبَيَّنُواْ فَأُوْلَـئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (۱۶۰ . البقرہ)

مگر جو لوگ توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور (ان مضامین کو) ظاہر کردیں تو ایسے لوگوں پر میں متوجہ ہو جاتا ہوں اور میری تو بکثرت عادت ہے توبہ قبول کرلیتا ہوں اور مہربانی فرماتا ہوں۔

(۱۰) وَلاَ تَجْعَلُواْ اللّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ أَن تَبَرُّواْ وَتَتَّقُواْ وَتُصْلِحُواْ بَيْنَ النَّاسِ وَاللّهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۲۲۴ . بقرہ)

اور اللہ کو اپنی ان قسموں کے ذریعہ ان امور کا حجاب مت بناؤ کہ تم نیکی کے اور تقوی کے اور اصلاح فی ما بین الخلق کے کام کرو اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتے جانتے ہیں۔

(۱۱) إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُواْ مِن بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُواْ فَإِنَّ الله غَفُورٌ رَّحِيْمٌ (۸۹ . ال عمران)

ہاں مگر جو توبہ کرلیں اسکے بعد اور اپنے کو سنوار لیں سو بے شک خدا تعالیٰ بخشنے والے رحمت کرنے والے ہیں۔

(۱۲) وَاللَّذَانَ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ فَآذُوهُمَا فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُواْ عَنْهُمَا إِنَّ اللّهَ كَانَ تَوَّاباً رَّحِيْماً (۱۶ . نساء)

اور جو دو شخص بھی بے حیائی کا کام کریں تم میں سے تو ان دونوں کو اذیت پہنچاؤ پھر اگر وہ دونوں توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں تو ان دونوں سے کچھ تعرض نہ کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والے ہیں رحمت والے ہیں۔

(۱۳) لاَّ خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلاَّ مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلاَحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتَغَاءَ مَرْضَاتِ اللّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ أَجْراً عَظِيْماً (النساء:۱۱۴)

عام لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں خیر نہیں ہوتی ہاں مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ خیرات کی یا اور کسی نیک کام کی یا لوگوں میں باہم اصلاح کردینے کی ترغیب دیتے ہیں اور جو شخص یہ کام کریگا حق تعالیٰ کی رضا جوئی کے واسطے سو ہم اسکو عنقریب اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

(۱۴) وَلَن تَسْتَطِيْعُواْ أَن تَعْدِلُواْ بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلاَ تَمِيْلُواْ كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِن تُصْلِحُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ غَفُوراً رَّحِيْماً (۱۲۹ . نساء)

اورتم سے یہ تو کبھی نہ ہوسکے گا کہ سب بیویوں میں برابر رکھو گو تمہارا کتنا ہی جی چاہے تو تم بالکل تو ایک ہی طرف نہ ڈھل جاؤ جس سے اسکو ایسا کردو جیسے کوئی ادھر میں لٹکی ہو اور اگر اصلاح کرلو اور احتیاط رکھو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے مغفرت والے بڑے رحمت والے ہیں۔

(۱۵) إِلاَّ الَّذِيْنَ تَابُواْ وَأَصْلَحُواْ وَاعْتَصَمُواْ بِاللّهِ وَأَخْلَصُواْ دِيْنَهُمْ لِلّهِ فَأُوْلَـئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّهُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَجْراً عَظِيْماً (۱۴۷. انساء)

لیکن جو لوگ توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور اللہ تعالیٰ پر وثوق رکھیں اور اپنے دین کو خالص اللہ ہی کیلئے کیا کریں تو یہ لوگ مومنین کے ساتھ ہونگے اور مومنین کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمالیں گے۔

(۱۶) فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ (۳۹.مائدہ)

پھر جو شخص توبہ کرلے اپنی اس زیادتی کے بعد اور اعمال کی درستی رکھے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس پر توجہ فرمائیں گے بیشک خدا تعالیٰ بڑے مغفرت والے ہیں بڑی رحمت والے ہیں۔

(۱۷) وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ إِلاَّ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنذِرِيْنَ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ (۴۸. انعام)

اور ہم پیغمبروں کو صرف اس واسطے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور ڈراویں پھر جو شخص ایمان لے آوے اور درستی کرے سو ان لوگوں پر کوئی اندیشہ نہیں اور نہ وہ مغموم ہوں گے

(۱۸) وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَن عَمِلَ مِنكُمْ سُوءاً بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ (۵۴. انعام)

اور یہ لوگ جب آپ کے پاس آویں جو کہ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو یوں کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کرلیا ہے کہ جو شخص تم میں سے کوئی برا کام کر بیٹھے جہالت سے پھر وہ اسکے بعد توبہ کرلے اور اصلاح رکھے تو اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہیکہ وہ بڑے مغفرت والے ہیں بڑی رحمت والے ہیں۔

(۱۹) وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلاَثِيْنَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسَى لأَخِيْهِ هَارُونَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَأَصْلِحْ وَلاَ تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ (۱۴۲. اعراف)

اور ہم نے موسیٰؑ سے تیس شب کا وعدہ کیا اور دس شب کو ان تیس راتوں کا تتمہ بتایا سوانکے پروردگار کا وقت پوری چالیس شب ہوگیا اور موسیٰؑ نے (طور پر جاتے ہوئے) اپنے بھائی ہارونؑ سے کہہ دیا تھا کہ میرے بعد ان لوگوں کا انتظام رکھنا اور اصلاح کرتے رہنا اور بدعمل کی رائے پر عمل مت کرنا۔

(۲۰) وَالَّذِيْنَ يُمَسَّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُواْ الصَّلاَةَ إِنَّا لاَ نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ (۱۷۰. اعراف)

اور (ان میں سے) جو لوگ کتاب کے پابند ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں ہم ایسے لوگوں کا جو اپنی اصلاح کریں ثواب ضائع نہ کرینگے۔

(۲۱) إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ وَالَّذِيْنَ آوَواْ وَّنَصَرُواْ أُوْلَـئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَالَّذِيْنَ آمَنُواْ وَلَمْ يُهَاجِرُواْ مَا لَكُم مِّن وَلاَيَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّى يُهَاجِرُواْ وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِيْ الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلاَّ عَلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيْثَاقٌ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْر (۷۲. توبہ)

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے مال اور جان سے اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا اور جن لوگوں نے رہنے کو جگہ دی اور مدد کی یہ لوگ باہم ایک دوسرے کے وارث ہونگے اور جو لوگ ایمان تو لائے اور ہجرت نہیں کی تمہارا ان سے میراث کا کوئی تعلق نہیں جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں اور اگر وہ تم سے دین کے کام میں مدد چاہیں تو تمہارے ذمہ مدد کرنا ہے مگر اس قوم کے مقابلہ میں نہیں کہ تم میں اور ان میں باہم عہد (صلح کا) ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کو دیکھتے ہیں۔

(۲۲) قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقاً حَسَناً وَمَا أُرِيْدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ إِنْ أُرِيْدُ إِلاَّ الإِصْلاَحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلاَّ بِاللّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ (۸۸. هود)

شعیب (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اے میری قوم بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی جانب سے دلیل پر (قائم) ہوں اور اس نے مجھ کو اپنی طرف سے ایک عمدہ دولت (یعنی نبوت) دی ہو تو پھر کیسے تبلیغ نہ کروں اور میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ تمہارے برخلاف ان کاموں کو کروں جن سے تم کو منع کرتا ہوں میں تو اصلاح چاہتا ہوں جہاں تک میرے امکان میں ہے اور مجھ کو جو کچھ (عمل و اصلاح کی) توفیق ہو جاتی ہے صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے اسی پر میں بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف (تمام امور میں) رجوع کرتا ہوں۔

(۲۳) وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ (۱۰۷. هود)

اور آپ کا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو کفر کے سبب ہلاک کردے اور انکے رہنے والے اور دوسروں کی اصلاح میں لگے ہوں۔

(۲۴) ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُواْ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُواْ مِن بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُواْ إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۱۱۹. نحل)

پھر آپ کا رب ایسے لوگوں کیلئے جنہوں نے جہالت سے برا کام کرلیا پھر اسکے بعد توبہ کرلی اور (آئندہ کیلئے) اپنے اعمال درست کرلئے تو آپ کا رب اس (توبہ) کے بعد بڑی مغفرت کرنے والا رحمت کرنے والا ہے۔

(۲۵) إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۵. نور)

لیکن جولوگ اپنی اس (تہمت لگانے) کے بعد (خدا کے سامنے) توبہ کرلیں اور اپنی (حالت کی) اصلاح کرلیں سو (اس حالت میں) اللہ تعالیٰ ضرور مغفرت والا رحمت کرنے والا ہے

(۲۶) وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (۴۰۔ شوری)

اور برائی کا بدلہ برائی ہے ویسی ہی پھر (بعداجازت انتقام کے) جو شخص معاف کرے اور اصلاح کرے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے واقعی اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

(۲۷) فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَن يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يَا مُوسَى أَتُرِيدُ أَن تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْساً بِالْأَمْسِ إِن تُرِيدُ إِلَّا أَن تَكُونَ جَبَّاراً فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَن تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ (۱۹. قصص)

سو جب موسیٰؑ نے اس پر ہاتھ بڑھایا جو دونوں کا مخالف تھا وہ اسرائیلی کہنے لگا اے موسیٰؑ کیا (آج) مجھ کو قتل کرنا چاہتے ہو جیسا کل ایک آدمی قتل کرچکے ہو (معلوم ہوتا ہیکہ) بس تم دنیا میں اپنا زور بٹھلانا چاہتے ہو اور صلح (اور ملاپ) کروانا۔

## فساد اور مفسد

(۱) وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِن قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ (۱۹۱. بقرہ)

انکو قتل کرو جہاں انکو پاؤ اور (خواہ) انکو نکال باہر کرو جہاں سے انہوں نے تمکو نکلنے پر مجبور کیا ہے شرارت قتل سے بھی سخت تر ہے اور انکے ساتھ مسجد حرام کے قرب (دنواح) میں (کہ حرم کہلاتا ہے) قتال مت کرو جب تک کہ وہ لوگ وہاں تم سے خود نہ لڑیں ہاں اگر (کفار) خود ہی لڑنے کا سامان کرنے لگیں تو تم (بھی) انکو مارو ایسے کافروں کی (جو حرم میں لڑنے لگیں) ایسی سزا ہے۔

(۲) وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ (۲۰۵. البقرہ)

اور جب پیٹھ پھیرتا ہے تو اس دوڑ دھوپ میں پھرتا رہتا ہے کہ شہر میں فساد کردے اور (کسی کے) کھیت یا مواشی کو تلف کردے اور اللہ تعالیٰ فساد کو نہیں فرماتے۔

(۳) يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ اللّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ اللّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَلاَ يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىَ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُواْ وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُوْلَـئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَأُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۲۱۷ . بقرہ)

لوگ آپ سے شہر حرام میں قتال کرنے کے متعلق سال کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اس میں خاص طور پر قتال کرنا (یعنی عمداً) جرم عظیم ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک ٹوک کرنا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام (یعنی کعبہ) کے ساتھ اور جو لوگ مسجد حرام کے اہل تھے انکو اس سے خارج کر دینا جرم عظیم ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور فتنہ پردازی کرنا (اس) قتل (خاص) سے بدرجہا بڑھکر ہے اور یہ کفار تمہارے ساتھ ہمیشہ جنگ رکھیں گے اس غرض سے کہ اگر (خدا نہ کرے) قابو پاویں تو تم کو تمہارے دین (واسلام) سے پھیر دیں اور جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جاوے پھر کافر ہی ہونے کی حالت میں مر جاوے تو ایسے لوگوں کے (نیک) اعمال دنیا و آخرت میں سب غارت ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ دوزخی ہوتے ہیں (اور) یہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۴) فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلاَحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاء اللّهُ لأعْنَتَكُمْ إِنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (۲۲۰ . بقرہ)

اور لوگ آپ سے یتیم کے بچوں کا حکم پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ انکی مصلحت کی رعایت رکھنا زیادہ بہتر ہے اور اگر تم انکے ساتھ خرچ شامل رکھو تو وہ تمہارے (دینی بھائی ہیں) اور اللہ مصلحت کے ضائع کرنے والے کو اور مصلحت کی رعایت رکھنے والے کو (الگ الگ) جانتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تم کو مصیبت میں ڈال دیتے کیونکہ اللہ تعالیٰ زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔

(۵) فَإِنْ تَوَلَّوْاْ فَإِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ (۶۳ . ال عمران)

پھر (بھی) اگر سرتابی کریں تو بیشک اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے ہیں فساد والوں کو

(۶) إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَاداً أَن يُقَتَّلُواْ أَوْ يُصَلَّبُواْ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلافٍ أَوْ يُنفَوْاْ مِنَ الأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا

وَلَهُمْ فِيْ الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (۳۳ . مائدہ)

جولوگ اللہ تعالیٰ سے اور اسکے رسول سے ڈرتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں انکی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دئے جائیں یا انکے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیئے جائیں یا زمین پر سے نکال دئے جائیں یہ ان کیلئے دنیا میں سخت رسوائی ہے اور انکو آخرت میں عذاب عظیم ہوگا

(۷) وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُواْ بِمَا قَالُواْ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيراً مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَاناً وَكُفْراً وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كُلَّمَا أَوْقَدُواْ نَاراً لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَاداً وَاللّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ . (۶۴ . مائدہ)

اور یہود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بند ہوگیا ہے حقیقت یہ ہے کہ ان ہی کے ہاتھ بند ہیں اور اپنے قول کی وجہ سے یہ رحمت سے دور کردیئے گئے بلکہ اللہ کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں جس طرح چاہتے ہیں خرچ کرتے ہیں اور جو مضمون آپکے پاس آپکے پروردگار کی طرف سے بھیجا جاتا ہے وہ ان میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کی ترقی کا سبب ہوجاتا ہے اور ہم نے ان میں باہم قیامت تک عداوت اور بغض ڈال دیا جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں حق تعالیٰ اسکو فرو کردیتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو مجبور نہیں رکھتے۔

(۸) وَلاَ تُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاَحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفاً وَطَمَعاً إِنَّ رَحْمَتَ اللّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ (۵۶ . اعراف)

اور فساد مت پھیلاؤ اس کی درستگی کے بعد اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدا ور رہتے ہوئے بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت نزدیک ہے نیک کام کرنے والوں سے۔

(۹) وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَوْفُواْ الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلاَ تَبْخَسُواْ النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلاَ تُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاَحِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (۸۵ . اعراف)

اور ہم نے مدین کی طرف انکے بھائی شعیبؑ کو بھیجا انھوں نے فرمایا کہ اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے تو تم ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کو انکی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور روئے زمین میں بعد اسکے کہ اسکی درستی کردی گئی فساد مت پھیلاؤ یہ تمہارے لئے نافع ہے اگر تم تصدیق کرو۔

(۱۰) وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّه فَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيْرٌ (۳۹. انفال)

اورتم ان (کفارعرب) سے اس حدتک لڑو کہ ان میں فسادعقیدہ (یعنی شرک) نہ رہے اور دین (خالص اللہ ہی کا ہوجاوے پھر اگر کفر سے باز آجاویں تو اللہ تعالیٰ انکے اعمال کوخوب دیکھتے ہیں۔

(۱۱) وَالَّذِيْنَ كَفَرُواْ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تكُن فِتْنَةٌ فِيْ الأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ (۷۳. النفاق)

اور جولوگ کافر ہیں وہ باہم ایک دوسرے کے وارث ہیں اگراس (حکم مذکور) پرعمل نہ کروگے تو دنیا میں بڑا فتنہ اور بڑا فساد پھیلے گا۔

(۱۲) لَوْ خَرَجُواْ فِيْكُم مَّا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالاً وَلأَوْضَعُواْ خِلالَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ وَفِيْكُمْ سَمَّاعُونَ لَهُمْ وَاللّهُ عَلِيْمٌ بِالظَّالِمِيْنَ (۴۷. توبہ)

اگر یہ لوگ تمہارے شامل ہوجاتے تو سوائے اسکے کہ اور دونا فساد کرتے اور کیا ہوتا اور تمہارے درمیان فتنہ پردازی کی فکر میں دوڑے دوڑے پھرتے ہیں اور (اب بھی) تم میں انکے کچھ جاسوس موجود ہیں اور ان ظالموں کو اللہ خوب سمجھے گا۔

(۱۳) وَمِنهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُم مَّن لاَّ يُؤْمِنُ بِهِ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ (۴۰. یونس)

اوران میں سے بعض ایسے ہیں جواس (قرآن) پرایمان لے آوینگے اور بعض ایسے ہیں کہ اس پرایمان نہ لاوینگے اور آپ کا رب (ان) مفسدوں کوخوب جانتا ہے۔

(۱۴) فَلَمَّا أَلْقَواْ قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللّهَ لاَ يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ (۸۱. یونس)

سو جب انھوں نے (اپنا جادوکا سامان) ڈالا موسیٰؑ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم (بنا کر) لائے ہو جادو ہے یقینی بات ہیکہ اللہ تعالیٰ اس (جادو) کو ابھی درہم برہم کئے دیتا ہے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا۔

(۱۵) آلآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ (۹۱. یونس)

جواب ملا کہ اب ایمان لاتا ہے حالانکہ تو پہلے نافرمانی کرتا رہا اور مفسد بنا رہا۔

(۱۶) فَلَوْلاَ كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُوْلُواْ بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِيْ الأَرْضِ إِلاَّ قَلِيْلاً مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُواْ مَا أُتْرِفُواْ فِيْهِ وَكَانُواْ مُجْرِمِيْنَ (۱۱۶. ھود)

جوامتیں تم سے پہلے ہوگزری ہیں ان میں ایسے سمجھدار لوگ نہ ہوئے جو کہ (دوسروں کو) ملک

میں فساد (یعنی کفر وشرک) پھیلانے سے منع کرتے بجز چند آدمیوں کے کہ جن کو ان میں سے ہم نے (عذاب سے) سے بچا لیا تھا اور جو لوگ نافرمان تھے وہ ناز ونعمت میں تھے اسی کے پیچھے پڑے رہے اور جرائم کے خوگر ہو گئے۔

(۱۷) قَالُواْ تَاللّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ (۷۳۔ یوسف)

یہ لوگ کہنے لگے کہ بخدا تم کو خوب معلوم ہے کہ ہم لوگ ملک میں فساد پھیلانے نہیں آئے اور ہم لوگ چوری کرنے والے ہیں۔

(۱۸) وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ أُوْلَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ (۲۵۔ رعد)

اور جو لوگ خدا تعالیٰ کے معاہدوں کو انکی پختگی کے بعد توڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے جن علاقوں کے قائم رکھنے کا حکم فرمایا ہے انکو قطع کرتے ہیں اور زمین (یعنی دنیا) میں فساد کرتے ہیں ایسے لوگوں پر لعنت ہوگی اور انکے لئے اس جہاں میں خرابی ہوگی۔

(۱۹) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لاَ تُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ قَالُواْ إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (۱۱۔ بقرہ)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ فساد مت کرو زمین میں تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں

(۲۰) وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوّاً كَبِيراً (۴۔ بنی اسرائیل)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں (یہ بات بطور پیشن گوئی) بتلا دی تھی کہ تم زمین (ملک شام) میں دوبارہ خرابی کرو گے اور بڑا زور چلانے لگو گے۔

(۲۱) الَّذِينَ كَفَرُواْ وَصَدُّواْ عَن سَبِيلِ اللّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَاباً فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُواْ يُفْسِدُونَ (۸۸۔النحل)

جو لوگ کفر کرتے تھے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے ان کیلئے ہم ایک سزا پر دوسری سزا مقابلہ انکے فساد کے بڑھا دیں گے۔

(۲۲) وَلاَ تَكُونُواْ كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثاً تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلاً بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَى مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّهُ بِهِ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (۹۲۔ النحل)

اور تم اس عورت کے مشابہ مت ہو جاؤ جس نے اپنا سوت کاتے پیچھے بوٹی بوٹی کر کے نوچ ڈالا کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں فساد ڈالنے کا ذریعہ بنانے لگو محض اس وجہ سے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھ جاوے بس اس سے اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش کرتا ہے اور جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے

رہے قیامت کے دن ان سب کو تمہارے سامنے ظاہر کردے گا۔

(۲۳) وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَ هُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ (۱۸۳ . الشعراء)

اور لوگوں کا انکی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور سرزمین میں فساد مت مچایا کرو۔

(۲۴) وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْماً وَعُلُوّاً فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ (۱۴ . نمل)

اور (غضب تو یہ تھا کہ) ظلم اور تکبر کی راہ سے ان (معجزات) کے (بالکل) منکر ہوگئے حالانکہ انکے دلوں نے انکا یقین کرلیا تھا سو دیکھئے کیسا (برا) انجام ہوا ان مفسدوں کا۔

(۲۵) وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ (۴۸ . نمل)

اور (کفر کے سرغنہ) اس بستی میں نو (۹) شخص تھے جو سرزمین میں (یعنی بستی سے باہر تک بھی) فساد کیا کرتے تھے۔

(۲۶) إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعاً يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاء هُمْ وَيَسْتَحْيِىْ نِسَاء هُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ (۴ . قصص)

فرعون سرزمین (مصر) میں بہت بڑھ چڑھ گیا تھا اور اس نے وہاں کے باشندوں کو مختلف قسمیں کر رکھا تھا کہ ان (باشندوں) میں سے ایک جماعت (یعنی بنی اسرائیل) کا زور گھٹا رکھا تھا (اس طرح سے کہ) انکے بیٹوں کو ذبح کراتا تھا اور ان کی عورتوں (یعنی لڑکیوں) کو زندہ رہنے دیتا تھا واقعی وہ بڑا مفسد تھا۔

(۲۷) وَابْتَغِ فِيْمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ (۷۷ . القصص)

اور (یہ بھی کہا کہ) تجھ کو خدا نے جتنا دے رکھا ہے اس میں عالم آخرت کی بھی جستجو کر اور دنیا سے اپنا حصہ (آخرت میں لے جانا) فراموش مت کر اور جس طرح خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا یہ تو بھی (بندوں کے ساتھ) احسان کیا کر دنیا میں فساد کا خواہاں مت ہو۔

(۲۸) تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُونَ عُلُوّاً فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَاداً وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (۸۳ . القصص)

یہ عالم آخرت ہم ان ہی لوگوں کیلئے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا اور نیک نتیجہ متقی لوگوں کو ملتا ہے۔

(۲۹) وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيْراً (۱۴ . احزاب)

اور اگر مدینہ میں اسکے اطراف سیان پر کوئی آ گھسے پھر ان سے فساد کی درخواست کی جائے تو یہ

اسکومنظور کرلیں اوران گھروں میں بہت ہی کم ٹھریں۔

(۳۰) أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ (۲۸ . ص)

ہاں تو کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے انکی برابر کردینگے جو (کفر وغیرہ کے) دنیا میں فساد کرتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر کردینگے۔

(۳۱) فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ (۲۲ . محمد)

سو اگر تم کنارہ کش رہو تو آیا تمکو یہ احتمال بھی ہیکہ تم دنیا میں فساد مچادو اور آپس میں قطع قرابت کردو۔

(۳۲) قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجاً عَلَى أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدّاً (۹۴ . کهف)

انھوں نے (ذوالقرنین سے) عرض کیا کہ اے ذوالقرنین (قوم) یاجوج ماجوج (جو اس گھائی کے اسطرف رہتے ہیں ہماری اس سرزمین میں (کبھی کبھی) بڑا فساد مچاتے ہیں سو کیا ہم آپ کیلئے کچھ جمع کردیں اس شرط پر کہ آپ ہمارے اور انکے درمیانمیں کوئی روک بنادیں بنادیں (کہ وہ پھر آنے نہ پائیں)۔

(۳۳) وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (۳۶ . عنکبوت)

اور مدین والوں کے پاس ہم نے ان (کی برادری) کے بھائی شعبؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا سوانھوں نے فرمایا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو (اور شرک چھوڑ دو) اور روز قیامت سے ڈرو اور سرزمین میں فساد مت پھیلاؤ۔

(۳۴) وَاذْكُرُواْ إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِن بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِن سُهُولِهَا قُصُوراً وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتاً فَاذْكُرُواْ آلاءِ اللّهِ وَلاَ تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (۷۴ . اعراف)

اور تم یہ حالت یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو عاد کے بعد آباد کیا اور تمکو زمین پر رہنے کوٹھکانہ دیا کہ نرم زمین پر محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش تراش کر اس میں گھر بناتے ہو سو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ۔

(۳۵) وَقَالَ الْمَلأُ مِن قَوْمِ فِرْعَونَ أَتَذَرُ مُوسَى وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءهُمْ وَنَسْتَحْيِـي نِسَاءهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ (۱۲۷ . اعراف)

اور قوم فرعون کے سرداروں نے کہا کہ کیا آپ موسیٰ کو اور انکی قوم کو یوں ہی رہنے دینگے کہ وہ ملک میں

فساد کرتے پھیریں اور وہ آپ کو اور آپ کے معبودوں کو ترک کئے ہیں (فرعون نے) کہا کہ ہم ابھی ان لوگوں کے بیٹوں کو قتل کرنا شروع کردیں اور عورتوں کو انکی زندہ رہنے دیں اور ہم کو ہر طرح کا ان پر زور ہے۔

(۳۶) وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلاثِيْنَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسَى لِأَخِيْهِ هَارُونَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَأَصْلِحْ وَلاَ تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ (۱۴۲ . اعراف)

اور ہم نے موسیٰ سے تیس شب کا وعدہ کیا اور دس شب کو ان (تیس شب) کا نتیجہ بنایا سوانکے پروردگار کا وقت پورے چالیس شب ہوگیا اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہہ دیا تھا کہ میرے بعد میری قوم کا انتظام رکھنا اور اصلاح کرتے رہنا اور بدنظم لوگوں کی رائے پر عمل مت کرو۔

(۳۷) فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ وَلَوْلاَ دَفْعُ اللّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الأَرْضُ وَلَكِنَّ اللّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِيْنَ . (البقرة: ۲۵۱)

پھر (طالوت والوں نے جالوت والوں کو) خدائے تعالیٰ کے حکم سے شکست دیدی اور داؤد (علیہ السلام) نے جالوت کو قتل کرڈالا اور انکو یعنی (داؤد کو) اللہ تعالیٰ نے سلطنت اور حکمت عطا فرمائی اور بھی جو جو منظور ہوا انکو تعلیم فرمایا۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ بعض آدمیوں کو بعضوں کے ذریعہ سے دفع کرتے ہیں تو سرزمین (تمام تر) فساد سے پر ہوجاتی لیکن اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں جہاں والوں پر۔

(۳۸) مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلَى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِيْ الأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعاً وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعاً وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيْراً مِّنْهُم بَعْدَ ذَلِكَ فِيْ الأَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ (۳۲ . مائدہ)

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی شخص کو بلا معاوضہ دوسرے شخص کے یا بدون کسی فساد کے (جو زمین میں اس سے پھیلا ہو) قتل کرڈالے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو قتل کرڈالا اور جو شخص کسی شخص کو بچالیوے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو بچالیا اور انکے (یعنی بنی اسرائیل کے) پاس ہمارے بہت سے پیغمبر بھی دلائل واقعی لیکر آئے پھر اسکے بعد بھی بہترے ان میں سے دنیا میں زیادتی کرنے والے ہی رہے۔

# ظلم اور ظالم

(۱) لَّا يُحِبُّ اللّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوَءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلاَّ مَن ظُلِمَ وَكَانَ اللّهُ سَمِيعاً عَلِيماً (۱۴۸ .النساء)

اللہ تعالیٰ بری بات زبان پر لانے کو پسند نہیں کرتے بجز مظلوم کے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتے ہیں خوب جانتے ہیں۔

(۲) قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُواْ بِاللّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَاناً وَأَن تَقُولُواْ عَلَى اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ (۳۳. اعراف)

آپ فرما دیجیے کہ البتہ میرے رب نے حرام کیا ہے تمام فحش باتوں کو ان میں جو علانیہ ہے وہ بھی جو پوشیدہ ہے وہ بھی اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جسکی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ایسی بات لگادو جس کی تم سند نہ رکھو۔

(۳) وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَى مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلاً جَسَداً لَّهُ خُوَارٌ أَلَمْ يَرَوْاْ أَنَّهُ لاَ يُكَلِّمُهُمْ وَلاَ يَهْدِيهِمْ سَبِيلاً اتَّخَذُوهُ وَكَانُواْ ظَالِمِينَ. (۴۸ . اعراف)

اور موسیٰؑ کی قوم نے انکے بعد اپنے (مقبوضہ) زیور کا ایک بچھڑا (معبود) بنالیا جو کہ ایک قالب تھا جس میں ایک آواز تھی کیا انھوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ ان سے بات تک نہ کرتا تھا اور نہ انکو کوئی راہ بتلاتا تھا اسکو معبود بنالیا اور بڑا بے ڈھنگا کام کیا۔

(۴) وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفاً قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِيَ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ وَأَلْقَى الألْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُواْ يَقْتُلُونَنِي فَلاَ تُشْمِتْ بِيَ الأعْدَاءَ وَلاَ تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ. (۱۵۰ . اعراف)

اور جب موسیٰؑ اپنی قوم کی طرف واپس آئے غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے تو فرمایا کہ تم نے میرے بعد یہ بڑی نامعقول حرکت کی کیا اپنے رب کے حکم (آنے) سے پہلے ہی تم نے جلد بازی کرلی اور (جلدی سے) تختیاں ایک طرف رکھیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹنے لگے ہارونؑ نے کہا اے میرے ماں جانے (بھائی) ان لوگوں نے مجھ کو حقیر سمجھا اور قریب تھا کہ مجھ کو قتل کرڈالیں سو تم مجھ پر (سختی کرکے) دشمنوں کو مت ہنسواؤ اور مجھ کو ظالم لوگوں کے ذیل میں مت شمار کرو۔

(۵) فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنْهُمْ قَوْلاً غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزاً مِّنَ السَّمَاءِ

بِمَا كَانُواْ يَظْلِمُونَ. (۱۶۲ . اعراف)

سو بدل ڈالا ان ظالموں نے ایک کلمہ جو خلاف تھا اس کلمہ کے جس کی ان سے فرمائش کی گئی تھی اس پر ہم نے ایک آفت سماوی بھیجی اس وجہ سے کہ وہ حکم ضائع کرتے تھے۔

(۶) وَاتَّقُواْ فِتْنَةً لاَّ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنكُمْ خَآصَّةً وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (۲۵. انفال)

اورتم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص انہیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں ان گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں۔

(۷) ذَلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللّهَ لَيْسَ بِظَلاَّمٍ لِّلْعَبِيدِ (۵۱ . انفال)

(اور) یہ عذاب ان اعمال (کفریہ) کی وجہ سے ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں سے کئے ہیں اور یہ امر ثابت ہیکہ اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کرنے والے نہیں۔

(۸) كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَّبُواْ بآيَاتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَونَ وَكُلٌّ كَانُواْ ظَالِمِينَ. (۵۴ . انفال)

انکی حالت فرعون والوں اور ان سے پہلے والوں کی سی حالت ہے کہ انہوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا اس پر ہم نے انکو انکے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور فرعون والوں کو غرق کر دیا اور وہ سب ظالم تھے۔

(۹) أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّهِ لاَ يَسْتَوُونَ عِندَ اللّهِ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (۱۹ .توبہ)

کیا تم لوگوں نے حجاج کے پانی پلانے کو اور مسجد حرام کے آباد رکھنے کو اس شخص کیبرابر قرار دے لیا جو کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہو یہ لوگ برابر نہیں اللہ کے نزدیک اور جو لوگ بے انصاف ہیں اللہ تعالیٰ انکو سمجھ نہیں دیتا۔

(۱۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ آبَاءكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إَنِ اسْتَحَبُّواْ الْكُفْرَ عَلَى الإِيمَانِ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الظَّالِمُون .(۲۳ . توبہ)

اے ایمان والو! اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں کو (اپنا) رفیق مت بناؤ اگر وہ کفر کو بمقابلہ ایمان کے (ایسا) عزیز رکھیں (کہ ان کے ایمان لانے کی امید نہ رہے) اور جو شخص تم میں سے انکے ساتھ رفاقت رکھے گا سو ایسے لوگ بڑے نافرمان ہیں۔

(۱۱) إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْراً فِي كِتَابِ اللّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَات

وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلاَ تَظْلِمُواْ فِیْهِنَّ أَنفُسَکُمْ وَقَاتِلُواْ الْمُشْرِکِیْنَ کَآفَّةً کَمَا یُقَاتِلُونَکُمْ کَآفَّةً وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ (۳۶. توبہ)

یقیناً شمار مہینوں کا (جو کہ) کتاب الٰہی میں اللہ کے نزدیک (معتبر ہیں) بارہ مہینے (قمری) ہیں جس روز اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے تھے (اسی روز سے اور) ان میں چار خاص مہینے ادب کے ہیں یہی (اور مذکور) دین مستقیم ہے سو تم ان سب مہینوں کے بارے میں (دین کے خلاف کر کے) اپنا نقصان مت کرنا اور ان مشرکین سے سب سے لڑنا جیسا کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ساتھی ہے۔

(۱۲) أَلَمْ یَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِیْنَ مِن قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ إِبْرَاهِیْمَ وِأَصْحَابِ مَدْیَنَ وَالْمُؤْتَفِکَاتِ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَیِّنَاتِ فَمَا کَانَ اللّهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلَـکِن کَانُواْ أَنفُسَهُمْ یَظْلِمُونَ . (۷۰. توبہ)

کیا ان لوگوں کو (انکے عذاب و ہلاک کی) خبر نہیں پہنچی جو ان سے پہلے ہوئے ہیں جیسے قوم نوحؑ اور عاد اور ثمود اور قوم ابراھیمؑ اور اہل مدین اور الٹی ہوئی بستیاں کہ انکے پاس انکے پیغمبر صاف نشانیاں (حق کی) لیکر آئے (لیکن نہ ماننے سے برباد ہوئے) (اس بربادی میں) اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

(۱۳) أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْیَانَهُ عَلَى تَقْوَى مِنَ اللّهِ وَرِضْوَانٍ خَیْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْیَانَهُ عَلَىَ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ وَاللّهُ لاَ یَهْدِیْ الْقَوْمَ الظَّالِمِیْنَ (۱۰۹. توبہ)

پھر آیا ایسا شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت اپنی مسجد کی بنیاد خدا سے ڈرنے پر اور خدا کی خوشنودی پر رکھی ہو یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کسی کھائی (یعنی غار) کے کنارہ پر جو کہ گرنے ہی کو ہو رکھی ہو پھر وہ عمارت اس (بانی) کو لے کر آتش دوزخ میں گر پڑے اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو (دین کی) سمجھ ہی نہیں دیتا۔

(۱۴) وَلَقَدْ أَهْلَکْنَا الْقُرُونَ مِن قَبْلِکُمْ لَمَّا ظَلَمُواْ وَجَاءتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَیِّنَاتِ وَمَا کَانُواْ لِیُؤْمِنُواْ کَذَلِکَ نَجْزِیْ الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ (۱۳. یونس)

اور ہم نے تم سے پہلے بہت سے گروہوں کو ہلاک کر دیا ہے جبکہ انھوں نے ظلم کیا (یعنی کفر شرک) حالانکہ انکے پاس انکے پیغمبر بھی دلائل لے کر آئے اور وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لے آئے ہم مجرم لوگوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (جیسا ہمنے ابھی بیان کیا ہے)۔

(۱۵) فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّهِ کَذِباً أَوْ کَذَّبَ بِآیَاتِهِ إِنَّهُ لاَ یُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ . (۱۷. یونس)

سواس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اسکی آیتوں کو جھوٹا بتلا دے یقیناً ایسے مجرموں کو فلاح نہ ہوگی۔

(۱۶) بَلْ كَذَّبُواْ بِمَا لَمْ يُحِيطُواْ بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ (۳۹. یونس)

بلکہ ایسی چیز کی تکذیب کرنے لگے جس (کے صحیح ہونے) کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لائے اور ہنوز ان کو اس (قرآن کی تکذیب) کا آخر نتیجہ ملا جو (کافر) لوگ ان سے پہلے ہوئے ہیں اسی طرح انھوں نے بھی (امورحقہ کو) جھٹلایا تھا سو دیکھ لیجئے ان ظالموں کا انجام کیسا (برا) ہوا (اسی طرح انکا ہوگا)۔

(۱۷) إِنَّ اللّهَ لاَ يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئاً وَلَـكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (۴۴. یونس)

یہ یقینی بات ہیکہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں

(۱۸) وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ (۴۷. یونس)

اور ہر ہر امت کیلئے ایک حکم پہنچانے والا (ہوا) ہے سو انکا وہ رسول (انکے پاس) آچکا ہے (اور احکام پہنچا دیتا ہے اسکے بعد) انکا فیصلہ انصاف کے ساتھ کیا جاتا ہے اور ان پر (ذرا) ظلم نہیں کیا جاتا۔

(۱۹) فَقَالُواْ عَلَى اللّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لاَ تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (۸۵.یونس)

انہوں نے (جواب میں) عرض کیا کہ ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا اے ہمارے پروردگار ہمکو ان ظالم لوگوں کا تختۂ مشق نہ بنا۔

(۲۰) وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْياً وَعَدْواً حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنتُ أَنَّهُ لا إِلِـهَ إِلاَّ الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَاْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (۹۱. یونس)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو (اس) دریا سے پار کردیا پھر انکے پیچھے پیچھے فرعون مع لشکر کے ظلم اور زیادتی کے ارادے سے (دریا میں) چلا یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا (اور ملائکہ عذاب کے نظر آنے لگے) تو سراسیمہ ہوکر کہنے لگا میں ایمان لاتا ہوں کہ بجز اسکے کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لاتے ہیں کوئی معبود نہیں اور میں مسلمانوں میں داخل ہوتا ہوں۔

(۲۱) وَلاَ تَدْعُ مِن دُونِ اللّهِ مَا لاَ يَنفَعُكَ وَلاَ يَضُرُّكَ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذاً مِّنَ الظَّالِمِينَ (۱۰۶. یونس)

اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کو نہ پکارنا جو نہ تمہارا کچھ بھلا کرسکے اور نہ کچھ بگاڑ سکے اب اگر ایسا کروگے تو ظالموں میں ہوجاؤ گے۔

(۲۲) وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلاَ تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُواْ إِنَّهُم مُّغْرَقُوْنَ (۳۷. هود)

اور (تم اس طوفان سے بچنے کیلئے) ہماری نگرانی اور ہمارے حکم سے کشتی تیار کرلو اور (یہ سن لو کہ) مجھ سے کافروں (کی نجات) کے بارے میں کچھ گفتگو مت کرنا (کیونکہ) وہ سب غرق کیے جاویں گے۔

(۲۳) وَقِيْلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِيْ مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْداً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ (۴۴. هود)

اور (جب کفار غرق ہو چکے تو) حکم ہوگیا کہ اے زمین اپنا پانی (جو کہ تیری سطح پر موجود ہے) نگل جا اور اے آسمان (برسنے سے) تھم جا (چنانچہ دونوں واقع ہو گئے) اور پانی گھٹ گیا اور قصہ ختم ہوا اور کشتی (کوہ) جودی پر آٹھہری اور کہہ دیا گیا کہ کافر لوگ رحمت سے دور ہو گئے۔

(۲۴) وَلاَ أَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّهِ وَلاَ أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلاَ أَقُوْلُ إِنِّيْ مَلَكٌ وَلاَ أَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْ أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ اللّهُ خَيْراً اللّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِيْ أَنفُسِهِمْ إِنِّيْ إِذاً لَّمِنَ الظَّالِمِيْنَ (۳۱. هود)

اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے تمام خزانے ہیں اور نہ (میں یہ کہتا ہوں کہ) تمام غیب کی باتیں جانتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور جو لوگ تمہاری نگاہوں میں حقیر ہوں میں انکی نسبت (تمہاری طرح) یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ ہرگز انکو ثواب نہ دیگا انکے دل میں جو کچھ ہو اسکو اللہ ہی خوب جانتا ہے میں تو (اگر ایسی بات کہہ دوں تو) اس صورت میں ستم ہی کر دوں۔

(۲۵) وَأَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُواْ الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُواْ فِيْ دِيَارِهِمْ جَاثِمِيْنَ (۶۷. هود)

اور ان ظالموں کو ایک نعرہ نے آدبایا جس سے وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

(۲۶) وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْباً وَالَّذِيْنَ آمَنُواْ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مَّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُواْ الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُواْ فِيْ دِيَارِهِمْ جَاثِمِيْنَ (۹۴. هود)

اور جب ہمارا حکم (عذاب کیلئے) آپہونچا (تو) ہم نے (اس عذاب سے) شعیب علیہ السلام اور جو انکی ہمراہی ہیں اہل ایمان تھے انکو اپنی عنایت سے بچالیا اور ان ظالموں کو ایک سخت آواز نے (کہ نعرہ جبرئیل تھا) آپکڑا سو اپنے گھروں کے اندر اوندے گرے رہ گئے (اور مر گئے)

(۲۷) وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِن ظَلَمُواْ أَنفُسَهُمْ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِن دُوْنِ اللّهِ مِن شَيْءٍ لِّمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ (۱۰۱. هود)

اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن انھوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا سو ان کے وہ معبود جن کو وہ خدا کو چھوڑ کر پوجتے تھے انکو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے جب آپ کے رب کا حکم (عذاب کیلئے) آپہنچا (کہ

ان کوعذاب سے بچالیتے )اورالٹاانکونقصان پہنچا۔

(۲۸) وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ (۱۰۲. هود)

اور آپ کے رب کی دار و گیر ایسی ہی (سخت) ہے جب وہ کسی بستی والوں پر دار و گیر کرتا ہے جبکہ وہ ظلم (وکفر) کیا کرتے ہوں بلاشبہ اس کی دار و گیر بڑی الم رساں (اور) سخت ہے۔

(۲۹) وَلاَ تَرْكَنُواْ إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّهِ مِنْ أَوْلِيَاء ثُمَّ لاَ تُنصَرُونَ (۱۱۳. هود)

اور (اے مسلمانو) ان ظالموں کی طرف مت جھکو کبھی تم کو دوزخ کی آگ لگ جاوے اور (اس وقت) خدا کے سوا تمہارا کوئی رفاقت کرنے والا نہ ہو پھر حمایت تو تمہاری ذرا بھی نہ ہو۔

(۳۰) فَلَوْلاَ كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُوْلُواْ بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الأَرْضِ إِلاَّ قَلِيلاً مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مَا أُتْرِفُواْ فِيهِ وَكَانُواْ مُجْرِمِينَ (۱۱۶. هود)

ان میں ایسے سمجھدار لوگ نہ ہوئے جو کہ ملک میں فساد (یعنی کفر و شرک) پھیلانے سے منع کرتے بجز چند آدمیوں کے کہ جنکو ان میں سے ہم نے (عذاب سے) بچالیا تھا اور جو لوگ نافرمان تھے وہ جس ناز و نعمت میں تھے اسی کے پیچھے پڑے رہے اور جرائم کے خوگر ہو گئے۔

(۳۱) وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لاَ يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (۲۳. يوسف)

اور جس عورت کے گھر میں یوسف (علیہ السلام) رہتے تھے وہ ان پر مفتون ہوگئی اور ان سے اپنا مطلب حاصل کرنے کو انکو پھسلانے لگی اور (گھر کے) سارے دروازے بند کر دیئے اور (ان سے) کہنے لگی کہ آ جاؤ تم ہی سے کہتی ہوں یوسف (علیہ السلام) نے کہا اللہ بچائے (گناہ کے علاوہ) وہ (یعنی تیرا شوہر) میرا آقا (اور محسن) ہے کہ مجھ کو اچھی طرح رکھا ایسے حق فراموش کو فلاح نہیں ہوا کرتی۔

(۳۲) قَالَ مَعَاذَ اللّهِ أَن نَّأْخُذَ إِلاَّ مَن وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِندَهُ إِنَّـا إِذاً لَّظَالِمُونَ (۷۹. يوسف)

یوسف (علیہ السلام) نے کہا کہ ایسی (بے انصافی کی) بات سے خدا بچائے کہ جس کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے اسکے سوا دوسرے شخص کو پکڑے رکھ لیں اس حالت میں میں تو ہم بڑے بے انصاف سمجھے جاوینگے۔

(۳۳) قَالُواْ جَزَآؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ (۷۵. يوسف)

انھوں نے جواب دیا کہ اسکی سزا یہ ہیکہ جس شخص کے اسباب میں ملے ہیں وہی شخص اپنی سزا پائے گا ہم لوگ ظالموں (یعنی چوروں) کو اپنی سزا دیا کرتے ہیں۔

(۳۴) وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِمُ الْمَثُلاَتُ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ (٦ . رعد)

اور یہ لوگ عافیت کی میعاد ختم ہونے سے پہلے آپ سے مصیبت (کے نزول) کا تقاضا کرتے ہیں حالانکہ ان سے پہلے (اور کفار پر) واقعات عقوبت گزر چکے ہیں اور یہ بات بھی یقینی ہیکہ آپکا رب لوگوں کی خطائیں باوجود انکی بیجا حرکتوں کے معاف کر دیتا ہے اور یہ بات بھی یقینی ہیکہ آپکا رب سخت سزا دیتا ہے۔

(۳۵) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُواْ لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ (۱۳ . ابراهيم)

اور ان کفار نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تم کو اپنی زمین سے نکال دینگے یا یہ ہو کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آ جاؤ پس ان رسولوں پر انکے رب نے (تسلی کیلئے) وحی نازل فرمائی کہ ہم (ہی) ان ظالموں کو ضرور ہلاک کرونگے۔

(۳۶) وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الأَمْرُ إِنَّ اللّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ إِلاَّ أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلاَ تَلُومُونِي وَلُومُواْ أَنفُسَكُم مَّا أَنَاْ بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُمْ بِمُصْرِخِيَّ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۲۲ . ابراهيم)

اور جب (قیامت میں) تمام مقدمات فیصل ہوچکیں گے تو شیطان جواب میں کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے سچے وعدہ کئے تھے اور میں نے بھی کچھ وعدے کئے تھے سو میں نے وہ وعدے تم سے خلاف کئے تھے اور میرا تم پر اور تو کچھ زور چلتا نہ تھا بجز اس کے کہ میں نے تمکو بلایا تھا سو تم نے (باختیار خود) میرا کہنا مان لیا تو تم مجھ پر (ساری ملامت مت کرو اور (زیادہ) ملامت اپنے آپ کو کرو نہ میں تمہارا مددگار (ہوسکتا) ہوں اور نہ تم میرے مددگار (ہوسکتے) ہو میں خود تمہارے اس فعل سے بیزار ہوں کہ تم اسکے قبل (دنیا میں) مجھ کو (خدا کا) شریک قرار دیتے تھے یقیناً ظالموں کیلئے دردناک عذاب مقرر ہے۔

(۳۸) وَلاَ تَحْسَبَنَّ اللّهَ غَافِلاً عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الأَبْصَارُ (۴۲ . ابراهيم)

اور (اے مخاطب) جو کچھ ظالم (کافر) لوگ کررہے ہیں اس سے خدائے تعالیٰ کو بے خبر مت سمجھو کیونکہ) ان کو صرف اس دن تک کی مہلت دے رکھی ہے جس میں ان لوگوں کی نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی۔

(۳۹) وَإِن كَانَ أَصْحَابُ الأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ (۷۸ . حجر)

اور بن والے (یعنی شعیب علیہ السلام کی امت بھی) بڑے ظالم تھے۔

(۴۰) وَالَّذِينَ هَاجَرُواْ فِي اللّهِ مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُواْ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ (۴۱ . النحل)

اور جن لوگوں نے اللہ کے واسطے اپنا وطن (مکہ) چھوڑ دیا بعد اسکے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہم انکو دنیا میں ضرور اچھا ٹھکانہ دیں گے اور آخرت کا ثواب بڑا ہے کاش ان (کافروں) کو (بھی) خبر ہوتی۔

(۴۱) وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَآبَّةٍ وَلَكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لاَ يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلاَ يَسْتَقْدِمُونَ (۶۱ . النحل)

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے ظلم کے سبب دارو گیر فرماتے تو سطح زمین پر کوئی (حس و حرکت کرنے والا نہ چھوڑتے لیکن ایک میعاد معین تک (توبہ کیلئے) مہلت دے رہے ہیں پھر جب انکا وقت معین آ پہنچے گا اس وقت ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔

(۴۲) إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِئ الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاء وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۹۰ النحل)

بے شک اللہ تعالیٰ اعتدال اور احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی برائی اور مطلق برائی اور ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تم کو اس لئے نصیحت فرماتے ہیں کہ تم نصیحت قبول کرو۔

(۴۳) يَوْمَ تَأْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَن نَّفْسِهَا وَتُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ (۱۱۱ . النحل)

جس روز ہر شخص اپنی ہی طرفداری میں گفتگو کریگا (اور دوسرے کو نہ پوچھے گا) اور ہر شخص کو اسکے کیے پر پورا بدلا ملیگا اور ان پر ظلم نہ کیا جائیگا۔

(۴۴) وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُواْ حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِن كَانُواْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (۱۱۸ . غل)

اور صرف یہود پر ہم نے وہ چیزیں حرام کردی تھیں جنکا بیان ہم اسکے قبل آپ سے کر چکے ہیں اور ہم نے ان پر کوئی زیادتی نہیں کی لیکن وہ خود ہی اپنے اوپر زیادتی کیا کرتے ہیں۔

(۴۵) وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ (۱۲۶ . النحل)

اور اگر بدلا لینے لگو تو اتنا ہی بدلا لو جتنا تمہارے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہت ہی اچھی بات ہے۔

(۴۶) وَلاَ تَقْتُلُواْ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلاَّ بِالحَقِّ وَمَن قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَاناً فَلاَ يُسْرِف فِّيْ الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُوراً . (۳۳ . اسرائیل)

اور جس شخص (کے قتل) کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے اسکو قتل مت کرو ہاں مگر حق پر اور جو شخص ناحق قتل کیا جاوے تو ہم نے اسکے وارث کو اختیار دیا ہے سو اسکو قتل کے بارے میں حد (شرع) سے

تجاوز نہ کرنا چاہئے وہ شخص طرفداری کے قابل ہے۔

(۴۷) وَمَا مَنَعَنَا أَن نُرسِلَ بِالآيَاتِ إِلَّا أَنْ كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُواْ بِهَا وَمَا نُرسِلُ بِالآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفاً. (۵۹ . اسرائیل)

اور ہمکو خاص (فرمائیتی) معجزات کے بھیجنے سے یہی امر مانع ہوا کہ پہلے لوگ انکی تکذیب کر چکے ہیں اور ہم نے قوم ثمود کواور......دی تھی جوکہ بصیرت کا ذریعہ تھی سوان لوگوں نے اسکے ساتھ ظلم کیا اور ہم ایسے معجزات کوصرف ڈرانے کیلئے بھیجا کرتے ہیں۔

(۴۸) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلاَ يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إَلَّا خَسَاراً (۸۲. اسرائیل)

اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں تو شفا اور رحمت ہےاورناانصافوں کواس سےاورالٹا نقصان بڑھتا ہے۔

(۴۹) هَؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَّوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً (۱۵. کهف)

یہ جوہماری قوم ہےانہوں نے خدا کوچھوڑ کراورمعبودقرار دے رکھے ہیں یہ لوگ ان معبودوں پرکوئی کھلی دلیل کیوں نہیں لاتے تواس شخص سےزیادہ کون غضب ڈھانے والا ہوگا جواللہ پرجھوٹ تہمت لگاوے۔

(۵۰) وَتِلْکَ الْقُرَى أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِداً (۵۹ . کهف)

اور بستیاں (جنکے قصے مشہور و مذکور ہیں) جب انہوں نے (یعنی انکے باشندوں نے) شرارت کی تو ہمنے انکو ہلاک کردیا اور ہم نے انکے ہلاک ہونے کیلئے وقت معین کیا تھا۔

(۵۱) إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَأُوْلَئِکَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئاً (۶۰ . مریم)

ہاں مگر جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور نیک کام کرنے لگا سو یہ لوگ جنت میں جاویں گےاوران کا ذرا نقصان نہ کیا جاویگا۔

(۵۲) وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْماً (۱۱۱.طه)

اور (اس روز) تمام چہرے اس زندۂ جاوید رب کے سامنے جھکے ہونگے اور ایسا شخص تو (ہر طرح) ناکام رہیگا جوظلم (یعنی شرک) لیکرآیا ہوگا۔

(۵۳) قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ . (۱۴ . انبیاء)

وہ لوگ (نزول عذاب کے وقت) کہنے لگے کہ ہائے ہماری کمبختی بے شک ہم لوگ ظالم تھے

(۵۴) وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْماً آخَرِينَ (۱۱. انبیاء)

اور ہم نے بہت سی بستیاں جہاں کے رہنے والے ظالم (یعنی کافر) تھے غارت کردیں اور انکے بعد دوسری قوم پیدا کردی۔

(۵۵) أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ (النج: ۳۹)

(اب) لڑنے کی ان لوگوں کو اجازت دی گئی جن سے (کافروں کی طرف سے) لڑائی کی جاتی ہے اس وجہ سے کہ ان پر (بہت) ظلم کیا گیا اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ انکو غالب کردینے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

(۵۶) ذٰلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ (۶۰ . حج)

یہ (مضمون تو) ہو چکا ہے اور جو شخص (دشمن کو) اسی قدر تکلیف پہنچاوے جس قدر (اس دشمن کی طرف سے) اسکو تکلیف پہنچائی گئی (اور) پھر اس شخص پر زیادتی کی جاوے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی ضرور امداد کرے گا اللہ تعالیٰ کثیر العفو کثیر المغفرت ہے۔

(۵۷) فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ (۲۷ . مومنون)

پس ہم نے (انکی دعا قبول کی اور) انکے پاس حکم بھیجا کہ تم کشتی تیار کرلو ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم سے پھر جس وقت ہمارا حکم (عذاب کے قریب) آ پہنچے اور (علامت اس کی یہ ہیکہ) زمین سے پانی ابلنا شروع ہو تو (اس وقت) ہر قسم (کے جانوروں) میں سے ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ یعنی دو دو عدد اس (کشتی) میں داخل کرلو اور اپنے گھر والوں کو بھی (سوار کرلو) باستثناء اسکے جس پر ان میں (غرق ہونے کا) حکم نافذ ہو چکا ہے اور (یہ سن لو کہ) مجھ سے کافروں (کی نجات) کے بارے میں کچھ گفتگو مت کرنا (کیونکہ) وہ سب غرق کیے جاویں گے۔

(۵۸) وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ (۱۳۰ . شعراء)

اور جب کسی پر دارو گیر کرنے لگتے ہو تو بالکل جابر (اور ظالم) بنکر دارو گیر کرتے ہو

(۵۹) وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلَى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهِ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهِ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوْسَى فَقَضَى عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ (۱۵ . قصص)

اور موسیٰؑ شہر میں (یعنی مصر میں کہیں باہر سے) ایسے وقت پہنچے کہ وہاں کے (اکثر) باشندے بے خبر (پڑے سو رہے) تھے تو انہوں نے وہاں دو آدمیوں کو لڑتے دیکھا ایک تو انکی برادری میں کا تھا اور دوسرا

مخالفین میں سے تھا سو وہ جوانکی برادری کا تھا اس نے موسیٰ سے اسکے مقابلہ میں جوانکے مخالفین میں سے تھا مدد چاہی تو موسیٰ نے اس کو (ایک) گھونسا مارا بس اس کا کام ہی تمام کردیا موسیٰ کہنے لگے کہ یہ تو شیطانی حرکت ہوگئی بیشک شیطان (بھی آدمی کا) کھلا دشمن ہے (غلطی میں ڈال دیتا ہے)

(۲۰) وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْنَا وَأُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا وَإِلَٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ (۴۶ . عنکبو)

اورتم اہل کتاب کے ساتھ بجز مہذب طریقہ کے مباحثہ مت کرو ہاں جوان میں زیادتی کریں اور یوں کہو کہ ہم اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی اوران کتابوں پر بھی جو تم پر نازل ہوئیں اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے اور ہم تو اسکی اطاعت کرتے ہیں۔

(۲۱) وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَاناً وَإِثْماً مُّبِيناً (۵۸ . احزاب)

اور جولوگ ایمان والے مردوں کواور ایمان والی عورتوں کو بدون اسکے کہ انھوں نے کچھ کیا ہو ایذا پہنچاتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

(۲۲) قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَى نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيراً مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ وَظَنَّ دَاوُدُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعاً وَأَنَابَ (۲۴ . صٓ)

داؤد نے کہا یہ جو تیری اپنی دنبیوں میں ملانے کی درخواست کرتا ہے تو واقعی تجھ پر ظلم کرتا ہے اور اکثر شرکاء (کی عادت ہیکہ) ایک دوسرے پر (یوں ہی) زیادتی کیا کرتے ہیں مگر ہاں جولوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں داؤد کو خیال آیا کہ ہم نے انکا امتحان کیا ہے سوانھوں نے اپنے رب کے سامنے توبہ کی اور سجدے میں گر پڑے اور رجوع ہوئے۔

(۲۳) وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ (۳۹ . شوری)

اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ برابر کا بدلا لیتے ہیں۔

(۲۴) وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (۴۰ . شوریٰ)

برائی کا بدلہ برائی ہے ویسی ہی پھر (بعد اجازت انتقام کے) جوشخص معاف کرے اور اصلاح کرے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے واقعی اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

(۲۵) وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُوْلَئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ (۴۲ . شوریٰ)

اور جو اپنے اوپر ظلم ہو چکنے کے بعد برابر کا بدلا لے سو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں۔

(۶۸) وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَاماً وَرَحْمَةً وَهَذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَاناً عَرَبِيّاً لِّيُنذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا وَبُشْرَى لِلْمُحْسِنِيْنَ (۱۲. احقاف)

اوراس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ہے جو رہنما اور رحمت تھی اور یہ ایک کتاب ہے جو اسکو سچا کرتی ہے عربی زبان میں ظالموں کے ڈرانے کیلئے اور نیک لوگوں کو بشارت دینے کیلئے۔

(۶۹) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَى إِلَى الْإِسْلَامِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِيْ الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ (۷. صف)

اور (واقعی) اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو اور اللہ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت (کی توفیق) نہیں دیا کرتا

(۷۰) وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيْراً وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِيْنَ إِلَّا ضَلَالاً (۲۴. جن)

اوران (رئیس) لوگوں نے بہتوں کو (بہکا بہکا کر) گمراہ کردیا اور (اب آپ) ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا دیجئے۔

(۷۱) رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِناً وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِيْنَ إِلَّا تَبَاراً (۲۸. نوح)

اے میرے رب مجھوکواور میرے ماں باپ کواور جو مومن ہونے کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہیں انکواور تمام مسلمان مرد اور تمام مسلمان عورتوں کوبخش دیجئے اور ان ظالموں کی ہلاکت اور بڑھائیے۔

(۷۲) وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَآبَّةٍ وَلَكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ (۶۱. نحل)

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر انکے ظلم کے سبب دار و گیر فرماتے تو سطح زمین پر کوئی (حس و حرکت کرنے والا نہ چھوڑتے لیکن ایک میعاد معین تک (توبہ کیلئے) مہلت دے رہے ہیں پھر جب انکا وقت معین آپہنچے گا اس وقت ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔

(۷۳) وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالآيَاتِ إِلَّا أَن كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُواْ بِهَا وَمَا نُرْسِلُ بِالآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفاً (۵۹. بنی اسرائیل)

اور ہمکو خاص (فرمایشی) معجزات کے بھیجنے سے یہی امر مانع ہوا کہ پہلے لوگ ان کی تکذیب کے چکے ہیں اور ہم نے قدم ثمود کواونٹنی دی تھی جو کہ بصیرت کا ذریعہ تھی سوان لوگوں نے اسکے ساتھ ظلم

کیا اور ہم ایسے معجزات کو صرف ڈرانے کیلئے بھیجا کرتے ہیں۔

(۷۴) أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُم مَّلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْباً (۷۹ . کھف)

وہ جو کشتی تھی سو چند آدمیوں کی تھی (جو اسکے ذریعہ سے) دریا میں محنت و مزدوری کرتے تھے سو میں نے چاہا کہ اس میں عیب ڈال دوں اور (وجہ اسکی یہ تھی کہ) ان لوگوں سے آگے کی طرف ایک (ظالم) بادشاہ تھا جو ہر (اچھی) کشتی کو زبردستی پکڑ رہا تھا۔

(۷۵) أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا لَكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (۳۸ . ریم)

جس روز یہ لوگ (حساب و جزا کیلئے) ہمارے پاس آوینگے کیسے کچھ شفا اور بینا ہوجاوینگے لیکن یہ ظالم آج (دنیا میں) کسی صریح غلطی میں ہیں۔

(۷۶) قَالَا رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَوْ أَن يَطْغَى (۴۵ . طه)

دونوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار ہمکو اندیشہ ہیکہ (کہیں) وہ ہم پر زیادتی نہ کر بیٹھے یا یہ کہ زیادہ شرارت نہ کرنے لگے۔

(۷۷) لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ وَأَسَرُّواْ النَّجْوَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ هَلْ هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ (۳. انبياء)

(اور) ان کے دل متوجہ نہیں ہوتے اور یہ (لوگ بھی ظالم اور کافر) (آپس میں) چپکے چپکے سرگوشی کرتے ہیں کہ یہ (یعنی) محمد صلی اللہ علیہ وسلم) محض تم جیسے ایک (معمولی) آدمی ہیں تو کیا تم پھر بھی جادو کی بات سننے کو (انکے پاس) جاؤ گے حالانکہ تم جانتے ہو۔

(۷۸) ذَلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ (۱۰ . حج)

یہ تیرے ہاتھ کے کیے ہوئے کاموں کا بدلہ ہے اور یہ بات ثابت ہی ہیکہ (اللہ تعالیٰ اپنے) بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں (بس تجھ کو بلا جرم سزا نہیں دیگا)۔

(۷۹) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ فَقَدْ جَاؤُوا ظُلْماً وَزُوراً (الفرقان: ۴)

اور کافر (یعنی مشرک) لوگ (قرآن کے بارے میں) یوں کہتے ہیں کہ یہ تو کچھ بھی نہیں نہ جھوٹ ہے جسکو ایک شخص (یعنی پیغمبر) نے گھڑ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے (گھڑنے) میں اس کی امداد کیہے سو یہ لوگ بڑے ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے۔

(۸۰) وَنُرِيْدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوا فِيْ الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ (۵ . قصص)

اور ہمکو یہ منظور تھا کہ جن لوگوں کا زور گھٹایا جارہا تھا ہم ان پر (دینوی ودینی) احسان کریں اور (وہ احسان یہ کہ) انکو (دین میں) پیشوا بنادیں اور (دنیا میں) انکو (ملک کا) مالک بنائیں۔

(۸۱) فَالْيَوْمَ لا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئاً وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۵۴ . یس)

پھر اس دن کسی شخص پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور تمکو بس انہیں کاموں کا بدلہ ملیگا جو تم کیا کرتے تھے

(۸۲) مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِيْنَ مِن بَعْدِهِمْ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْماً لِّلْعِبَادِ (۳۱ . مومن)

جیسا قوم نوحؑ اور عادؑ اور عودؑ اور انکے بعد والوں (یعنی قوم لوط وغیرہ) کا حال ہوا تھا اور خداتعالیٰ تو بندوں پر کسی طرح کا ظلم کرنا نہیں چاہتا۔

(۸۳) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لا تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ . (۵۱. مائدہ)

اے ایمان والو تم یہود اور نصاریٰ کو دوست مت بنانا وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے انکے ساتھ دوستی کریگا بیشک وہ ان ہی میں سے ہوگا یقیناً اللہ تعالیٰ سمجھ نہیں دیتے ان لوگوں کو جو اپنا نقصان کررہے ہیں۔

(۸۴) وَتَرَى كَثِيْراً مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِيْ الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُواْ يَعْمَلُوْنَ (۶۲ . مائدہ)

اور آپ ان میں بہت آدمی ایسے دیکھتے ہیں جو دوڑ دوڑ کر گناہ اور ظلم اور حرام کھانے پر گرتے ہیں واقعی انکے یہ کام بہت برے ہیں۔

(۸۵) فَإِنْ عُثِرَ عَلَى أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْماً فَآخَرَانِ يَقُومَانُ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِن شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذاً لَّمِنَ الظَّالِمِيْنَ (۱۰۷ . مائدہ)

پھر اگر اسکی اطلاع ہو کہ وہ دونوں کسی گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں تو ان لوگوں میں سے جنکے مقابلہ میں گناہ کا ارتکاب ہوا تھا اور دو شخص جو سب میں قریب تر ہیں جہاں وہ دونوں کھڑے ہوئے تھے یہ دونوں کھڑے ہوں پھر دونوں خدا کی قسمیں کھاویں کہ بالیقین ہماری یہ قسم ان دونوں کی اس قسم سے زیادہ راست ہے اور ہم نے ذرا تجاوز نہیں کیا ہم اس حالت میں سخت ظالم ہونگے۔

(۸۶) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّٰهِ كَذِباً أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لا يُفْلِحُ الظَّالِمُوْنَ (۲۱ . انعام)

اور اس سے زیادہ اور کون بے انصاف ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بہتان باندھے یا اللہ تعالیٰ کی

آیات کو جھوٹا بتلادے ایسے بے انصافوں کو رستگاری نہ ہوگی۔

(۸۷) فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُواْ وَالْحَمْدُ لِلّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (۴۵۔ انعام)

پھر ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی اور اللہ کا شکر ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

(۸۸) وَلاَ تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِيْنَ (۵۲ ۔ انعام)

اور ان لوگوں کو نہ نکالئے جو صبح وشام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں جس سے خاص اسکی رضا مندی کا ارادہ رکھتے ہیں انکا حساب ذرا بھی آپ سے متعلق اور آپکا حساب ذرا بھی ان سے متعلق نہیں کہ آپ انکو نکال دیں ورنہ آپ نامناسب کام کرنے والوں میں ہو جائیں گے۔

(۸۹) مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلاَ يُجْزَى إِلاَّ مِثْلَهَا وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ (الانعام: ۱۶۰)

جو شخص نیک کام کریگا تو اسکو دس حصے (ملیں گے) اور جو شخص برا کام کریگا اسکو اسکے برابر سزا ملیگی اور ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا۔

(۹۰) فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّهِ كَذِباً أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ أُوْلَئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ حَتَّى إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُواْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ قَالُواْ ضَلُّواْ عَنَّا وَشَهِدُواْ عَلَى أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُواْ كَافِرِيْنَ (۳۷۔ اعراف)

سو اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اسکی آیتوں کو جھوٹا بتلادے ان لوگوں کے نصیب کا جو کچھ (لکھا) ہے اور انکو مل جاویگا یہاں تک کہ جب انکے پاس ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) انکی جان قبض کرنے آوینگے تو کہیں گے کہ وہ کہاں گئے جنکی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کیا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم سے سب غائب ہوگئے اور اپنے کافر ہونے کا اقرار کرنے لگیں گے۔

(۹۱) وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ (۱۶۱ ۔ ال عمران)

اور نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ خیانت کرے حالانکہ جو شخص خیانت کریگا وہ شخص اپنی خیانت کی ہوئی چیز کو قیامت کے دن حاضر کریگا پھر ہر شخص کو اسکے کئے کا پورا عوض ملیگا اور ان پر بالکل ظلم نہ ہوگا۔

(۹۲) لَّقَدْ سَمِعَ اللّهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ فَقِيْرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاء سَنَكْتُبُ مَا قَالُواْ وَقَتْلَهُمُ الأَنبِيَاء بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُواْ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۔ (۱۸۱ ۔ الٰ عمران)

بیشک اللہ تعالیٰ نے سن لیا ہے ان لوگوں کا قول جنہوں نے (یوں) کہا کہ اللہ تعالیٰ مفلس ہے اور ہم مالدار ہیں ہم انکے کہے ہوئے کو لکھ رہے ہیں اور انکا انبیاء کو ناحق قتل کرنا بھی اور ہم کہیں گے کہ چکھو آگ کا عذاب۔

(۹۳) ذَلِکَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيْكُمْ وَأَنَّ اللّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (۱۸۲ . ال عمران)

یہ ان (اعمال) کی وجہ سے ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں سمیٹے ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کرنے والے نہیں۔

(۹۴) رَبَّنَا إِنَّکَ مَن تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ أَنصَارٍ (ال عمران ۱۹۲)

اے ہمارے پروردگار بے شبہ آپ جسکو دوزخ میں داخل کریں اسکو واقعی رسوا ہی کر دیا دور ایسے بے انصافوں کا کوئی بھی ساتھ دینے والا نہیں۔

(۹۵) وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُواْ فِيْ الْيَتَامَى فَانكِحُواْ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاء مَثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُواْ فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِکَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُواْ (۳ نساء)

اور اگر تم کو اس بات کا احتمال ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کرسکو گے تو ان عورتوں سے جو تم کو پسند ہوں نکاح کر لو دو دو عورتوں سے اور تین تین عورتوں سے اور چار چار عورتوں سے پس اگر تمکو احتمال اسکا ہو کہ عدل نہ رکھو گے تو پھر ایک بی بی پر بس کرو یا جو لونڈی تمہاری ملک میں ہو وہی سہی اس امر مذکور میں زیادتی نہ ہونے کی توقع قریب تر ہے۔

(۹۶) إِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْماً إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِيْ بُطُونِهِمْ نَاراً وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْراً (۱۰ . نساء)

بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال بلا استحقاق کھاتے (برتتے) ہیں وہ اپنے شکم میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب دہکتی آگ میں داخل ہونگے۔

(۹۷) وَمَن يَفْعَلْ ذَلِکَ عُدْوَاناً وَظُلْماً فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَاراً وَكَانَ ذَلِکَ عَلَى اللّهِ يَسِيْراً (۳۰ . نساء)

اور جو شخص ایسا فعل کریگا اس طور پر کہ حد سے گزر جاوے اور اس طور پر کہ ظلم کرے تو ہم عنقریب اسکو آگ میں داخل کرینگے اور یہ خدائے تعالیٰ کو آسان ہے۔

(۹۸) إِنَّ اللّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْراً عَظِيْماً (۴۰ . نساء)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہ کرینگے اور اگر ایک نیکی ہوگی تو اسکوئی گنا کر دینگے اور اپنے پاس سے اور اجر عظیم دیں گے۔

(۹۹) وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَـذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيّاً وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيْراً (۷۵. نساء)

اورتمہارے پاس کیا عذر ہے کہ تم جہاد نہ کرو اللہ کی راہ میں اور کمزوروں کی خاطر سے جن میں کچھ مرد ہیں اور کچھ عورتیں ہیں اور کچھ بچے ہیں جو دعا کررہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمکو اس بستی سے باہر نکال جسکے رہنے والے سخت ظالم ہیں اور ہمارے لئے غیب سے کسی دوست کو کھڑا کیجئے اور ہمارے لئے غیب سے کسی حامی کو بھیجئے۔

(۱۰۰) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّواْ أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيْمُواْ الصَّلاَةَ وَآتُواْ الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً وَقَالُواْ رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلا أَخَّرْتَنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيْبٍ قُلْ مَتَاعُ الدَّنْيَا قَلِيْلٌ وَالآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَى وَلاَ تُظْلَمُونَ فَتِيْلاً (۷۷. نساء)

کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا کہ ان کو یہ کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو تھامے رہو اور نمازوں کی پابندی رکھو اور زکوۃ دیتے رہو پھر جب ان پر جہاد کرنا فرض کردیا گیا تو قصہ کیا ہوا کہ ان میں سے بعض بعض آدمی لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسا کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ ڈرنا اور (یوں) کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے ہم پر جہاد کیوں فرض فرمادیا؟ ہم کو اور تھوڑی مدت مہلت دے دی ہوتی آپ فرمادیجئے کہ دنیا کا تمتع محض چندروزہ ہے اور آخرت ہر طرح سے بہتر ہے اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی مخالفت سے بچے اور تم پر تاگہ برابر بھی ظلم نہ کیا جائیگا۔

(۱۰۱) وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتَ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُوْلَـئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلاَ يُظْلَمُونَ نَقِيْراً (۱۲۴. نساء)

اور جو شخص کوئی نیک کام کریگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن ہو سو ایسے لوگ جنت میں داخل ہونگے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا۔

(۱۰۲) إِنِّيْ أُرِيْدُ أَن تَبُوءَ بِإِثْمِيْ وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِيْنَ (۲۹. مائده)

میں (یوں) چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ اور اپنے گناہ سب اپنے سر رکھ لے پھر تو دوزخیوں میں شامل ہوجاوے اور یہی سزا ہوتی ہے ظلم کرنے والوں کی۔

(۱۰۳) فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۳۹. مائدہ

پھر جو شخص توبہ کرے اپنی (اس) زیادتی کے بعد اور (اعمال کی) درستی رکھے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس پر توجہ فرمائینگے بیشک اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے ہیں بڑی رحمت والے ہیں۔

(۱۰۴) فَإِن لَّمْ تَفْعَلُواْ فَأْذَنُواْ بِحَرْبٍ مِّنَ اللّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ لاَ تَظْلِمُونَ وَلاَ تُظْلَمُونَ (البقرۃ: ۲۷۹)

پھر اگر تم اس پر عمل نہ کروگے تو اشتہار سن لو جنگ کا اللہ کی طرف سے اور اسکے رسول کی طرف سے (یعنی تم پر جہاد ہوگا) اور اگر تم توبہ کرلوگے تو تمکو تمہارے اصل اموال مل جاوینگے نہ تم کسی پر ظلم کرنے پاؤگے اور نہ تم پر کوئی ظلم کرنے پائیگا۔

(۱۰۵) وَاتَّقُواْ يَوْماً تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ (۲۸۱. بقرہ)

اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ تعالیٰ کی پیشی میں لائے جاؤگے پھر ہر شخص کو اسکا کیا ہوا (بدلہ) پورا پورا ملے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا۔

(۱۰۶) تِلْكَ آيَاتُ اللّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَمَا اللّهُ يُرِيدُ ظُلْماً لِّلْعَالَمِينَ (۱۰۸. ال عمران)

یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جو صحیح صحیح طور پر ہم تمکو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ مخلوقات پر ظلم کرنا نہیں چاہتے۔

(۱۰۷) مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِي هِـذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُواْ أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّهُ وَلَكِنْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (۱۱۷. ال عمران)

وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس دنیوی زندگانی میں اسکی حالت اس حالت کے مثل ہے کہ ایک ہوا ہو جسمیں تیز سردی ہو وہ لگ جاوے ایسے لوگوں کی کھیتی کو جنہوں نے اپنا نقصان کر رکھا ہو پس وہ اسکو برباد کرڈالے اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ لیکن وہ خود ہی اپنے آپ کو ضرر پہنچا رہےہیں۔

(۱۰۸) وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُواْ فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُواْ أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُواْ اللّهَ فَاسْتَغْفَرُواْ لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ اللّهُ وَلَمْ يُصِرُّواْ عَلَى مَا فَعَلُواْ وَهُمْ يَعْلَمُونَ. (۳۵. ال عمران)

اور ایسے لوگ کہ جب کوئی ایسا کام کر گزرتے ہیں جس میں زیادتی ہو یا اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرلیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون ہے جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں۔

(۱۰۹) سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُواْ الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُواْ بِاللّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَاناً

وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ (۱۰۱. ال عمران)

ہم ابھی ڈالے دیتے ہیں ہول کافروں کے دلوں میں بسبب اسکے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کا شریک ایسی چیز کوٹھیرایا ہے جس پر کوئی دلیل اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں فرمائی اوران کی جگہ جہنم ہے اوروہ بری جگہ ہے بے انصافوں کی۔

(۱۱۰) وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالأَنفَ بِالأَنفِ وَالأُذُنَ بِالأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (۴۵. مائدہ)

اور ہم نے ان پر اس میں یہ بات فرض کی تھی کہ جان بدلے جان کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے پھر جو شخص اسکو معاف کردے تو وہ اسکے لئے کفارہ ہوجاویگا اور جو شخص خدا کے نازل کئے ہوئے موافق حکم نہ کرے سوایسے لوگ بالکل ستم ڈھارہے ہیں۔

(۱۱۱) فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لاَّ رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ (۲۵. ال عمران)

جبکہ ہم انکواس تاریخ میں جمع کرلیں گے جس (کے آنے) میں ذرا شبہ نہیں اور (اس تاریخ میں) پورا پورا بدلہ مل جاویگا ہر شخص کو (اس کام کا) جو کچھ اس نے (دنیا میں) کیا تھا اوران پر ظلم نہ کیا جائیگا۔

## اتحاد اور متحد

(۱) وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنتُمْ تُتْلَى عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ وَمَن يَعْتَصِم بِاللّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (۱۰۱: ال عمران)

اورتم کفر کیسے کرسکتے ہو حالانکہ تمکو اللہ تعالیٰ کے احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں اورتم میں اللہ کے رسول موجود ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو مضبوط پکڑتا ہے تو ضرور ہدایت دیا جاتا ہے سیدھے راستہ کی طرف۔

(۲) وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُواْ وَاذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً وَكُنتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (۱۰۳: ال عمران)

اور مضبوط پکڑے رہو اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کو اس طور پر کہ باہم متفق بھی رہو اور باہم نہ اتفاقی

مت کرو اور تم پر جو اللہ کا انعام ہے اسکو یاد کرو جبکہ تم دشمن تھے پس اللہ نے تمہارے قلوب میں الفت ڈالدی (سو) تم خدا تعالیٰ کے انعام سے آپس میں بھائی بھائی ہوگئے اور تم لوگ دوزخ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے (سو) اس سے خدا تعالیٰ نے تمہاری جان بچائی اسی طرح اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اپنے احکام بیان کرکے بتلاتے رہتے ہیں تا کہ تم لوگ راہ پر رہو۔

(۳) وَلَوْ شَاءَ رَبُّکَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلاَ يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ (هود:۱۱۸)

اور اللہ کو منظور ہوتا تو سب آدمیوں کا ایک ہی طریقہ بنا دیتا اور آئندہ بھی ہمیشہ اختلاف کرتے ہی رہیں گے۔

(۴) وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِن يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَشَاءُ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (النحل: ۹۳)

اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو تم سب کو ایک ہی طریقہ کا بنا دیتا لیکن جسکو چاہتے ہیں بے راہ کر دیتے ہیں اور جسکو چاہتے ہیں راہ پر ڈال دیتے ہیں اور تم سے تمہارے اعمال کی ضرور پوچھ ہوگی۔

(۵) وَجَاهِدُوا فِيْ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِيْ الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِن قَبْلُ وَفِيْ هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيْداً عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (۷۸. حج)

اور اللہ کے کام میں خوب کوشش کیا کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے اس میں تمکو اور امتوں سے ممتاز فرمایا اور اس میں تم پر دین کے احکام میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی تم اپنے باپ ابراہیمؑ کی اس ملت پر ہمیشہ قائم رہو اللہ نے تمہارا لقب مسلمان رکھا ہے۔

نزول قران سے پہلے ہی اور اس قرآن میں بھی تا کہ تمہارے (قابل شہادت اور معتبر ہونے کہ) رسول ﷺ گواہ ہوں اور اس شہادت رسول ﷺ کے قبل (تم لوگوں کہ مقابلہ میں گواہ ہو تم لوگ خصوصیت کے ساتھ نماز کی پابندی رکھو اور زکوۃ دیتے رہو اور اللہ ہی کو مضبوط پکڑے رہو اور وہ تمہارا کارساز ہے (کسی کی مخالفت تم کو حقیقتاً ضرر نہ کرے گی) سو کیا اچھا کارساز ہے اور کیا اچھا مددگار ہے۔

(۶) الآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفاً فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّئَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِئَتَيْنِ وَإِنْ يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْنَ (۶۶. الانفال)

اب اللہ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ تم میں ہمت کی کمی ہے سو اگر تم میں کے سو آدمی ثابت قدم رہنے والے ہو گئے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور تم میں کے اگر ایک ہزار ہونگے تو

وہ دو ہزار پر اللہ کے حکم سے غالب آ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ صابرین کے ساتھ ہیں۔

# قتل اور قاتل

(۱) وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَى لَن نَّصْبِرَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ اهْبِطُوا مِصْراً فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآؤُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذَلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۶۱ . البقرة)

اور جب تم لوگوں نے (یوں) کہا کہ اے موسیٰ (روز کے روز) ہم ایک ہی قسم کے کھانے پر کبھی نہ رہیں گے آپ ہمارے واسطے اپنے پروردگار سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لئے ایسی چیزیں پیدا کریں جو زمین اُگا کرتی ہے ساگ ککڑی گیہوں مسور اور پیاز آپ نے فرمایا کیا تم عوض میں لینا چاہتے ہو ادنے درجہ کی چیزوں کو ایسی چیز کے مقابلہ میں جو اعلیٰ درجہ کی ہے کسی شہر میں (جاکر) اُترو (وہاں) البتہ تم کو وہ چیزیں ملیں گی جنکی تم درخواست کرتے ہو اور جم گئی اُن پر ذلت اور پستی (کہ دوسروں کی نگاہ میں قدر اور خود ان میں اولوالعزمی نہ رہی) اور مستحق ہو گئے غضب الٰہی کے (اور) یہ اس وجہ سے (ہوا) کہ وہ لوگ منکر ہو جاتے تھے احکام اللہ کے اور قتل کر دیا کرتے تھے پیغمبروں کو ناحق (اور نیز) یہ اس وجہ سے ہوا کہ ان لوگوں نے اطاعت نہ کی اور دائرہ (اطاعت) سے نکل نکل جاتے تھے۔

(۲) وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْساً فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا وَاللّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ (۷۲.بقرة)

اور جب تم لوگوں (میں سے کسی) نے ایک آدمی کا خون کر دیا پھر ایک دوسرے پر اسکو ڈالنے لگے اور اللہ تعالیٰ کو اس امر کا ظاہر کرنا منظور تھا جسکو تم مخفی رکھنا چاہتے تھے۔

(۳) وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لاَ تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلاَ تُخْرِجُونَ أَنفُسَكُم مِّن دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ (۸۴ . بقرة)

اور (وہ زمانہ بھی یاد کرو) جب ہم نے تم سے یہ قول وقرار (بھی) لیا کہ باہمی خونریزی مت کرنا اور ایک دوسرے کو ترک وطن مت کرانا پھر تم نے اقرار بھی کر لیا اور (اقرار بھی ضمناً نہیں بلکہ ایسا صریح سے) تم شہادت دیتے ہو۔

(۴) وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِن بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لاَ تَهْوَى أَنفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقاً كَذَّبْتُمْ

وَفَرِيْقاً تَقْتُلُونَ . (۸۷ . بقرة)

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) دی اور (پھر) انکے بعد یکے بعد دیگرے پیغمبروں کو بھیجتے رہے اور پھر ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو (نبوت کے) واضح دلائل عطا فرمائے اور ہم نے انکو روح القدس (جبرائیل) سے مدد دی۔ جب کبھی کوئی پیغمبر تمہارے پاس ایسے احکام لائے جن کو تمہارا دل نہ چاہتا تھا (جب ہی) تم نے تکبر کرنا شروع کر دیا سو بعضوں کو تم نے جھوٹا بتلایا اور بعضوں کو (بے دھڑک) قتل ہی کر ڈالتے تھے۔

(۵) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِيْ الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالأُنثَى بِالأُنثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيْمٌ (۱۷۸ . بقرة)

اے ایمان والو! تم پر (قانون) قصاص فرض کیا جاتا ہے مقتولین (بقتل عمد) کے بارے میں آزاد آدمی آزاد آدمی کے عوض میں اور غلام غلام کے عوض میں اور عورت عورت کے عوض میں ہاں جس کو اسکے فریق کی طرف سے کچھ معافی ہوجاوے (مگر پوری نہ ہو) تو (مدعی کے ذمہ) معقول طور پر (خوں بہا کا) مطالبہ کرنا اور (قاتل کے ذمہ) خوبی کے ساتھ اسکے پاس پہنچا دینا (ہے) یہ قانون دیت وعفو) تمہارے پروردگار کی طرف سے (سزا میں) تخفیف اور (شایانہ) ترحم ہے پھر جو شخص اسکے بعد ظلم کا مرتکب ہوا اس شخص کو بڑا دردناک عذاب ہوگا۔

(۶) وَقَاتِلُواْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُواْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبِّ الْمُعْتَدِيْنَ (۱۹۰ . بقرة)

اور (بے تکلف) تم لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں کے ساتھ جو (نقض عہد کر کے) تمہارے ساتھ لڑنے لگیں اور (ازخود) حد (معاہدہ) سے نہ نکلو واقعی اللہ تعالیٰ حد (قانون شرعی) سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

(۷) تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَاءَ اللّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِن بَعْدِهِم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَكِنِ اخْتَلَفُواْ فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ وَلَوْ شَاءَ اللّهُ مَا اقْتَتَلُواْ وَلَكِنَّ اللّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ (۲۵۳ . بقره)

یہ پیغمبر جو ہم وقتاً فو قتاً بھیجتے رہے ہیں ان میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ بعض ایسے ہیں جن سے اللہ نے گفتگو کی اور بعض کے دوسرے امور میں مرتبے بلند کئے اور عیسیٰ ابن مریم کو ہم نے کھلی ہوئی نشانیاں عطا کیں اور روح القدس سے ان کو مدد دی اور اگر اللہ چاہتا تو ان سے

پچھلے لوگ اپنے پاس کھلی نشانیاں آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے لیکن انہوں نے اختلاف کیا تو ان میں سے بعض تو ایمان لے آئے اور بعض کافر ہی رہے اور اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ باہم جنگ وقتال نہ کرتے۔ لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(۸) إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۲۱ . ال عمران)

بیشک جو لوگ کفر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ اور قتل کرتے ہیں پیغمبروں کو ناحق اور قتل کرتے ہیں ایسے شخصوں کو جو (افعال و اخلاق کے) اعتدال کی تعلیم دیتے ہیں سو ایسے لوگوں کو خبر سنا دیجئے ایک سزائے دردناک کی۔

(۹) ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآؤُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُونَ الأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذَلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ (۱۱۲ . ال عمران)

جمادی گئی ان پر بےقدری جہاں کہیں بھی پائے جاویں گے مگر ہاں ایک تو ایسے ذریعہ کے سبب جو اللہ کی طرف سے ہے اور ایک ایسے ذریعہ سے جو آدمیوں کی طرف سے ہے اور مستحق ہو گئے غضب الٰہی کے اور جمادی گئی ان پر پستی یہ اس وجہ سے ہوا کہ وہ لوگ منکر ہو جایا کرتے تھے احکامِ الٰہیہ کے اور قتل کر دیا کرتے تھے پیغمبروں کو ناحق اور یہ اس وجہ سے ہوا کہ ان لوگوں نے اطاعت نہ کی اور دائرے سے نکل نکل جاتے تھے۔

(۱۰) وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ (۱۵۷ . ال عمران)

اور اگر تم لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مرجاؤ تو بالضرور اللہ تعالیٰ کے پاس کی مغفرت اور رحمت ان چیزوں سے بہتر ہے جنکو یہ لوگ جمع کر رہے ہیں۔

(۱۱) وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتاً بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ (۱۶۹ . ال عمران)

اور (اے مخاطب) جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے انکو مردہ مت خیال کر بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں انکو رزق بھی ملتا ہے۔

(۱۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيماً (۲۹ . نساء)

اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طور پر مت کھاؤ لیکن کوئی تجارت ہو جو باہمی رضامندی سے ہو تو مضائقہ نہیں اور تم ایک دوسرے کو قتل بھی مت کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بڑے مہربان ہیں۔

(۱۳) سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَن يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُواْ قَوْمَهُمْ كُلَّ مَا رُدُّوَاْ إِلَى الْفِتْنِةِ أُرْكِسُواْ فِيهَا فَإِن لَّمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُواْ إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوَاْ أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثِقِفْتُمُوهُمْ وَأُوْلَـئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَاناً مُّبِيناً (۹۱ . نساء)

بعضے ایسے بھی تمکوضرور ملیں گے کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں لیکن جب بھی انکوشرارت کی طرف متوجہ کیا جاتا ہےتو وہ اس میں جا گرتے ہیں سو یہ لوگ اگرتم سے کنارہ کش نہ ہوں اور نہ تم سے سلامت روی رکھی اور نہ اپنے ہاتھوں کو روکیں تو تم ان کو پکڑو اور قتل کرو جہاں کہیں ان کو پاؤ اور ہم نے تمکو ان پر صاف حجت دی ہے۔

(۱۴) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِناً إِلاَّ خَطَئاً وَمَن قَتَلَ مُؤْمِناً خَطَئاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلاَّ أَن يَصَّدَّقُواْ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مْؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةً فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّهِ وَكَانَ اللّهُ عَلِيماً حَكِيماً (۹۲ . نساء)

اور کسی مومن کی شان نہیں کہ وہ کسی مومن کو (ابتداء) قتل کرے لیکن غلطی سے اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کردے تو اس پر ایک مسلمان غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا ہے اور دیت ہے جو اسکے خاندان والوں کوحوالہ کر دیجائے مگر یہ کہ وہ لوگ معاف کر دیں اور اگر وہ ایسی قوم سے ہو جو تمہارے مخالف ہیں اور وہ شخص خود مومن ہے تو ایک غلام یا لونڈی مسلمان آزاد کرنا اور گروہ ایسی قوم سے ہو کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہوتو دیت ہے جو اسکے خاندان والوں کوحوالہ کردی جائے اور ایک غلام یا لونڈی مسلمان آزاد کرنا پھر جس شخص کو نہ ملے تو متواتر دو ماہ کے روزے رہیں بطریق توبہ کے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے بڑی حکمت والے ہیں۔

(۱۵) وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّداً فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيهَا وَغَضِبَ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَاباً عَظِيماً (۹۳ . نساء)

اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کر ڈالے تو اسکی سزا جہنم ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کواس میں رہنا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہوں گے اور اسکو اپنی رحمت سے دور کر دینگے اور اس کے لئے بڑی سزا کا سامان کرینگے۔

(۱۶) وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَاناً فَتُقُبِّلَ مِن أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ (۲۷ . مائدہ)

اور آپ ان اہل کتاب کو آدم کے دو بیٹوں کا قصہ صحیح طور پر پڑھکر سنایئے جبکہ دونوں نے ایک ایک قربانی کی اور ان میں سے ایک کی قربانی مقبول ہوگئی اور دوسرے کی مقبول نہ ہوئی وہ دوسرا کہنے لگا میں تجھکو ضرور قتل کرونگا اس نے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ متقیوں ہی کا عمل قبول کرتے ہیں۔

(۱۷) مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعاً وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيراً مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ (۳۲ . مائدہ)

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی شخص کو بلا معاوضہ دوسرے شخص کے بدون کسی فساد کے جو زمین میں اس سے پھیلا ہو قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو قتل کر ڈالا اور جو شخص کسی شخص کو بچالیوے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو بچالیا اور بنی اسرائیل کے پاس ہمارے بہت سے پیغمبر بھی دلائل واضحہ لے کر آئے پھر اسکے بعد بھی بہترے ان میں سے دنیا میں زیادتی کرنے والے ہی رہے۔

(۱۸) وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (۴۵ . مائدہ)

اور ہم نے ان پر اس (تورات) میں یہ بات فرض کی تھی کہ جان بدلے جان کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے پھر جو شخص اسکو معاف کردے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہو جاویگا اور جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل ستم ڈھا رہے ہیں

(۱۹) لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلاً كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُهُمْ فَرِيقاً كَذَّبُوا وَفَرِيقاً يَقْتُلُونَ (۷۰ . مائدہ)

ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان کے پاس بہت سے پیغمبر بھیجے جب کبھی ان کے پاس کوئی پیغمبر ایسا حکم لایا جسکو ان کا جی نہ چاہتا تھا سو بعضوں کو جھوٹا بتلایا اور بعضوں کو قتل ہی کر ڈالتے تھے۔

(۲۰) قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (۱۵۱ . انعام)

آپ (ان سے) کہیے کہ آؤ میں تمکو وہ چیزیں پڑھکر سناؤں جنکو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمایا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھیراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کیا کرو اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کیا کرو ہم ان کو اور تمکو رزق (مقدر) دیں گے اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں اور خواہ پوشیدہ ہوں اور جسکا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے اسکو قتل مت کرو ہاں مگر حق پر اسکا تمکو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔

(۲۱) فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَـكِنَّ اللّهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَـكِنَّ اللّهَ رَمَى وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلاءً حَسَناً إِنَّ اللّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۱۷ . انفال)

سوتم نے ان کو قتل نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے (بیشک) ان کو قتل کیا اور آپ نے خاک کی مٹھی نہیں پھینکی لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ پھینکی اور تاکہ مسلمانوں کو اپنی طرف سے انکی محنت کا خوب عوض دے بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والے (اور افعال واحوال کے) خوب جاننے والے ہیں۔

(۲۲) فَإِذَا انسَلَخَ الأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُواْ الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُواْ لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَإِن تَابُواْ وَأَقَامُواْ الصَّلاَةَ وَآتَوُاْ الزَّكَاةَ فَخَلُّواْ سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۵ . توبہ)

سو جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو (اس وقت) ان مشرکین کو جہاں چاہو مارو پکڑو باندھو اور داؤ گھات کے موقعوں پر ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر (کفر سے) توبہ کرلیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوۃ دینے لگیں تو انکا رستہ چھوڑ دو واقعی اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت کرنے والے بڑی رحمت کرنے والے ہیں۔

(۲۳) فَإِذا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّى إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنّاً بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ذَلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ (۴ . محمد)

سوتمہارا جب کفار سے مقابلہ ہوجائے تو انکی گردنیں مارو یہاں تک کہ جب تم انکی خوب خونریزی کرچکو تو خوب مضبوط باندھ لو پھر اسکے بعد یا تو بلا معاوضہ چھوڑ دینا اور یا معاوضہ لیکر چھوڑ دینا جب تک کہ لڑنے والے اپنے ہتھیار نہ رکھ دیں یہ حکم (جہاں کا جو مذکور ہو بجالانا) اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سے انتقام لے لیتا لیکن تاکہ تم میں ایک کا دوسرے کے ذریعہ سے امتحان کرے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں اللہ ان اعمال کو ہرگز ضائع نہیں کریگا۔

(۲۴) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئاً وَلَا

يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۱۲ . صف)

اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس (اس غرض سے) آویں کہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور نہ چوری کریں گے اور نہ بدکاری کریں گے اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گے اور نہ بہتان کی اولاد لاویں گے جسکو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان بتالیویں اور مشروع باتوں میں وہ آپکے خلاف نہ کریں گے تو آپ انکو بیعت کرلیا کیجئے اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کیا کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

(۲۵) إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْداً عَلَيْهِ حَقّاً فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُواْ بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ. (التوبة : ۱۱۱)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے انکی جانوں کو اور انکے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ھیکہ انکو جنت ملے گی وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے توریت میں (بھی) اور انجیل میں (بھی) اور قرآن میں (بھی) اور (یہ مسلم ہیکہ) اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے؟ تو تم لوگ اپنی اس بیع پر جس کا تم نے (اللہ تعالیٰ سے) معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

(۲۶) فَانطَلَقَا حَتَّى إِذَا لَقِيَا غُلَاماً فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْساً زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئاً نُّكْراً (۷۴ . کهف)

پھر دونوں (کشتی سے اتر کر آگے) چلے یہاں تک کہ جب ایک (کمسن) لڑکے سے ملے تو ان بزرگ نے اسکو مار ڈالا موسیٰ (گھبرا کر) کہنے لگے آپ نے ایک بے گناہ بچے کو مار ڈالا (اور وہ بھی) بے بدلے کسی جان کے بے شک آپ نے (یہ تو) بڑی بے جا حرکت کی۔

(۲۷) وَلاَ تَقْتُلُواْ أَوْلادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُم إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْءاً كَبِيراً (۳۱ . اسرائیل)

اور اپنی اولاد کو ناداری کے اندیشہ سے قتل مت کرو کیونکہ ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تمکو بھی بیشک انکا قتل کرنا بڑا بھاری گناہ ہے۔

(۲۸) وَلاَ تَقْتُلُواْ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلاَّ بِالحَقِّ وَمَن قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَاناً فَلاَ يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُوراً (۳۳ . بنی اسرائیل)

اور جس شخص (کے قتل) کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے اسکو قتل مت کرو ہاں مگر حق پر اور جو شخص ناحق قتل کیا جاوے تو ہم نے اسکے وارث کو اختیار دیا ہے سو اسکو قتل کے بارے میں حد (شرع) سے تجاوز کرنا چاہئے وہ شخص طرفداری کے قابل ہے۔

(۲۹) ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاساً يَغْشَى طَآئِفَةً مِّنكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الأَمْرِ مِن شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لاَ يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحَّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ . (۱۵۴ . ال عمران)

پھر اللہ تعالیٰ نے اس غم کے بعد تم پر چین بھیجا کہ تم میں سے ایک جماعت پر تو اسکا غلبہ ہوا اور ایک جماعت وہ تھی کہ ان کو اپنی جان ہی کی فکر پڑی ہوئی تھی وہ لوگ اللہ کے ساتھ خلاف واقع خیالات کررہے تھے جو کہ محض حماقت کا خیال تھا وہ یوں کہہ رہے تھے کہ کیا ہمارا کچھ اختیار چلتا ہے؟ آپ فرما دیجئے کہ اختیار تو سب اللہ ہی کا ہے وہ لوگ اپنے دلوں میں ایسی بات پوشیدہ رکھتے ہیں جسکو آپ کے سامنے ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں کہ اگر ہمارا کچھ اختیار چلتا تو ہم یہاں مقتول نہ ہوتے آپ فرما دیجئے کہ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں بھی رہتے تب بھی جن لوگوں کیلئے قتل مقدر ہو چکا تھا وہ لوگ ان مقامات کی طرف نکل پڑتے جہاں وہ گرے ہیں اور یہ جو کچھ ہوا اس لئے ہوا تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے باطن کی بات کی آزمائش کرے اور تا کہ تمہارے دلوں کی بات کو صاف کر دے اور اللہ تعالیٰ سب باطن کی باتوں کو خوب جانتے ہیں۔

(۳۰) فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِم بَآيَاتِ اللّهِ وَقَتْلِهِمُ الأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقًّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَلْ طَبَعَ اللّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلاَ يُؤْمِنُونَ إِلاَّ قَلِيلاً (۱۵۵ .نساء)

سو ہم نے سزا میں مبتلا کیا ان کی عہد شکنی کی وجہ سے اور ان کے کفر کی وجہ سے احکام الہیہ کے ساتھ اور انکے قتل کرنے کی وجہ سے انبیاء کو ناحق اور انکے اس مقولہ کی وجہ سے کہ ہمارے قلوب محفوظ ہیں بلکہ انکے کفر کے سبب انکے قلوب پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دیا ہے سو ان میں ایمان نہیں مگر قدرے قلیل۔

(۳۱) وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَـكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُواْ فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلاَّ اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِيناً (۱۵۷ . نساء)

اور ان کے اس کہنے کی وجہ مسیح عسی بن مریم کو جو کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں قتل کردیا حالانکہ انھوں نے نہ انکو قتل کیا اور نہ انکو سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہوگیا اور جو لوگ انکے بارہ میں اختلاف کرتے ہیں وہ غلط خیال میں ہیں انکے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اور انھوں نے انکو یقینی بات ھیکہ قتل نہیں کیا۔

(۳۲) وَكَذَلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ (۱۳۷ . انعام)

اور اسی طرح بہت سے مشرکین کے خیال میں انکے معبودوں نے اپنی اولاد کے قتل کرنے کو مستحسن بنا رکھا ہے تاکہ وہ انکو برباد کریں اور تاکہ انکے طریقہ کو مضبوط کردیں اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو یہ ایسا کام نہ کرتے اور آپ انکو اور جو کچھ یہ غلط باتیں بنا رہے ہیں یونہی رہنے دیجئے۔

(۳۳) وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَونَ أَتَذَرُ مُوسَى وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ (۱۲۷ . اعراف)

اور قوم فرعون کے سرداروں نے کہا کہ کیا آپ موسیٰؑ اور انکی قوم کو یوں ہی رہنے دینگے کہ وہ ملک میں فساد کرتے پھریں اور آپ کو اور آپ کے معبودوں کو ترک کئے رہیں فرعون نے کہا کہ ہم ابھی ان لوگوں کے بیٹوں کو قتل کرنا شروع کردیں اور عورتوں کو زندہ رہنے دیں اور ہمکو ہر طرح کا ان پر زور ہے۔

(۳۴) وَإِذْ أَنجَيْنَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَونَ يَسُومُونَكُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَلِكُم بَلاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ (۱۴۱ . اعراف)

اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تمکو فرعون والوں (کے ظلم وایذاء) سے بچالیا جو تم کو بڑی سخت تکلیفیں پہنچاتے تھے تمہارے بیٹوں کو بکثرت مارڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو (اپنی بیگار اور خدمت کیلئے) زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اس (واقعہ) میں بڑی (بھاری) آزمائش تھی۔

(۳۵) وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفاً قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِي أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ وَأَلْقَى الأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي فَلاَ تُشْمِتْ بِيَ الأَعْدَاءَ وَلاَ تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (۱۵۰ . اعراف)

اور جب موسیٰؑ اپنی قوم کی طرف واپس آئے غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے تو فرمایا کہ تم نے میرے بعد یہ بڑی نامعقول حرکت کی کیا اپنے رب کے حکم (آنے) سے پہلے ہی تم نے جلد بازی کرلی اور (جلدی سے) تختیاں ایک طرف رکھیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف گھسٹنے لگے ہارونؑ نے کہا

اے میرے ماں جائے (بھائی) ان لوگوں نے مجھکو بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ مجھکو قتل کرڈالیں سو تم مجھ پر (سختی کر کے) دشمنوں کو مت ہنسواؤ اور مجھ کو ان ظالم لوگوں کے ذیل میں مت شمار کرو۔

(۳۶) اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضاً يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِن بَعْدِهِ قَوْماً صَالِحِينَ (۹ . يوسف)

یا تو یوسفؑ کو قتل کرڈالو یا ان کو کسی (دور دراز) سرزمین میں ڈال آؤ (پھر) تمہارے باپ کا رُخ خالص تمہاری طرف ہوجاویگا اور تمہارے سب کے بن جاوینگے۔

(۳۷) إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى مَن يَكْفُلُهُ فَرَجَعْنَاكَ إِلَى أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَقَتَلْتَ نَفْساً فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُوناً فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَى قَدَرٍ يَا مُوسَى (۴۰ . طه)

(یہ قصہ اس وقت کا ہے) جبکہ تمہاری بہن چلتی ہوئی آئیں پھر کہنے لگیں کیا تم لوگوں کو ایسے شخص کا پتہ دوں جو اسکو (اچھی طرح) پالے رکھے پھر ہم نے تم کو تمہاری ماں کے پاس پھر پہنچا دیا تا کہ انکی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور انکو غم نہ رہے اور تم نے (غلطی سے) ایک شخص (قبطی) کو جان سے مار ڈالا پھر ہم نے تم کو اس غم سے نجات دی اور ہم نے تمکو خوب قوت مشقتوں میں ڈالا پھر (مدین پہنچے اور) مدین والوں میں کئی سال رہے پھر ایک خاص وقت پر تم (یہاں) آئے اے موسیٰؑ۔

(۳۸) وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَاماً . (۶۸ . فرقان)

اور جو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی پرستش کرے اور جس شخص (کے قتل کرنے) کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے اسکو قتل نہیں کرتے ہاں مگر حق پر اور وہ زنا نہیں کرتے اور جو شخص ایسے کام کریگا تو سزا ہے جس کا سابقہ پڑیگا۔

(۳۹) وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَى أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَداً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (۹ . قصص)

اور فرعون کی بی بی (حضرت آسیہ) نے (فرعون سے) کہا کہ یہ (بچہ) میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسکو قتل مت کرو عجب نہیں کہ (بڑا ہوکر) ہم کو کچھ فائدہ پہنچا دے یا ہم اسکو (اپنا) بیٹا ہی بنالیں اور ان لوگوں کو (انجام کی) خبر نہ تھی۔

(۴۰) فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَن يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يَا مُوسَى أَتُرِيدُ أَن تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْساً

بِالْأَمْسِ إِن تُرِيْدُ إِلَّا أَن تَكُونَ جَبَّاراً فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ أَن تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ (۱۹ . قصص)

سو جب موسیٰ نے اس پر ہاتھ بڑھایا جو دونوں کا مخالف تھا وہ اسرائیلی کہنے لگا اے موسیٰ کیا (آج) مجھکو قتل کرنا چاہتے ہو جیسا کل ایک آدمی کو قتل کر چکے ہو (معلوم ہوتا ہیکہ) بس تم دنیا میں اپنا زور بٹھلانا چاہتے ہو اور صلح (اور ملاپ) کروانا نہیں چاہتے۔

(۴۱) فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (۲۴ . عنکبوت)

سو (ابراہیم کی تقریر کے بعد) قوم کا (آخری) جواب بس یہ تھا کہ (آپس میں) کہنے لگے ان کو یا تو قتل کرڈالو یا ان کو جلا دو (چنانچہ جلانے کا سامان (کیا) سو اللہ نے ان کو اس آگ سے بچالیا بیشک اس واقعہ میں ان لوگوں کیلئے جو کہ ایمان رکھتے ہیں نشانیاں ہیں۔

(۴۲) قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذاً لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيْلاً (۱۶ . احزاب)

آپ فرما دیجئے کہ تمکو بھاگنا کچھ نافع نہیں ہوسکتا اگر تم موت سے یا قتل سے بھاگتے ہو اور اس حالت میں بجز تھوڑے دنوں کے اور زیادہ متمتع نہیں ہو سکتے۔

(۴۳) فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْحَقِّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِيْنَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَ هُمْ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِيْنَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ (۲۵ . مومن)

پھر (اس کے بعد) جب وہ (عام) لوگوں کے پاس دین حق جو ہماری طرف سے تھا لیکر آئے تو ان (مذکور) لوگوں نے (بطور مشورہ کے) کہا کہ جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں انکے بیٹوں کو قتل کرڈالو اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دو اور ان کافروں کی تدبیر محض بے اثر رہی۔

(۴۴) مَلْعُونِيْنَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيْلاً (۶۱ . احزاب)

وہ بھی (ہر طرف سے) پھٹکارے ہوئے جہاں ملیں گے پکڑ دھکڑ اور مار دھاڑ کی جاویگی

# افتراق اور مفترق

(۱) وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيْعاً وَلاَ تَفَرَّقُواْ وَاذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً وَكُنتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (۱۰۳ . ال عمران)

اور مضبوط پکڑے رہو اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کو اس طور پر کہ تم سب) باہم متفق بھی رہو اور باہم

نااتفاقی مت کرواورتم پر جو اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اسکو یاد کرو جبکہ تم دشمن تھے پس اللہ تعالیٰ نے تمہارے قلوب میں الفت ڈالدی سوتم خدا تعالیٰ کے انعام سے آپس میں بھائی بھائی ہوگئے اورتم لوگ دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے سواس سے اللہ تعالیٰ نے تمہاری جان بچائی اسی طرح اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اپنے احکام بیان کر کے بتلاتے رہتے ہیں تاکہ تم لوگ راہ پر رہو۔

(۲) وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ وَلَوْلاَ كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ (۱۱۰ . هود)

اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی سو اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر ایک بات نہ ہوتی جو آپ کے رب کی طرف سے پہلے ٹھہر چکی ہے تو انکا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور یہ لوگ اسکی طرف سے ایسے شک میں ہیں جس نے انکو تردد میں ڈال رکھا ہے۔

(۳) وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلاَ يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ (۱۱۸ . هود)

اور اگر آپ کے رب کو منظور ہوتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی طریقہ کا (یعنی سب کو مومن) بنا دیتے اور (آئندہ بھی) ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے۔

(۴) وَلاَ تَكُونُواْ كَالَّذِينَ تَفَرَّقُواْ وَاخْتَلَفُواْ مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُوْلَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (۱۰۵ . آل عمران)

اورتم لوگ ان لوگوں کی طرف مت ہوجانا جنھوں نے باہم تفریق کر لی اور باہم اختلاف کرلیا انکے پاس احکام واضحہ پہنچنے کے بعد اوران لوگوں کے لئے سزائے عظیم ہوگی۔

(۵) سَيَقُولُونَ ثَلاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْماً بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ فَلاَ تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِراً وَلاَ تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَداً (الكهف: ۲۲)

(بعضے لوگ تو) کہیں گے کہ وہ تین ہیں چوتھا ان کا کتا ہے اور (بعضے) کہیں گے کہ وہ پانچ ہیں چھٹا انکا کتا ہے (اور) ہر لوگ بے تحقیق بات کو ہانک رہے ہیں اور (بعضے) کہیں گے کہ وہ سات ہیں آٹھواں انکا کتا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب انکا شمار خوب وصحیح صحیح جانتا ہے ان (کے شمار) کو بہت خلیل لوگ جانتے ہیں سو آپ پر ان کے بارے میں بجز سرسری بحث کے زیادہ بحث نہ کیجئے اور آپ ان کے بارے میں ان لوگوں میں سے کسی سے بھی نہ پوچھئے۔

(۶) فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ زُبُراً كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ (۵۳ . مومنون)

سو ان لوگوں نے اپنے دین میں اپنا طریق الگ الگ کر کے اختلاف پیدا کرلیا ہے ہر گروہ کے پاس جو دین ہے وہ اسی سے خوش ہے۔

(۷) مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوا دِيْنَهُمْ وَكَانُوا شِيَعاً كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ (۳۲ . روم)

جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کرلیا اور بہت سے گروہ ہو گئے ہر گروہ اپنے اس طریقہ پر نازاں ہے جو ان کے پاس ہے۔

(۸) شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحاً وَالَّذِىْ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيْمَ وَمُوسَى وَعِيْسَى أَنْ أَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيْهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِىْ إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِىْ إِلَيْهِ مَن يُنِيْبُ (۱۳ . شوری)

اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے واسطے وہی دین مقرر کیا جس کا اس نے نوحؑ کو حکم دیا تھا اور جسکو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجا ہے اور جسکا ہم نے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو (مع ان سب کے اتباع کے) حکم دیا تھا (اور ان کی احم کو یہ کہا تھا) کہ ایسی دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا مشرکین کو وہ بات بڑی گراں گزرتی ہے جسکی طرف آپ ان کو بلا رہے ہیں اللہ اپنی طرف جسکو چاہے کھینچ لیتا ہے اور جو شخص (خدا کی طرف) رجوع کرے اسکو اپنے تک رسائی دیتا ہے۔

(۹) وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْياً بَيْنَهُمْ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الَّذِيْنَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِن بَعْدِهِمْ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ (۱۴ . شوری)

اور وہ لوگ بعد اس کے کہ ان کے پاس حکم پہونچ چکا تھا محض آپس کی ضدا ضدی سے باہم متفرق ہو گئے اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک وقت معین تک (کیلئے مہلت دینے کی) ایک بات پہلے قرار نہ پا چکتی تو (دنیا ہی میں) انکا فیصلہ ہو چکا تھا اور جن لوگوں کو انکے بعد کتاب دی گئی ہے (مراد اس سے مشرکین عہد نبوی کے ہیں) وہ اسکی طرف سے ایسے (قوی) شک میں پڑے ہیں جس نے (انکو) تردد میں ڈال رکھا ہے۔

(۱۰) وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِن شَىْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبِّىْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ (۱۰ . شوری)

اور جس جس بات میں تم (اہل حق کے ساتھ) اختلاف کرتے ہو اسکا فیصلہ اللہ ہی کے سپرد ہے یہ اللہ میرا رب ہے میں اسی پر توکل رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

(۱۱) وَآتَيْنَاهُم بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْياً بَيْنَهُمْ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِىْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْمَا كَانُوا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ (۱۷ . جاثیه)

اور ہم نے انکو دین کے بارے میں کھلی کھلی دلیلیں دیں سو انہوں نے علم ہی کے آنے کے بعد باہم اختلاف کیا بوجہ آپس کی ضد اضدی کے آپ کا رب انکے آپس میں قیامت کے روز ان امور میں (عملی) فیصلہ کریگا جن میں یہ باہم اختلاف کیا کرتے تھے۔

(۱۲) وَأَنَّ هَـٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْماً فَاتَّبِعُوهُ وَلاَ تَتَّبِعُواْ السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيْلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (۱۵۲ . انعام)

اور یہ کہ دین میرا راستہ ہے جو کہ مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی اسکا تمکو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم (اس راہ کے خلاف کرنے سے) احتیاط رکھو۔

(۱۳) إِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُواْ دِيْنَهُمْ وَكَانُواْ شِيَعاً لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ . (۱۵۹ . انعام)

جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بس انکا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے پھر انکو انکا کیا ہوا جتلا دیں گے (۱۵۹۔انعام)

(۱۴) إِذْ أَنتُم بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُم بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَى وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَلَوْ تَوَاعَدتَّمْ لاَخْتَلَفْتُمْ فِيْ الْمِيْعَادِ وَلَـٰكِن لِّيَقْضِيَ اللّهُ أَمْراً كَانَ مَفْعُولاً لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَن بَيِّنَةٍ وَيَحْيَى مَنْ حَيَّ عَن بَيِّنَةٍ وَإِنَّ اللّهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۴۲. انفال)

اور یہ وہ وقت تھا کہ جب تم اس میدان کے ادھر والے کنارے پر تھے اور ہو لوگ (یعنی کفار) اس میدان کے ادھر کنارے پر تھے اور وہ قافلہ (قریش کا) تم سے نیچے کی طرف کو (بچا ہوا) تھا اور اگر تم اور وہ کوئی بات ٹھہراتے تو ضرور اس سے تم میں اختلاف ہوتا لیکن تاکہ جو بات اللہ کو کرنا منظور تھا اسکی تکمیل کر دے یعنی تاکہ جس کو برباد (گمراہ) ہونا ہے وہ نشان آئے پیچھے برباد ہو اور جسکو زندہ (ہدایت یافتہ) ہونا ہے (وہ بھی) نشان آئے پیچھے زندہ ہو اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والے خوب جاننے والے ہیں۔

(۱۵) إِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلاً وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيْراً لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِيْ الأَمْرِ وَلَـٰكِنَّ اللّهَ سَلَّمَ إِنَّهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (۴۳ . انفال)

وہ وقت بھی قابل ذکر ہیکہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے خواب میں آپ کو وہ لوگ کم دکھلائے اور اگر اللہ تعالیٰ آپکو وہ لوگ زیادہ دکھلا دیتے تو تمہاری ہمت ہار جاتی اور اس امر میں تم میں باہم نزاع (اختلاف)

ہوجاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے (اس کم ہمتی واختلاف سے) بچالیا بیشک وہ دلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔

(۱۶) وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (۱۹. یونس)

اور تمام آدمی ایک ہی طریقے کے تھے پھر انھوں نے اختلاف پیدا کرلیا اور اگر ایک بات نہ ہوتی جو آپ کے رب کی طرف سے پہلے ٹھیر چکی ہے کہ جس چیز میں یہ لوگ اختلاف کررہے ہیں انکا قطعی فیصلہ (دنیا ہی میں) ہوچکا تھا۔

(۱۷) لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ (۳۹ نحل)

تاکہ جس چیز میں یہ لوگ اختلاف کیا کرتے تھے ان کے روبرو اسکا (بطور معائنہ کے) اظہار کردے اور تاکہ کافر لوگ (پورا) یقین کرلیں کہ واقعی وہی جھوٹے تھے۔

(۱۸) وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (۶۴. النحل)

اور ہم نے آپ پر یہ کتاب صرف اس واسطے نازل کی ہے کہ جن امور (دین) میں لوگ اختلاف کررہے ہیں آپ (عام) لوگوں پر اسکو ظاہر فرمادیں اور ایمان والوں کی ہدایت (خاصہ) اور رحمت کی غرض سے۔

(۱۹) وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (۹۲. النحل)

اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے تو سوت کاتا۔ پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے کرڈالا کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ غالب رہے۔ بات یہ ہے کہ اللہ تمہیں اس سے آزماتا ہے اور جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کے دن اس کی حقیقت تم پر ظاہر کردے گا۔

(۲۰) إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (۱۲۴. غل)

بس ہفتہ کی تعظیم تو صرف ان ہی لوگوں پر لازم کی گئی تھی جنھوں نے اس میں اختلاف کیا تھا بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان میں باہم فیصلہ کردے گا جس بات میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے

(۲۱) وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ

يَتَنَـازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَاناً رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوا عَلَى أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِداً (۲۱ . كهف)

اوراسی طرح ہم نے لوگوں کوان پر مطلع کر دیا تا کہ وہ لوگ اس بات کا یقین کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کوئی شک نہیں وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جبکہ اس زمانہ کے لوگ انکے معاملہ مس باہم جھگڑ رہے تھے سوان لوگوں نے یہ کہا کہ ان کے پاس کوئی عمارت بنوادو انکا رب انکو خوب جانتا ہے جولوگ اپنے کام پر غالب تھے انھوں نے کہا کہ ہم توان کے پاس ایک مسجد بنا دینگے۔

(۲۲) وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هَذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً . (۵۴ . كهف)

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کی ہدایت کے واسطے ہر قسم کی (ضروری) عمدہ مضامین طرح طرح سے بیان فرمائے ہیں اور (اس پر بھی منکر) آدمی جھگڑے میں سب سے بڑھ کر ہے۔

(۲۳) فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِن بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (۳۷ . مريم)

سو (پھر بھی) مختلف گروہوں نے (اس بارے میں) باہم اختلاف ڈال لیا ہوان کافروں کیلئے ایک بڑے دن کے آنے سے بڑی خرابی (ہونے والی) ہے۔

(۲۴) فَتَنَازَعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ وَأَسَرُّوا النَّجْوَى (۶۲ . طه)

بس جادوگر (یہ بات سنکر) باہم اپنی رائے میں اختلاف کرنے لگے اور خفیہ گفتگو کرتے رہے۔

(۲۵) قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَأْسِيْ إِنِّيْ خَشِيْتُ أَن تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي (۹۴ . طه)

ہارون نے کہا کہ اے میرے ماں جائے بھائی تم میری داڑھی مت پکڑو اور نہ سر (کے بال) پکڑو مجھکو یہ اندیشہ ہوا کہ تم کہنے لگو کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان تفریق ڈال دی اور تم نے میری بات کا پاس نہ کیا۔

(۲۶) وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ (۹۳ . انبياء)

اور لوگ اپنے معاملے میں باہم متفرق ہوگئے۔مگر آخر سب ہماری طرف رجوع کرنے والے ہیں۔

(۲۷) إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُونَ (۷۶ . ال عمران)

یہ قرآن بنی اسرائیل پر اکثر ان باتوں (کی حقیقت) کو ظاہر کرتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

(۲۸) إِنَّ الدِّيْنَ عِندَ اللّهِ الإِسْلاَمُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ أُوْتُواْ الْكِتَابَ إِلاَّ مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْياً بَيْنَهُمْ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللّهِ فَإِنَّ اللّهِ سَرِيْعُ الْحِسَابِ (۱۹ . ال عمران)

بلاشبہ دین (حق مقبول) اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے اور اہل کتاب نے

جو اختلاف کیا (کہ اسلام کو باطل کہا) تو ایسی حالت کے بعد کہ انکو دلیل پہنچ چکی تھی محض ایک دوسرے سے بڑھنے کے سبب سے ہے اور جو شخص اللہ کے احکام کا انکار کریگا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت جلد اسکا حساب لینے والے ہیں۔

**(۲۹) قُلْ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَالنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ** (۸۴ . ال عمران)

آپ فرما دیجئے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس پر جو ہمارے پاس بھیجا گیا اور اس پر جو ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور اولاد یعقوب کی طرف بھیجا گیا اور اس پر بھی جو موسیٰ و عیسیٰ اور دوسرے نبیوں کو دیا گیا انکے پروردگار کی طرف سے اس کیفیت سے کہ ہم ان میں سے کسی ایک میں بھی تفریق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ ہی کے مطیع ہیں۔

**(۳۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً** (۵۹ . نساء)

اے ایمان والو تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو اور تم میں جو لوگ اہل حکومت ہیں انکا بھی پھر اگر کسی امر میں تم باہم اختلاف کرنے لگو تو اس امر کو اللہ اور اسکے رسول کے حوالے کر دیا کرو اگر تم اللہ پر اور یوم قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ امور بہترین اور انکا انجام خوشتر ہے۔

**(۳۱) فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّىَ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيماً** (۶۵ . نساء)

پھر قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایماندار نہ ہونگے جب تک یہ بات نہ ہو کہ انکے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کراویں پھر آپکے اس تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں اور پورے طور پر تسلیم کرلیں۔

**(۳۳) إِلاَّ الَّذِينَ تَابُواْ وَأَصْلَحُواْ وَاعْتَصَمُواْ بِاللّهِ وَأَخْلَصُواْ دِينَهُمْ لِلّهِ فَأُوْلَـئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْراً عَظِيماً** (۱۴۶ . نساء)

لیکن جو لوگ توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور اللہ تعالیٰ پر وثوق رکھیں اور اپنے دین کو خالص اللہ ہی کیلئے کیا کریں تو یہ لوگ مومنین کے ساتھ ہونگے اور مومنین کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرماویں گے۔

(۳۴) وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَـكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُواْ فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلاَّ اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِيناً (۱۵۷. نساء)

اورانکے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح ابن مریم کو جو کہ اللہ کے رسول ہیں قتل کر دیا حالانکہ انھوں نے نہ انکو قتل کیا اور نہ ان کو سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہوگیا اور جولوگ انکے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ غلط خیال میں ہیں انکے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اور یقینی بات ہیکہ قتل نہیں کیا۔

(۳۵) وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِناً عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ عَمَّا جَاءكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجاً وَلَوْ شَاءَ اللّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَـكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُم فَاسْتَبِقُوا الخَيْرَاتِ إِلَى اللهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعاً فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (۴۸. مائدہ)

اور ہم نے یہ کتاب آپ کے پاس بھیجی ہے جو (خود بھی) صدق کے ساتھ موصوف ہےاور اس سے پہلے جو کتابیں ہیں انکی بھی تصدیق کرتی ہےاوران (کتابوں) کی محافظ ہےتو آپ انکے باہمی معاملات میں اس بھیجی ہوئی (کتاب) کے موافق فیصلہ فرمایا کیجئے اور یہ سچی کتاب آپ کو ملی ہےاس سے دور ہوکر انکی خواہشوں پر عمل و آمد نہ کیجئے تم میں سے ہر ایک کیلئے ہم نے (خاص) شریعت اور (خاص) طریقت تجویز کی تھی اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو تم سبکو ایک ہی امت کر دیتے لیکن ایسا (نہیں کیا) تاکہ جو دیں تم کو دیا ہے اس میں تم سب کا امتحان فرمائیں تو مفید باتوں کی طرف ڈوڑو تم سب کو خدا ہی کے پاس جانا ہے پھر وہ تم سب کو جتلا دیگا جس میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔

(۳۶) قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَاباً مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعاً وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ (۶۵. انعام)

آپ کہئے کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑادے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھاوے آپ دیکھئے تو سہی ہم کس طرح دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں شاید وہ سمجھ جاویں۔

(۳۷) وَلاَ تَأْكُلُواْ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَآئِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ (۱۲۱. انعام)

اوران (جانوروں) میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور یہ (امر) بے حکمی ہے اور یقیناً شیاطین اپنے دوستوں کو تعلیم کر رہے ہیں تا کہ یہ تم سے (بیکار) جدال کریں اور اگر (خدانخواستہ) تم ان لوگوں کی اطاعت کرنے لگو تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ۔

(۳۸) وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ (۲۷ . صفت)

اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر جواب سوال (یعنی اختلاف) کرنے لگیں گے

(۳۹) وَالَّذِينَ اتَّخَذُواْ مَسْجِداً ضِرَاراً وَكُفْراً وَتَفْرِيقاً بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَاداً لِّمَنْ حَارَبَ اللّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ وَلَيَحْلِفَنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلاَّ الْحُسْنَى وَاللّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (التوبة:۱۰۷)

اور (بعضے ایسے ہیں کہ) جنھوں نے (ان اغراض کیلئے) مسجد بنائی ہیکہ (اسلام کو) ضرر پہنچائیں اور (اسمیں بیٹھ بیٹھ کر) کفر کی باتیں کریں اور ایمانداروں میں تفریق ڈالیں اور اس شخص کے قیام کا سامان کریں جو اسکے قبل سے خدا اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور قسمیں کھاویں گے کہ بجز بھلائی کے ہماری اور کچھ نیت نہیں اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔

(۴۰) ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاساً يَغْشَى طَآئِفَةً مِّنكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الأَمْرِ مِن شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لاَ يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحَّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (۱۵۴ . ال عمران)

پھر اللہ تعالیٰ نے اس غم کے بعد تم پر چین بھیجی یعنی اونگھ کہ تم میں سے اک جماعت پر تو اسکا غلبہ ہو رہا تھا اور ایک جماعت وہ تھی کہ انکو اپنی جان ہی کی فکر پڑ رہی تھی وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خیالات کر رہے تھے جو کہ محض جاہلیت کا خیال تھا وہ یوں کہہ رہے تھے کیا ہمارا کچھ اختیار چلتا ہے آپ فرما دیجئے کہ اختیار تو سب اللہ ہی کا ہے۔

وہ لوگ اپنے دلوں میں ایسی بات پوشیدہ رکھتے ہیں جسکو آپ کے سامنے ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں کہ اگر ہمارا کچھ اختیار چلتا تو ہم یہاں مقتول نہ ہوتے آپ فرما دیجے کہ تم لوگ اپنے گھروں میں بھی رہتے تب بھی جن لوگوں کیلئے قتل مقدر ہو چکا ہے وہ لوگ ان مقامات کی طرف نکل پڑے ہیں جہاں وہ گرے ہیں اور یہ (جو کچھ ہوا) اس لئے ہوا تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے باطن کی بات کی آزمائش کرے اور تا کہ تمہارے دلوں کی بات کو صاف کر دے اور اللہ تعالیٰ سب باطن کی باتوں کو خوب سنتے ہیں۔

# امانت اور امین

(۱) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ (۳۲ . المعارج)

اور جو اپنی (سپردگی میں لی ہوئی) امانتوں اور اپنے عہد کا خیال رکھنے والے ہیں

(۲) مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ (۲۱ . ۱۱التکویر)

(جبرئیل) سردار ہے ساتھ ہی امانتدار ہے۔

(۳) إِنَّ اللّـهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّواْ الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُواْ بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ سَمِيْعاً بَصِيْراً (۵۸ . نساء)

بیشک تم کو اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ اہل حقوق کو انکے حقوق پہنچا دیا کرو اور یہ کہ جب لوگوں کا تصفیہ کیا کرو تو عدل سے تصفیہ کیا کرو بیشک اللہ تعالیٰ جس بات کی تم کو نصیحت کرتے ہیں وہ بات بہت اچھی ہے بلاشک اللہ تعالیٰ خوب سنتے ہیں خوب دیکھتے ہیں۔

(۴) وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِن تَأْمَنْهُ بِقِنطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ وَمِنْهُم مَّنْ إِن تَأْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِماً ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُواْ لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّيْنَ سَبِيْلٌ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (۷۵ . ال عمران)

اور اہل کتاب میں سے بعض شخص ایسا ہے کہ (اے مخاطب) اگر تم اسکے پاس انبار کا انبار مال بھی امانت رکھ دو تو (مانگنے کے ساتھ ہی) اسکو تمہارے پاس لا رکھے اور ان ہی میں سے بعض وہ شخص ہے کہ اگر تم اسکے پاس ایک دینار بھی امانت رکھ دو تو وہ بھی تم کو ادا نہ کرے مگر جب تک تم اسکے سر پر کھڑے رہو (یہ امانت کا ادا کرنا) اس سبب ہے کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم پر غیر اہل کتاب کے مال کے بارے میں کسی طرح کا الزام نہیں اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ لگاتے ہیں اور (دل میں) وہ بھی جانتے ہیں۔

(۵) وَإِنْ كُنتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوْا كَاتِباً فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضاً فَلْيُؤَدِّ الَّذِيْ اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللّهَ رَبَّهُ وَلاَ تَكْتُمُواْ الشَّهَادَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ (۲۸۳ . بقره)

اور اگر تم کہیں سفر میں ہو اور (وہاں) کوئی کاتب نہ پاؤ سو رہن رکھنے کی چیزیں (ہیں) جو قبضہ میں دے دی جائیں اور اگر ایک دوسرے کا اعتبار کرتا ہو تو جس شخص کا اعتبار کرلیا گیا ہے (یعنی صدیوں) اسکو چاہئے کہ دوسرے کا حق (پورا پورا) ادا کردے اور اللہ تعالیٰ سے جو کہ اسکا پروردگار ہے ڈرے اور شہادت کا اخفا مت کرو اور جو شخص اسکا اخفاء کرے گا اسکا قلب گنہگار ہوگا اور اللہ

تعالیٰ تمہارے کئے ہوئے کاموں کو خوب جانتے ہیں۔

(۶) إِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ أَمِیْنٌ (۱۷۸ . شعراء) میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں

(۷) قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِیْکَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُوْمَ مِن مَّقَامِکَ وَإِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ أَمِیْنٌ (۳۹ . النمل)

ایک قوی ہیکل جن نے جواب میں عرض کیا کہ میں اسکو آپ کی خدمت میں حاضر کر دونگا قبل اسکے کہ آپ اپنے اجلاس سے اٹھیں اور (گو وہ بہت بھاری ہے مگر) میں اس (کے لانے) پر طاقت رکھتا ہوں (اور گو وہ بڑا قیمتی مرصع جواہرات سے ہے مگر) امانتدار (بھی) ہوں

(۸) قَالَتْ إِحْدَاهُمَا یَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْأَمِیْنُ (۲۶ . قصص)

(پھر) ایک لڑکی نے کہا ابا جان آپ انکو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ اچھا نوکر وہ شخص ہے جو مضبوط (ہو اور) امانت دار (بھی) ہو

(۹) وَقَالَ الْمَلِکُ ائْتُوْنِیْ بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ فَلَمَّا کَلَّمَهُ قَالَ إِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مِکِیْنٌ أَمِیْنٌ (۵۴ . یوسف)

اور (یہ سنکر) بادشاہ نے کہا کہ انکو میرے پاس لاؤ میں انکو خاص اپنے (کام کے) لئے رکھونگا بس جب اس نے یعنی بادشاہ نے) ان سے باتیں کہیں تو (ان سے کہا کہ تم ہمارے نزدیک آج سے) بڑے معزز اور معتبر ہو۔

# خیانت اور خائن

(۱) وَمِنْ أَهْلِ الْکِتَابِ مَنْ إِن تَأْمَنْهُ بِقِنطَارٍ یُؤَدِّهِ إِلَیْکَ وَمِنْهُم مَّنْ إِن تَأْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ لَّا یُؤَدِّهِ إِلَیْکَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَیْهِ قَآئِماً ذٰلِکَ بِأَنَّهُمْ قَالُوْاْ لَیْسَ عَلَیْنَا فِیْ الْأُمِّیِّیْنَ سَبِیْلٌ وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْکَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ (۷۵ . ال عمران)

اور اہل کتاب میں سے بعض شخص ایسا ہیکہ (اے مخاطب) اگر تم اسکے پاس انبار مال بھی امانت رکھ دو تو وہ (مانگنے کے ساتھ ہی) اسکو تمہارے پاس لا رکھے اور ان میں سے بعض وہ شخص ہیکہ اگر تم اسکے پاس ایک دینار بھی امانت رکھ دو تو وہ بھی تم کو ادا نہ کرے مگر جب کہ تم سر پر کھڑے نہ ہوں یہ (امانت کا ادا کرنا) اس سبب سے ہیکہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم پر غیر اہل کتاب کے (مال کے) دوبارہ کسی طرح کا الزام نہیں اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ لگاتے ہیں اور (دل میں) وہ بھی جانتے ہیں (کہ خائن پر الزام کیوں نہ ہوگا)۔

(۲) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ وَلاَ تَقْتُلُواْ أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيماً . (۲۹ . نساء)

اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر مت کھاؤ لیکن کوئی تجارت ہو جو باہمی رضامندی سے ہو تو مضائقہ نہیں اور تم ایک دوسرے کو قتل بھی مت کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بڑے مہربان ہیں۔

(۳) إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِيْنَ آمَنُوا إِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ .(۳۸. حج)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ (ان مشرکین کے غلبہ اور ایذا رسانی کی قدرت کو) ایمان والوں سے (عنقریب) ہٹا دیگا بیشک اللہ تعالیٰ کسی دغا باز کفر کرنیوالے کو نہیں چاہتا۔

(۴) أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُواْ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُواْ وَاشْرَبُواْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّواْ الصِّيَامَ إِلَى الَّليْلِ وَلاَ تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلاَ تَقْرَبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ . (۱۸۲ . بقره)

تم لوگوں کے واسطے روزہ کی شب میں اپنی بیبیوں سے مشغول ہونا حلال کردیا گیا کیونکہ وہ تمہارے اوڑھنے بچھونے ہیں اور تم انکے اوڑھنے بچھونے ہو خدا تعالیٰ کو اسکی خبر تھی خیانت (کر) کے گناہ میں اپنے کو مبتلا کررہے تھے (مگر) خیر اللہ تعالیٰ نے تم پر عنایت فرمائی اور تم سے گناہ کو دھو دیا سو اب ان سے ملو ملاؤ اور جو (قانون) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تجویز کردیا ہے (بلاتکلف) اسکا سامان کرو اور کھاؤ اور پیو (بھی) اس وقت تک کہ تم کو تنقید خط (یعنی نور) صبح (صادق) ظاہر ہو جاوے سیاہ خط سے پھر (صبح صادق سے) رات تک روزہ پورا کیا کرو اور ان (بیویوں) سے اپنا بدن بھی ملنے نہ دو جس زمانہ میں کہ تم لوگ اعتکاف والے ہو مسجدوں میں یہ خداوندی ضابطے ہیں سو ان (سے نکلنے) کے نزدیک بھی مت ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے (اور) احکام (بھی) لوگوں (کی اصلاح) کے واسطے بیان فرمایا کرتے ہیں اس امید پر کہ وہ لوگ پرہیز رکھیں۔

(۵) إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَلاَ تَكُن لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْماً (۱۰۵ . نساء)

بیشک ہم نے آپ کے پاس یہ نوشتہ بھیجا ہے واقع کے موافق تا کہ آپ ان لوگوں کے درمیان اسکے موافق فیصلہ کریں جو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتلادیا ہے اور آپ ان خائنوں کی طرفداری (کی بات) نہ کیجئے۔

(۶) فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيْثَاقَهُمْ لَعنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَنَسُواْ حَظّاً مِّمَّا ذُكِّرُواْ بِهِ وَلاَ تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىَ خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلاَّ قَلِيلاً مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (۱۳ . مائدہ)

تو صرف ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے انکو اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ہم نے انکے قلوب کو سخت کر دیا اور وہ لوگ کلام کو اسکے مواقع سے بدلتے ہیں اور وہ لوگ جو کچھ انکو نصیحت کی گئی تھی اسمیں سے ایک بڑا حصہ فوت کر بیٹھے اور آپکو آئے دن کسی نہ کسی (نئی) خیانت کی اطلاع ہوتی رہتی ہے جو ان سے صادر ہوتی ہے بجز ان میں کے معدودے چند شخصوں کے سو آپ انکو معاف کیجئے اور ان سے درگزر کیجئے بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوش معاملہ لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

(۷) وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاء إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ الخَائِنِينَ (۵۸ . انفال)

اور اگر آپ کو کسی قوم سے خیانت (یعنی عہد شکنی) کا اندیشہ ہو تو آپ (وہ عہد) انکو اس طرح واپس کر دیجئے کہ (آپ اور وہ اس اطلاع میں) برابر ہو جائیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

(۸) وَإِن يُرِيدُواْ خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُواْ اللّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۷۱ . انفال)

اور اگر (بالغرض) یہ لوگ آپ کے ساتھ خیانت (نقض عہد) کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو (کچھ فکر نہ کیجئے) اس سے پہلے انھوں نے اللہ کے ساتھ خیانت کی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے انکو گرفتار کرا دیا اور اللہ تعالیٰ جاننے والے بڑی حکمت والے ہیں۔

(۹) ذَلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ. (۵۲ . یوسف)

(یوسف نے) فرمایا کہ یہ (اہتمام) اس وجہ سے ہے کہ تاکہ اسکو (یعنی عزیز کو) یقین کے ساتھ معلوم ہو جائے کہ میں نے انکی عدم موجودگی میں دست اندازی نہیں کی کہ اللہ خیانت کرنے والوں کے فریب کو چلنے نہیں دیتا

(۱۰) وَلاَ تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّاناً أَثِيماً (۱۰۷ . نساء)

اور آپ ان لوگوں کی طرف سے کوئی جواب دہی کی بات نہ کیجئے جو کہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو نہیں چاہتے جو بڑا خیانت کرنے والا بڑا گناہ کرنے والا ہو

(۱۱) وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ (۱۶۱ . آل عمران)

اور نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ خیانت کرے حالانکہ جو شخص خیانت کریگا وہ شخص اپنی خیانت کی ہوئی چیز کو قیامت کے دن حاضر کریگا پھر ہر شخص کو اسکے کئے کا پورا عوض ملے گا اور ان پر بالکل ظلم نہ ہوگا۔

# قرض کی حقیقت

(۱) مَّنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضاً حَسَناً فَیُضَاعِفَہُ لَہُ أَضْعَافاً کَثِیْرَۃً وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْسُطُ وَإِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ (۲۴۵ . بقرہ)

کون شخص ہے (ایسا جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے اچھے طور پر قرض دینا پھر اللہ تعالیٰ اس (کے ثواب) کو بڑھا کر بہت سے حصے کر دیوے اور اللہ کمی کرتے ہیں اور فراخی کرتے ہیں اور تم اسی کی طرف (مرنے کے بعد) لوٹائے جاؤ گے۔

(۲) یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُواْ إِذَا تَدَایَنتُم بِدَیْنٍ إِلَی أَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ وَلْیَکْتُب بَّیْنَکُمْ کَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلاَ یَأْبَ کَاتِبٌ أَنْ یَکْتُبَ کَمَا عَلَّمَہُ اللّٰہُ فَلْیَکْتُبْ وَلْیُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ وَلْیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہُ وَلاَ یَبْخَسْ مِنْہُ شَیْئاً فَإِنْ کَانَ الَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ سَفِیْھاً أَوْ ضَعِیْفاً أَوْ لاَ یَسْتَطِیْعُ أَن یُمِلَّ ھُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّہُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْھِدُواْ شَھِیْدَیْنِ من رِّجَالِکُمْ فَإِن لَّمْ یَکُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّھَدَاءِ أَن تَضِلَّ إْحْدَاھُمَا فَتُذَکِّرَ إِحْدَاھُمَا الأُخْرَی وَلاَ یَأْبَ الشُّھَدَاءُ إِذَا مَا دُعُواْ وَلاَ تَسْأَمُوْاْ أَن تَکْتُبُوْہُ صَغِیْراً أَو کَبِیْراً إِلَی أَجَلِہِ ذَلِکُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللّٰہِ وَأَقْومُ لِلشَّھَادَۃِ وَأَدْنَی أَلاَّ تَرْتَابُواْ إِلاَّ أَن تَکُوْنَ تِجَارَۃً حَاضِرَۃً تُدِیْرُوْنَھَا بَیْنَکُمْ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ أَلاَّ تَکْتُبُوْھَا وَأَشْھِدُوْاْ إِذَا تَبَایَعْتُمْ وَلاَ یُضَآرَّ کَاتِبٌ وَلاَ شَھِیْدٌ وَإِن تَفْعَلُواْ فَإِنَّہُ فُسُوْقٌ بِکُمْ وَاتَّقُواْ اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ . (۲۸۲ . بقرہ)

اے ایمان والو! جب معاملہ کرنے لگو ادھار کا ایک میعاد معین تک (کیلئے) تو اسکو لکھ لیا کرو اور یہ ضروری ہیکہ تمہارے آپس میں (جو) کوئی لکھنے والا (ہووہ) انصاف کے ساتھ لکھے اور لکھنے والا اس سے انکار بھی نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو (لکھنا) سکھلا دیا اسکو چاہئے کہ لکھدیا کرے اور وہ شخص لکھوادے جس کے ذمہ حق واجب تھا وہ اگر خفیف العقل ہو یا ضعیف البدن ہو یا خود لکھانے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اسکا کارکن ٹھیک ٹھیک طور پر لکھا دے اور دو شخصوں کو اپنے مردوں میں سے گواہ (بھی) کر لیا کرو پھر اگر وہ دو گواہ مرد (میسر) نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (گواہ بنالی جاویں) ایسے گواہوں میں سے جنکو تم پسند کرتے ہو تا کہ ان دونوں عورتوں میں سے کوئی ایک بھی بھول جاوے تو ان میں کی ایک دوسری کو یاد دلا دے اور گواہ بھی انکار نہ کیا کریں جب (گواہ بننے کیلئے) بلائے جایا کریں اور تم اس (دین

) کے (باربار) لکھنے سے اکتایا مت کروخواہ وہ (معاملہ) چھوٹا ہو یا بڑا ہو یہ لکھ لینا انصاف کا زیادہ قائم رکھنے والا ہے اللہ کے نزدیک اور شہادت کا زیادہ درست رکھنے والا ہے اور زیادہ سزاوار ہے اس بات کا کہ (معاملہ کے متعلق) کسی شبہ میں نہ پڑو مگر یہ کہ کوئی سودا دست بہ دست ہو جس کو باہم لیتے دیتے ہو تو اسکے نہ لکھنے میں تم پر کوئی الزام نہیں اور خرید وفروخت کے وقت گواہ کرلیا کرو اور کاتب دستاویز اور گواہ معاملہ کرنے والوں کا کسی طرح کا نقصان نہ کریں۔ اگر تم لوگ ایسا کرو تو یہ تمہارے لئے گناہ کی بات ہے اور اللہ سے ڈرو اور دیکھو کہ وہ تم کو کیسی مفید باتیں سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

(۳) إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۶۰ . توبہ)

صدقات تو صرف حق ہے غریبوں کا اور محتاجوں کا اور جو کارکن ان صدقات پر متعین ہیں اور جنکی (دلجوئی کرنا (منظور) ہے اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور قرضداروں کے قرضہ میں، اور جہاد میں اور مسافروں میں یہ حکم اللہ کی طرف سے (مقرر) ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے اور بڑی حکمت والے ہیں۔

## رہن کی حقیقت

(۱) وَإِن كُنتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُواْ كَاتِباً فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضاً فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللّهَ رَبَّهُ وَلاَ تَكْتُمُواْ الشَّهَادَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (۲۸۳ بقرہ)

اور اگر تم کہیں سفر میں ہو اور (وہاں) کوئی کاتب نہ پاؤ سو رہن رکھنے کی چیزیں (ہیں) جو قبضہ میں دے دی جائیں اور اگر ایک دوسرے کا اعتبار کرنا ہو تو جس شخص کا اعتبار کرلیا گیا ہے (یعنی صدیوں) اسکو چاہیئے کہ دوسرے کا حق (پورا پورا) ادا کردے اور اللہ تعالیٰ سے جو کہ اسکا پروردگار ہے ڈرے اور شہادت کا اخفاء مت کرو اور جو شخص اسکا اخفاء کردیگا اسکا قلب گنہگار ہوگا اور اللہ تعالیٰ تمہارے کئے ہوئے کاموں کو خوب جانتے ہیں۔

## ناپ تول

(۱) وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـهٍ غَيْرُهُ وَلاَ تَنقُصُواْ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّيَ أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّيَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ (۸۴ . ہود)

اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا انھوں نے فرمایا کہ اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں اور تم ناپ اور تول میں کمی مت کرو میں تم کو خیر کی حالت میں دیکھتا ہوں اور مجھکو تم پر اندیشہ ہے ایسے دن کے عذاب کا جو (انواع مصائب کا) جامع ہوگا۔

(۲) وَيَا قَوْمِ أَوْفُواْ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلاَ تَبْخَسُواْ النَّاسَ أَشْيَاءهُمْ وَلاَ تَعْثَوْاْ فِي الأَرْضِ مُفْسِدِينَ (۸۵ . هود)

اور اے میری قوم تم ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو انصاف سے اور لوگوں کا انکی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور زمین میں فساد کرتے ہوئے حد سے مت نکلو۔

(۳) أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ (۱۸۱ . شعراء)

تم لوگ پورا ناپا کرو اور (صاحب حق کا) نقصان مت کیا کر۔

(۴) وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ (۱۸۲ . شعراء)

اور (اسی تولنے کی چیزوں) میں سیدھی ترازو سے تولا کرو۔

(۵) وَلاَ تَقْرَبُواْ مَالَ الْيَتِيمِ إِلاَّ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُواْ الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لاَ نُكَلِّفُ نَفْساً إِلاَّ وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُواْ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَبِعَهْدِ اللّهِ أَوْفُواْ ذَلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۱۵۲ . انعام)

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاوے اور ناپ تول پوری پوری کیا کرو انصاف کے ساتھ ہم کسی شخص کو اسکے امکان سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب تم بات کیا کرو تو انصاف رکھا کرو چاہے وہ شخص قرابت دار ہی ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا کرو اسکو پورا کیا کرو ان (سب) کا اللہ تعالیٰ نے تمکو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو (اور عمل کرو)

(۶) أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ (۸۔ رحمٰن) تاکہ تم تولنے میں کمی بیشی نہ کرو۔

(۷) وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ (۹ . رحمن)

اور انصاف (اور حق رسائی) کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول کو گھٹاؤ مت۔

(۸) وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۔ (۱ . مطففین) بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کو۔

(۹) الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُواْ عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ. وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ (۲ . مطففین)

جولوگوں سے ناپ کرلیں تو پورا لیں اور جب ان کوناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں۔

(۱۰) وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَوْفُواْ الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلاَ تَبْخَسُواْ النَّاسَ أَشْيَاءهُمْ وَلاَ تُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاَحِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (۸۵. اعراف)

اور ہم نے مدین کی طرف انکے بھائی شعیب کو بھیجا انھوں نے فرمایا کہ اے میری قوم تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل آ چکی ہے تو تم ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کا ان کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور روئے زمین میں بعد اسکے کہ اس کی درستی کردی گئی فساد مت پھیلاؤ یہ تمہارے لئے نافع ہے اگر تم تصدیق کرو۔

(۱۱) وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (۳۶. عنکبوت)

اور مدین والوں کے پاس ہم نے ان (کی برادری) کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو پیغمبر بنا کر بھیجا سو انھوں نے فرمایا کہ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو (اور شرک چھوڑ دو) اور روز قیامت سے ڈرو اور سرزمین میں فساد مت پھیلاؤ۔

# رشوت اور رشوت خور

(۱) وَلاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُواْ بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُواْ فَرِيقاً مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (۱۸۸. بقرہ)

اور آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق (طور پر) مت کھاؤ اور ان (کے جھوٹے مقدمہ) کو حکام کے یہاں اس غرض سے رجوع مت کرو کہ (اسکے ذریعہ سے) لوگوں کے مالوں کا ایک حصہ یہ بطریق گناہ (یعنی ظلم) کے کھا جاؤ اور تمکو (اپنے جھوٹ اور ظلم کا) علم بھی ہو۔

(۲) وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُواْ عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَاباً أَلِيماً (۱۶۱. نساء)

اور سب اس لئے کہ وہ سود لیا کرتے تھے حالانکہ انکو اسکی ممانعت کی گئی تھی اور بسبب اسکے کہ وہ لوگوں کے مال ناحق طریقہ سے کھا جاتے تھے اور ہم نے ان لوگوں کیلئے جو ان میں سے کافر ہیں

دردناک عذاب کا سامان کر رکھا ہے۔

(۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ وَلاَ تَقْتُلُواْ أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيماً (۲۹. نساء)

اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر مت کھاؤ لیکن کوئی تجارت ہو جو باہمی رضامندسے ہو تو مضائقہ نہیں اور تم ایک دوسرے کو قتل بھی مت کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بڑے مہربان ہیں۔

(۴) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُواْ بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ . (۳۶. مائدہ)

یقیناً جولوگ کافر ہیں اگر ان کے پاس تمام دنیا بھر کی چیزیں ہوں اور ان چیزوں کے ساتھ اتنی چیزیں اور بھی ہوں تا کہ وہ اسکو دیکر روزِ قیامت کے عذاب سے چھوٹ جاویں تب بھی وہ چیزیں ان سے قبول نہ کی جاوینگی اور انکو دردناک عذاب ہوگا۔

(۵) لَوْلاَ يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ الإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُواْ يَصْنَعُونَ (۶۳. مائدہ)

ان کو مشائخ اور علماء گناہ کی بات کہنے سے اور حرام مال کھانے سے کیوں منع نہیں کرتے؟ واقعی انکی یہ عادت بُری ہے۔

(۶) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَمَاتُواْ وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الأرْضِ ذَهَباً وَلَوِ افْتَدَى بِهِ أُوْلَـئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ (۹۱. آل عمران)

بشیک جولوگ کافر ہوئے اور وہ مر بھی گئے حالت کفر ہی میں سو ان میں سے کسی کا زمین بھر سونا بھی نہ لیا جاویگا اگر چہ وہ معاوضہ میں اسکو دینا بھی چاہے ان لوگوں کو سزائے دردناک ہوگی اور ان کے کوئی حامی نہ ہونگے۔

## سود اور سود خور

(۱) الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لاَ يَقُومُونَ إِلاَّ كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُواْ إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَن جَاءهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۲۷۲. بقرہ)

جولوگ سود کھاتے ہیں نہیں کھڑے ہونگے (قیامت میں) مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے ایسا شخص جس کو شیطان بدحواس بنادے (یعنی حیران و مدہوش) یہ (سزا) اسلئے (ہوگی) کہ ان لوگوں

نے کہا تھا کہ بیع بھی تو مثل سود کے ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال فرمایا ہے اور سود کو حرام کر دیا ہے پھر جس شخص کو اسکے پروردگار کی طرف سے نصیحت پہنچی اور وہ باز آ گیا تو جو کچھ پہلے (لینا) ہو چکا ہے وہ اسی کا رہا اور (باطنی) معاملہ اس کا خدا کے حوالہ رہا اور جو شخص پھر عود کرے تو یہ لوگ دوزخ میں ماویں گے اور اسمیں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲) يَمْحَقُ اللّهُ الْرِّبَا وَيُرْبِىْ الصَّدَقَاتِ وَاللّهُ لاَ يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ. (۲۶ . بقرہ)

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے ہیں اور صدقات کو بڑھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے کسی کفر کرنے والے کو (اور) کسی گناہ کے کام کرنے والے کو

(۳) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَأْكُلُواْ الرِّبَا أَضْعَافاً مُّضَاعَفَةً وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۱۳۰ . ال عمران)

اے ایمان والو! سود مت کھاؤ (یعنی نہ لو اصل سے) حصے زائد (کر کے) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو امید ہیکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

(۴) وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُواْ عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَاباً أَلِيْماً (۱۶۱ . نساء)

اور بسبب اسکے کہ وہ سود لیا کرتے تھے حالانکہ انکو اسکی ممانعت کی گئی تھی اور بسبب اسکے کہ وہ لوگوں کے مال ناحق طریقہ سے کھا جاتے تھے اور ہم نے ان لوگوں کیلئے جو ان میں سے کافر ہیں دردناک سزا کا سامان کر رکھا ہے۔

(۵) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ وَذَرُواْ مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِيْنَ (۲۷۸ . بقرہ)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقایا ہے اسکو چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو

(۶) وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّباً لِّيَرْبُوَ فِيْ أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِنْدَ اللَّهِ وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ (۳۹ . روم)

اور جو چیز تم اس غرض سے دو گے کہ وہ لوگوں کے مال میں پہنچ کر زیادہ ہو جاوے تو یہ خدا کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو زکوۃ دو گے جس سے اللہ کی رضا طلب کرتے ہو گے تو ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے پاس بڑھاتے رہیں گے۔

## اسراف اور مسرف

(۱) وَهُوَ الَّذِىْ أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفاً أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهاً وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُواْ مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُواْ حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلاَ

تُسْرِفُواْ إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (۱۴۱ . انعام)

اور وہی (اللہ پاک) ہے جس نے باغات پیدا کئے وہ بھی جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں (جیسے انگور) اور وہ بھی جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن میں کھانے کی چیزیں مختلف طور کی ہوتی ہیں اور زیتون اور انار باہم ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور (کبھی) ایک دوسرے کے مشابہ نہیں ہوتے ان سب کی پیداوار کھاؤ جب وہ نکل آوے اور اسمیں جو حق واجب ہے وہ اسکے کاٹنے (اور توڑنے) کے دن (مسکینوں کو) دیا کرو اور حد سے مت گزرو یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو ناپسند کرتے ہیں۔

(۲) يَا بَنِيْ آدَمَ خُذُواْ زِيْنَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وكُلُواْ وَاشْرَبُواْ وَلاَ تُسْرِفُواْ إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (۳۱ . اعراف)

اے آدم کی اولاد تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو اور (خوب) کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو بیشک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے حد سے نکل جانیوالوں کو۔

(۳) إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُواْ إِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ (۲۷ . بنی اسرائیل)

بے شک بے موقع اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔

(۴) فَمَا آمَنَ لِمُوسَى إِلاَّ ذُرِّيَّةٌ مِّن قَوْمِهِ عَلَى خَوْفٍ مِّن فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ أَن يَفْتِنَهُمْ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِيْ الأَرْضِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ (۸۳ . یونس)

پس (جب عصا کا معجزہ ظاہر ہوا تو) موسیٰؑ پر (شروع شروع) انکی قوموں سے صرف قدرے قلیل آدمی ایمان لائے وہ بھی فرعون سے اور ان کے حکام سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں (ظاہر ہونے پر) انکو تکلیف (نہ) پہنچادے اور کیونکہ فرعون اس ملک میں زور (سلطنت) رکھتا تھا اور یہ بھی کہ وہ (حد انصاف) سے باہر ہو جاتا تھا۔

(۵) وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلاَ تُبَذِّرْ تَبْذِيْراً (۲۶ . بنی اسرائیل)

اور رشتہ داروں کو ان کا حق دو اور مسکینوں اور مسافروں کو بھی اور بیجا اسراف مت کرو۔

## گواہی اور گواہ

(۱) أَفَمَن كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَاماً وَرَحْمَةً أُوْلَـئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ فَلاَ تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ

مِن رَّبِّکَ وَلَـٰکِنَّ أَکْثَرَ النَّاسِ لا یُؤْمِنُونَ (۱۷ . ھود)

وہ اب بھی بے اثر ہے کیا ( فکر قرآن ایسے شخص کی برابری کرسکتا ہے ) جو قرآن پر ( قائم ہو ) جو کہ اسکے رب کی طرف سے ( آیا ) ہے اور اس ( قرآن ) کے ساتھ ایک گواہ تو اسی میں ( موجود ) ہے اور ایک اس سے پہلے ( یعنی ) موسیٰ کی کتاب ہے جو ( احکام بتلانے کے اعتبار سے ) امام ہے اور رحمت ہے ایسے لوگ اس ( قرآن ) پر ایمان رکھتے ہیں اور جو شخص ( دوسرے فرقوں میں سے اس ( قرآن ) کا انکار کرے گا تو دوزخ اسکے وعدہ کی جگہ ہے ۔ ( کافر کا یہی حال ہے ) سوائے ( مخاطب ) تم قرآن کی طرف سے شک میں مت پڑنا بلاشبہ وہ سچی ( کتاب ہے ) تمہارے رب کے پاس سے ( آئی ہے ) بہت سے آدمی ایمان نہیں لاتے ۔

(۲) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّٰهِ كَذِباً أُولَـٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الأَشْهَادُ هَـٰؤُلاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُواْ عَلَى رَبِّهِمْ أَلاَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ (۱۸.ھود)

اور ایسے شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے ایسے لوگ ( قیامت کے روز ) اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور ( اعمال کے ) گواہ ( فرشتے علی الاعلان یوں ) کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کے نسبت جھوٹی باتیں لگائی تھیں ( سب ) سن لو کہ ایسے ظالموں پر اللہ کی ( زیادہ ) لعنت ہے ۔

(۳) إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاکَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوَءٍ قَالَ إِنِّیُ أُشْهِدُ اللّٰهِ وَاشْهَدُواْ أَنِّی بَرِیُءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ (۵۴ . ھود)

ہمارا قول تو یہ ہیکہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے آپکو کسی خرابی میں مبتلا کردیا ہے ۔ ( ہود نے ) فرمایا کہ میں علی الاعلان اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی ( سن لو اور ) گواہ رہو کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنکو تم خدا کے سوا شریک قرار دیتے ہو۔

(۴) قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَن نَّفْسِیْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِن كَانَ قَمِيْصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الكَاذِبِيْنَ (۲۶ . یوسف)

( یوسفؑ نے ) کہا یہی مجھ سے اپنا مطلب ( نکالنے ) کو پھسلاتی تھی اور اس عورت کے خاندان میں سے ایک گواہ نے شہادت دی انکا کرتا اگر آگے سے پھٹا ہے تو عورت سچی ہے اور یہ جھوٹے ہیں ۔

(۵) وَيَقُولُ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ لَسْتَ مُرْسَلاً قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيْداً بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ (۴۳ . الرعد)

اور (یہ) کافرلوگ (یوں) کہہ رہے ہیں کہ (نعوذ باللہ) آپ پیغمبر نہیں آپ فرما دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان (میری نبوت پر) اللہ تعالیٰ اور وہ شخص جس کے پاس کتاب (آسمانی) کا علم ہے کافی گواہ ہیں۔

(۶) قُلْ كَفَى بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيداً يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ أُوْلَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (۵۲ . العنكبوت)

آپ یہ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اسکو سب چیز کی خبر ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور جو لوگ جھوٹی باتوں پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کے منکر ہیں تو وہ لوگ زیاں کار ہیں۔

(۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلاَ يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّهَ رَبَّهُ وَلاَ يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئاً فَإِن كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهاً أَوْ ضَعِيفاً أَوْ لاَ يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُواْ شَهِيدَيْنِ من رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَن تَضِلَّ إْحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُواْ وَلاَ تَسْأَمُوْاْ أَن تَكْتُبُوْهُ صَغِيراً أَو كَبِيراً إِلَى أَجَلِهِ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللّهِ وَأَقْومُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَلاَّ تَرْتَابُواْ إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلاَّ تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوْاْ إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلاَ يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَلاَ شَهِيدٌ وَإِن تَفْعَلُواْ فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّهُ وَاللّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (۲۸۲ . بقره)

اے ایمان والو! جب معاملہ کرنے لگو اُدھار کا ایک میعاد معین تک (کیلئے) اسکو لکھ لیا کرو اور یہ ضروری ہے کہ تمہارے آپس میں جو کوئی لکھنے والا (ہو وہ) انصاف کیساتھ لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار بھی نہ کرے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو (لکھنا) سکھلا دیا ہے اسکو چاہئے کہ لکھ دیا کرے، اور وہ شخص لکھوادے جسکے ذمہ حق واجب ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو اسکا پروردگار ہے ڈرتا رہے اور اسمیں ذرہ برابر کمی نہ کرے پھر جس شخص کے ذمہ حق واجب تھا وہ اگر خفیف العقل ہو یا ضعیف البدن ہو یا خود لکھانے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اسکا کارکن ٹھیک ٹھیک طور پر لکھادے اور دو شخصوں کو اپنے مردوں میں سے گواہ بھی کرلیا کرو پھر اگر وہ دو گواہ مرد (میسر) نہ ہو تو ایک مرد دو عورتیں گواہ بنالی جائیں ایسے گواہوں میں سے جسکو تم پسند کرتے ہوں تاکہ ان دونوں عورتوں میں

سے کوئی ایک بھی بھول جائے تو ان میں کی ایک دوسری کو یاد دلا دے اور گواہ بھی انکار نہ کیا کرے جب ( گواہ بننے کیلئے ) بلالیا جایا کرے اور تم اس ( دین ) کے ( بار بار ) لکھنے سے اُکتایا مت کرو خواہ وہ ( معاملہ ) چھوٹا ہو یا بڑا ہو یہ لکھ لینا انصاف کا زیادہ قائم رکھنے والا ہے اللہ کے نزدیک اور شہادت کا زیادہ درست رکھنے والا ہے اور زیادہ سزاوار ہے اس بات کا کہ تم ( معاملہ کے متعلق ) کسی شبہ میں نہ پڑو مگر یہ کہ کوئی سودا دست بدست ہو جسکو باہم لیتے دیتے ہوں اسکے نا لکھنے میں تم پر کوئی الزام نہیں اور ( اتنا اسمیں بھی ضرور کرلیا کرو کہ خرید وفروخت کے وقت گواہ کرلیا کرو اور کسی کاتب کو تکلیف نہ دی جاوے اور نہ کسی گواہ کو اور اگر تم ایسا کروگے تو اسمیں تمکو گناہ ہوگا اور خدا سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ ( کاتم پر احسان ہیکہ ) تمکو تعلیم فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو جاننے والا ہے۔

(۸) وَإِنْ كُنتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُواْ كَاتِباً فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضاً فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللّهَ رَبَّهُ وَلاَ تَكْتُمُواْ الشَّهَادَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ( ۲۸۳ . بقرہ )

اور اگر تم کہیں سفر میں ہو اور ( وہاں ) کوئی کاتب نہ پاؤ رہن رکھنے کی چیزیں ہیں جو قبضہ میں دے دی جائیں اور اگر ایک دوسرے کا اعتبار کرتا ہو تو جس شخص کا اعتبار کرلیا گیا ہے اسکو چاہئے کہ دوسرں کا حق ( پورا پورا ) ادا کردے اور اللہ سے جو کہ اسکا پروردگار ہے ڈرے اور شہادت کا اخفاء مت کرو جو شخص اسکا اخفاء کرے گا اسکا قلب گنہگار ہوگا اور اللہ تعالیٰ تمہارے کئے ہوئے کاموں کو خوب جانتے ہیں۔

(۹) وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيداً ثُمَّ لاَ يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ وَلاَ هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ (النحل: ۸۴)

اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک ایک گواہ قائم کرینگے پھر ان کافروں کو اجازت نہ دی جائے گی اور نہ انکو حق تعالیٰ کے راضی کرنے کی فرمائش کی جائیگی۔

(۱۰) قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَى ذَلِكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ (۵۶ . الانبیاء)

( ابراہیمؑ نے فرمایا ) کہ نہیں ( دل لگی نہیں ) بلکہ تمہارا رب ( حقیقی جو لائق عبادت ہے ) وہ ہے جو تمام آسمانوں اور زمین کا رب ہے جس نے ان سب کو پیدا ( بھی کیا ) اور میں اس ( دعوے ) پر دلیل بھی رکھتا ہوں

(۱۱) وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيداً عَلَيْكُمْ

وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ (۷۸.الحج)

اور اللہ کے کام میں خوب کوشش کیا کرو جیسا کہ اسمیں کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تمکو (اورامتوں) ممتاز فرمایا اور اسنے) تم پر دین کے (احکام) میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی تم اپنے باپ ابراہیمؑ کی (اس) ملت پر (ہمیشہ) قائم رہو اس (اللہ) نے تمہارا لقب مسلمان رکھا ہے (نزول قرآن سے) پہلے بھی اور اس (قرآن) میں بھی تا کہ تمہارے (قابل شہادت اور معتبر ہونے کے) (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) گواہ ہوں اور (اس شہادت رسول کے قبل) تم لوگوں کہ مقابلہ میں گواہ (تجویز) ہو سوتم لوگ (خصوصیت کے ساتھ) نماز کی پابندی رکھو اور زکوۃ دیتے رہو اور اللہ ہی کو مضبوط پکڑے رہو وہ تمہارا کارساز ہے سو کیا اچھا کارساز ہے اور کیا اچھا مددگار ہے۔

(۱۲) وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَداً وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (۴. النور)

اور جو لوگ (زنا کی) تہمت لگائیں پاک دامن عورتوں کو اور پھر چار گواہ (اپنے دعوی پر) نہ لاسکیں تو ایسے لوگوں اسّی درّے لگاؤ اور انکی کوئی گواہی کبھی قبول مت کرو (یہ تو دنیا میں انکی سزا ہوئی اور یہ لوگ (آخرت میں بھی مستحق سزا ہیں کیونکہ) فاسق تھے۔

(۱۳) لَوْلَا جَاؤُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ (۱۳. نور)

یہ (قاذف) لوگ اس (اپنے قول) پر چار گواہ کیوں نہ لائیں جس صورت میں یہ لوگ (موافق قاعدے کے) گواہ نہیں لائے تو پس اللہ کے نزدیک یہ جھوٹےہیں۔

(۱۴) يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۲۴.نور)

جس روز انکے خلاف میں انکی زبانیں گواہی دینگے اور انکے ہاتھ اور انکے پاؤں بھی (گواہی دیں گے) ان کاموں کی جو کہ یہ لوگ کرتے تھے۔

(۱۵) وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَاماً (۷۲. الفرقان)

اور وہ بے ہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور اگر (اتفاق سے) مشغلوں کے پاس ہو کر گذریں تو سنجیدگی کیساتھ گزر جاتے ہیں۔

(۱۶) الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِئَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ (۲. نور)

زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد ان میں سے ہر ایک کو سو(۱۰۰) دُرے مارو اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنا چاہئے اگر اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں اور دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رکھنا چاہئے۔

(۱۷) وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيْداً فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ (۷۵. القصص)

اور ہم ہر ایک امت میں سے ایک ایک گواہ نکال کر لائینگے پھر ہم (ان مشرکوں سے) کہینگے (اب اپنی کوئی) دلیل (صحت شرک کے دعوے پر) پیش کرو اس وقت (انکو معلوم ہوجائیگا کہ سچی بات خدا ہی کی تھی اور (دنیا) میں جو کچھ باتیں کہا کرتے تھے آج کسی کا پتہ نہ رہے گا۔

(۱۸) قُلْ كَفَى بِاللَّهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْداً يَعْلَمُ مَا فِيْ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ أُوْلَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ (۵۲. العنکبوت)

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ بس ہے اسکو سب چیز کی خبر ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور جو لوگ جھوٹی باتوں پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کے منکر ہیں تو یہ لوگ بڑے زیان کار ہیں۔

(۱۹) وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِيْءَ بِالنَّبِيِّيْنَ وَالشُّهَدَاءُ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (۶۹. الزمر)

اور زمین اپنے رب کے نور (بے کیف) سے روشن ہوجاوے گی اور (سب کا) نامۂ اعمال (ہر ایک کے سامنے) رکھ دیا جاویگا اور گواہ حاضر کئے جاویں گے اور سب میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

(۲۰) وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْراً مِّمَّا تَعْمَلُونَ (۲۲. حٰم. السجدة)

اور تم (دنیا میں) اس بات سے تو اپنے آپ کو چھپا ہی نہ سکتے تھے کہ تمہارے کان اور آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف میں گواہی دیں ولیکن تم اس گمان میں رہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے بہت سے اعمال کی خبر بھی نہیں۔

(۲۱) حَتَّى إِذَا مَا جَاؤُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

(۲۰. حٰم السجدة)

یہاں تک کہ وہ اسکے قریب آجاوینگے تو ان کے کان اور آنکھیں اور ان کی کھالیں ان پر ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

(۲۲) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَكَفَرْتُم بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّن بَنِیْ إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لا يَهْدِیْ الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ (۱۰.الاحقاف)

آپ کہئے کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر یہ قرآن خدا کے یہاں سے آیا ہو (اور) پھر تم اسکا انکار کرو تو ایسے شخص سے زیادہ کون غلطی میں ہوگا جو (حق سے) ایسی دور دراز مخالفت میں پڑا ہو۔

(۲۳) وَالَّذِيْنَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُوْنَ (۳۳. المعارج)

اور جو اپنی گواہیوں کو ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں۔

(۲۴) فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ذَلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجاً (۲. الطلاق)

پھر جب وہ (مطلقہ) عورتیں اپنی عدت گزرنے کے قریب پہنچ جاویں (تو تم کو دو اختیار ہیں) انکو قاعدے کے موافق نکاح میں رہنے دو یا قاعدہ کے موافق انکو رہائی دو اور آپس میں سے دو معتبر شخصوں کو گواہ کرلو ٹھیک ٹھیک اللہ کے واسطے (بلا رو رعایت) گواہی دو اس مضمون سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ پر اور یوم قیامت پر یقین رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے مضرتوں سے نجات کی شکل نکال دیتا ہے۔

(۲۵) وَإِذْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لاَ تَسْفِكُوْنَ دِمَاءَ كُمْ وَلاَ تُخْرِجُوْنَ أَنفُسَكُم مِّن دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنتُمْ تَشْهَدُوْنَ (۸۴. بقرہ)

اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب لیا ہم نے (توریت میں) قول وقرار بنی اسرائیل سے کہ عبادت مت کرنا (کسی کی) بجز اللہ تعالیٰ کے اور ماں باپ کی اچھی طرح خدمت گزاری کرنا اور اہل قرابت کی بھی اور بے باپ کے بچوں کی بھی اور غریب محتاجوں کی بھی اور عام لوگوں سے بات اچھی طرح (خوش خلقی سے) کہنا اور پابندی رکھنا نماز کی اور ادا کرنا زکوۃ پھر تم (قول وقرار کرکے) اس سے پھر گئے بجز معدودے چند کے اور تمہاری تو معمولی عادت ہے اقرار کرکے ہٹ جانے کی۔

(۲۶) أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِن بَعْدِیْ قَالُواْ نَعْبُدُ إِلَـهَكَ وَإِلَـهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ إِلَـهاً وَاحِداً وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُوْنَ (۱۳۳. بقرہ)

کیاتم خود (اس وقت) موجود تھے جس وقت یعقوب (علیہ السلام) کا آخری وقت آیا (اور) جس وقت انھوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ تم لوگ میرے (مرنے کے بعد) کس چیز کی پرستش کروگے؟ انھوں نے (بالاتفاق) جواب دیا کہ ہم اسکی پرستش کرینگے جس کی آپ اورآپ کے بزرگ (حضرت) ابراہیم واسحٰق پرستش کرتے آئے ہیں یعنی وہی معبود جو وحدہ لاشریک ہےاورہم اسی کی اطاعت پر (قائم) رہیں گے۔

(۲۷) فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِيْ إِلَى اللّهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللّهِ آمَنَّا بِاللّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (۵۲ . ال عمران)

سو جب (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے انکار دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ کوئی ایسے آدمی بھی ہیں جو میرے مددگار ہوجاویں اللہ کے واسطے حواریین بولیکہ ہم ہیں مددگار اللہ (کے دین) کے ہم اللہ پرایمان لائے اورآپ اسکے گواہ رہیئے کہ ہم فرماں بردار ہیں۔

(۲۸) كَيْفَ يَهْدِيْ اللّهُ قَوْماً كَفَرُواْ بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُواْ أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَ هُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللّهُ لاَ يَهْدِيْ الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ (۸۲ . ال عمران)

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کیسے ہدایت کریں گے جو کافر ہوگئے بعد اپنے ایمان لانے کے اور بعد اپنے اس اقرار کہ رسول سچے ہیں اور بعد اسکے کہ ان کو واضح دلائل پہنچ چکے تھے اور اللہ تعالیٰ ایسے بے ڈھنگے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتے۔

(۲۹) وَاللاَّتِيْ يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُواْ عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنكُمْ فَإِنْ شَهِدُواْ فَأَمْسِكُوهُنَّ فِيْ الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّهُ لَهُنَّ سَبِيْلاً (۱۵ . النساء)

اور جو عورتیں بے حیائی کا کام کریں تمہاری بی بیوں میں سے سو تم لوگ ان عورتوں پر چار آدمی اپنوں میں سے گواہ کرلو سو اگر وہ گواہی دے دیں تو تم انکو گھروں کے اندر مقید رکھو یہاں تک کہ موت انکا خاتمہ کردے یا اللہ تعالیٰ انکے لئے کوئی اور راہ تجویز فرمادیں۔

(۳۰) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ آمِنُواْ بِاللّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِيَ أَنزَلَ مِن قَبْلُ وَمَن يَكْفُرْ بِاللّهِ وَمَلاَئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَلاً بَعِيْداً (۱۳۶ . النساء)

اے ایمان والو! تم اعتقاد رکھو اللہ کے ساتھ اور اسکے رسول کے ساتھ اور اس کتاب کے ساتھ جو اس نے اپنے رسول پر نازل فرمائی اور ان کتابوں کے ساتھ جو کہ پہلے نازل ہوچکی ہیں

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرے اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اسکے رسولوں کا اور روز قیامت کا تو وہ شخص گمراہی میں بڑی دور جا پڑا۔

(۳۱) وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً (۱۵۹ . النساء)

اور کوئی شخص اہل کتاب سے نہیں رہتا مگر وہ عیسی علیہ السلام کی اپنے مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کرلیتا ہے اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دیں گے۔

(۳۲) يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلاَةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لاَ نَشْتَرِي بِهِ ثَمَناً وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَلاَ نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّهِ إِنَّا إِذاً لَّمِنَ الآثِمِينَ (۱۰۶ . الماعدة)

اے ایمان والو! تمہارے آپس میں دو شخصوں کا وصی ہونا مناسب ہے جبکہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگے جب وصیت کرنے کا وقت ہو وہ دو شخص ایسے ہوں کہ دیندار ہوں اور تم میں سے ہوں یا غیر قوم کے دو شخص ہوں اگر تم کہیں سفر میں گئے ہو پھر تم پر واقعہ موت کا پڑ جائے اگر تم کو شبہ ہو تو ان دونوں کو بعد نماز کے روک لو پھر دونوں خدا کی قسم کھائیں کہ ہم اس قسم کے عوض کوئی نفع نہیں لینا چاہتے اگرچہ کوئی قرابت دار بھی ہوتا اور اللہ کی بات کو ہم پوشیدہ نہ کرینگے (ورنہ) ہم اس حالت میں سخت گنہگار ہونگے۔

(۳۳) قَالُواْ نُرِيدُ أَن نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَن قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ (۱۱۳ . المائدة)

وہ بولے ہم یہ چاہتے ہیں کہ اسمیں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو پورا اطمینان ہوجائے اور ہمارا یہ یقین اور بڑھ جائے کہ آپ نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم گواہی دینے والوں میں سے ہوجاویں۔

(۳۴) قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادةً قُلِ اللّهِ شَهِيدٌ بِيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللّهِ آلِهَةً أُخْرَى قُل لاَّ أَشْهَدُ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَـهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ (۱۹ . الانعام)

آپ کہئے کہ سب سے بڑھکر چیز گواہی دینے کیلئے کون ہے آپ کہئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس قرآن کے ذریعہ تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو ڈراؤں کیا تم سب سچ مچ یہی گواہی دو گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ اور معبود بھی ہیں؟ آپ کہہ دیجئے کہ میں تو گواہی نہیں دیتا آپ کہہ دیجئے کہ بس وہ تو ایک

ہی معبود ہے اور بیشک میں تمہارے شرک سے بَری ہوں۔

(۳۵) وَإِذْ أَخَذَ رَبُّکَ مِن بَنِی آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنفُسِهِمْ أَلَسْتَ بِرَبِّكُمْ قَالُواْ بَلَى شَهِدْنَا أَن تَقُولُواْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ (۱۷۲. الاعراف)

اور جبکہ آپ کے رب نے اولاد کی پشت سے انکی اولاد کونکالا اوران سے ان ہی کے متعلق اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کہ کیوں نہیں ہم سب (اس واقعہ کے) گواہ بنتے ہیں تا کہ تم لوگ قیامت کے روز (یوں نہ) کہنے لگو کہ ہم تو اس (توحید) سے (محض) بے خبر تھے۔

(۳٦) قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ (٦١ . النبیاء)

(پھر) وہ لوگ بولے (جب یہ بات ہے) تو اچھا اسکو سب آدمیوں کے سامنے حاضر کرو تا کہ وہ لوگ (اس اقرار کے) گواہ ہوجاویں۔

## وراثت اور وارث

(۱) كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْراً الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالأقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَى الْمُتَّقِينَ (۱۸۰ . بقرہ)

تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب کسی کو موت نزدیک معلوم ہونے لگے بشرطیکہ کچھ مال بھی ترکہ میں چھوڑا ہوتو والدین اور اقارب کیلئے معقول طور پر (کہ مجموعہ ایک ثلث سے زیادہ نہ ہو) کچھ کچھ بتلا جاوے (اسکا نام وصیت ہے) جن کو خدا کا خوف ہے ان کے ذمہ یہ ضروری ہے۔

(۲) لِّلرِّجَالِ نَصيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيباً مَّفْرُوضاً. (۷ . نساء)

مردوں کیلئے بھی حصہ ہے اس چیز میں سے جس کو ماں باپ اور بہت نزدیک کے قرابت دار چھوڑ جاویں اور عورتوں کیلئے بھی حصہ ہے اس چیز میں سے جس کو ماں باپ اور بہت نزدیک قرابت دار چھوڑ جاویں خواہ وہ چیز قلیل ہو یا کثیر ہو حصہ قطعی۔

(۳) وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُوْلُواْ الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُواْ لَهُمْ قَوْلاً مَّعْرُوفاً (۸ . نساء)

اور جب (وارثوں میں ترکہ کے) تقسیم ہونے کے وقت آموجود ہوں رشتہ دار (دور کے) اور یتیم اور غریب لوگ تو انکو بھی اس (ترکہ) میں سے (جس قدر بالغوں کا ہے) کچھ دیدو اور ان کے

ساتھ خوبی سے بات کرو۔

(۴) يُوصِيكُمُ اللّهُ فِيْ أَوْلادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنثَيَيْنِ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلأُمِّهِ السُّدُسُ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِيْ بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَآؤُكُمْ وَأَبناؤُكُمْ لا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفعاً فَرِيْضَةً مِّنَ اللّهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيْما حَكِيْماً. (النساء: ۱۱)

اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے باب میں لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہوں دو سے زیادہ تو ان لڑکیوں کو دو تہائی ملے گا اس مال کا جو کہ مورث چھوڑ گیا ہے اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کو نصف ملے گا۔ اور ماں باپ کیلئے یعنی دونوں میں سے ہر ایک کیلئے میت کے ترکہ میں سے چھٹا حصہ ہے اگر میت کے کچھ اولاد ہو اور اگر اس میت کے کچھ اولاد نہ ہو اور اسکے ماں باپ ہی اسکے وارث ہوں تو اسکی ماں کا ایک تہائی حصہ ملے گا (اور باقی باپ کو ملے گا) وصیت نکال لینے کے بعد میت اس کی وصیت کر جاوے یا دین کے بعد تمہارے اصول وفروغ جو ہیں تم پورے طور پرنہیں جان سکتے ہو کہ ان میں کا کونسا شخص تم کو نفع پہنچانے میں نزدیک تر ہے یہ حکم من جانب اللہ مقرر کر دیا بالیقین اللہ تعالیٰ بڑے علم اور حکمت والے ہیں۔

(۵) وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِيْنَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلالَةً أَو امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِن كَانُوَاْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاء فِيْ الثُّلُثِ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ (۱۲۔ نساء)

اور تم کو آدھا ملے گا اس ترکہ کا جو تمہاری بی بیاں چھوڑ جاویں اگر انکے کچھ اولاد نہ ہو اور اگر ان کے کچھ اولاد ہو تو تم کو ان کے ترکہ سے ایک چوتھائی ملے گا۔ وصیت نکالنے کے بعد کہ وہ اسکی وصیت کر جائیں یا دین کے بعد اور ان بی بیوں کو چھوتھائی ملے گا اس ترکہ کا جس کو تم چھوڑ جاؤ اگر تمہارے کچھ اولاد نہ ہو اور اگر تمہارے کچھ اولاد ہو تو انکو تمہارے ترکہ سے آٹھواں حصہ ملے گا وصیت نکالنے کے بعد تم انکی وصیت کر جاؤ یا دین کے بعد اور اگر کوئی وصیت جسکی میراث دوسروں کو ملے گی خواہ وہ میت مرد ہو یا

عورت ایسی ہو جس کے نہ اصول ہو نہ فروع اور اسکے ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔

پھر اگر یہ لوگ اس سے زیادہ ہوں تو وہ سب تہائی میں شریک ہوں گے وصیت نکالنے کے بعد جسکی وصیت کردی جائے یا دَین کے بعد بشرطیکہ کسی کو ضرر نہ پہنچاوے یہ حکم کیا گیا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے ہیں حلیم ہیں۔

(۶) يَرِثُنِىْ وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا (۶ . مریم)

میرا وارث بنے اور (میرے دادا) یعقوب کے خاندان کا وارث بنے اور اس کو اے میرے رب (اپنا) پسندیدہ بنایئے۔

(۷) مَّا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِىْ جَوْفِهِ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِىْ تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَ كُمْ أَبْنَاءَ كُمْ ذَلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِىْ السَّبِيْلَ . (۴ . احزاب)

اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینہ میں دو دل نہیں بنائے اور تمہاری ان بیبیوں کو جن سے تم ظہار کر لیتے ہو تمہاری ماں نہیں بنا دیا اور تمہارے منہ بولے بیٹیوں کو تمہارا (سچ مچ کا) بیٹا نہیں بنا دیا یہ صرف تمہارے منہ سے کہنے کی بات ہے اور اللہ حق بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا رستہ بتلاتا ہے۔

(۸) وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلاً لَّمّاً (۱۹ . فجر)

اور (تم) میراث کا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔

(۹) يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّهُ يُفْتِيكُمْ فِىْ الْكَلاَلَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُواْ إِخْوَةً رِّجَالاً وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّواْ وَاللّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ (۱۷۷ . نساء)

لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تم کو کلالہ کے باب میں حکم دیتا ہے اگر کوئی شخص مر جاوے جس کے اولاد نہ ہو (اور نہ ماں باپ) اور اسکے ایک (عینی یا علاتی) بہن ہو تو اس کو اسکے تمام ترکہ کا وقف ملیگا اور وہ شخص اس (اپنی بہن) کا وارث ہوگا اگر (وہ بہن مر جاوے اور) اسکے اولاد نہ ہو (اور والدین بھی نہ ہوں) اور اگر (بہنیں) دو ہوں (یا زیادہ) تو ان کو اسکے کل ترکہ میں سے دو تہائی ملیں گے اور اگر (چند وارث) بھائی (بہن) ہوں مرد اور عورت تو ایک مرد کو دو عورتوں کے

حصہ کے برابر اللہ تعالیٰ تم سے (دین کی باتیں) اس لئے بیان کرتے ہیں کہ تم گمراہی میں نہ پڑو اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں۔

(۱۰) ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ (۳۲. فاطر)

پھر یہ کتاب ہم نے ان لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائی جن کو ہم نے اپنے (تمام دنیا کے) بندوں میں سے پسند فرمایا پھر بعضے تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعضے ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں خدا کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے جاتے ہیں یہ بڑا فضل ہے۔

(۱۱) وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجاً وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعاً إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِيَ أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ وَاللّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (۲۴۰. بقرہ)

اور جو لوگ وفات پا جاتے ہیں تم میں سے اور چھوڑ جاتے ہیں بیویوں کو وہ وصیت کر جایا کریں اپنی ان بیبیوں کے واسطے ایک سال تک منتفع ہونے کی اس طور پر کہ وہ گھر سے نکالی نہ جاویں ہاں اگر خود نکل جاویں تو تم کو کوئی گناہ نہیں اس قاعدے کی بات میں جس کو وہ اپنے بارے میں کریں اور اللہ تعالیٰ زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔

(۱۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُواْ النِّسَاءَ كَرْهاً وَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُواْ بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلاَّ أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَن تَكْرَهُواْ شَيْئاً وَيَجْعَلَ اللّهُ فِيهِ خَيْراً كَثِيراً (۱۹. نساء)

اے ایمان والو تم کو یہ بات حلال نہیں کہ عورتوں کے (مال یا جان کے) جبراً مالک ہو جائے اور ان عورتوں کو اس غرض سے مقید مت کرو کہ جو کچھ تم لوگوں نے ان کو دیا ہے اسمیں کا کوئی حصہ وصول کر لو مگر یہ کہ وہ عورتیں کوئی صریح ناشائستہ حرکت کریں۔ اور ان عورتوں کے ساتھ گزران کیا کرو اور اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تم ایک شے کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اسکے اندر کوئی بڑی منفعت رکھ دے۔

(۱۳) وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيداً. (۳۳. نساء)

اور ہر ایسے مال کے لئے جس کو والدین اور رشتہ دار لوگ چھوڑ جاویں ہم نے وارث مقرر کر دیئے ہیں اور جن لوگوں سے تمہارے عہد بند ہوئے ہیں۔ ان کو انکا حصہ دے دو بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر مطلع ہیں۔

(۱) وَالَّذينَ كَفَرُواْ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلاَّ تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ (۷۲. توبہ)

اور جولوگ کافر ہیں وہ باہم ایک دوسرے کے وارث ہیں اگر اس (حکم مذکور) پر عمل نہ کرو گے تو دنیا میں بڑا فتنہ اور بڑا فساد پھیلے گا۔

(۲) وَالَّذِينَ آمَنُواْ مِن بَعْدُ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ مَعَكُمْ فَأُوْلَـئِكَ مِنكُمْ وَأُوْلُواْ الأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّهِ إِنَّ اللّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (۷۵ . الانفال)

اور جولوگ (ہجرت کے) بعد کے زمانہ میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد کی سو یہ لوگ (کو فضلیت میں تمہارے برابر نہیں لیکن تاہم) تمہارے ہی شمار میں ہیں اور جو لوگ رشتہ دار ہیں کتاب اللہ میں ایک دوسرے (کی میراث) کے زیادہ حق دار ہیں بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں۔

# وصیت

(۱) كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْراً الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالأقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَى الْمُتَّقِينَ (۱۸۰ . البقرۃ)

تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب کسی کو موت نزدیک معلوم ہونے لگے بشرطیکہ کچھ مال بھی ترکہ میں چھوڑا ہو تو والدین اور اقارب کیلئے معقول طور پر (کہ مجموعہ ایک ثلث سے زیادہ نہ ہو) کچھ کچھ بتلا جاوے (اسکا نام وصیت ہے) جن کو خدا کا خوف ہے ان کے ذمہ یہ ضروری ہے۔

(۲) فَمَن بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۱۸۱ . البقرۃ)

پھر جو شخص اس (وصیت) کے سن لینے کے بعد اس کو تبدیل کرے گا تو اس کا گناہ ان ہی لوگوں کو ہوگا جو اس کو تبدیل کریں گے اللہ تعالیٰ یقیناً سنتے جانتے ہیں۔

(۳) فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفاً أَوْ إِثْماً فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۱۸۲ . البقرۃ)

ہاں جس شخص کو وصیت کرنے والے کی جانب سے کسی بے عنوانی کی یا کسی جرم کے ارتکاب کی تحقیق ہوئی ہو۔ پھر یہ شخص ان میں باہم مصالحت کرادے تو اس پر کوئی گناہ نہیں واقعی اللہ تعالیٰ (تو خود گناہوں کو) معاف فرمانے والے ہیں (اور گنہگاروں پر) رحم کرنے والے ہیں۔

(۴) وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجاً وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعاً إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِيَ أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ وَاللّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (۲۴۰ . البقرۃ)

اور جو لوگ وفات پا جاتے ہیں تم میں سے اور چھوڑ جاتے ہیں بیبیوں کو وہ وصیت کر جایا کریں اپنی ان بیبیوں کے واسطے ایک سال تک منتفع ہونے کی اس طور پر کہ وہ گھر سے نکالی نہ جاویں۔ ہاں

اگر خود نکل جاویں تو تم کو کوئی گناہ نہیں اس قاعدے کی بات میں جس کو وہ اپنے بارے میں کریں۔ اور اللہ تعالیٰ زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔

(۵) يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلاَةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لاَ نَشْتَرِي بِهِ ثَمَناً وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَلاَ نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّهِ إِنَّا إِذاً لَّمِنَ الآثِمِينَ (۱۰۶ . المائدہ)

اے ایمان والو! تمہارے آپس میں دو شخصوں کا وصی ہونا مناسب ہے جبکہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگے جب وصیت کرنے کا وقت ہو وہ دو شخص ایسے ہوں کہ دیندار ہوں اور تم میں سے ہوں یا غیر کے دو شخص ہوں اگر تم کہیں سفر میں گئے ہو پھر تم پر واقعہ موت کا پڑ جائے اگر تم کو شبہ ہو تو ان دونوں کو بعد نماز کے روک لو پھر دونوں خدا کی قسم کھائیں کہ ہم اس قسم کے عوض کوئی نفع نہیں لینا چاہئے۔ اگرچہ کوئی قرابت دار بھی ہو اور اللہ کی بات کو ہم پوشیدہ نہ کرینگے۔ (ورنہ) ہم اس حالت میں سخت گنہگار رہو گے۔

(۶) يُوصِيكُمُ اللّهُ فِي أَوْلاَدِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنثَيَيْنِ فَإِن كُنَّ نِسَاء فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلأُمِّهِ السُّدُسُ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَآؤُكُمْ وَأَبناؤُكُمْ لاَ تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعاً فَرِيضَةً مِّنَ اللّهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيما حَكِيماً (۱۱ . النساء)

اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے باب میں لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں گو دو سے زیادہ ہو تو ان لڑکیوں کو دو تہائی ملے گا اس میں کا جو کہ مورث چھوڑا ہے اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اسکو نصف ملے گا ور ماں باپ کے لئے یعنی دونوں میں سے ہر ایک کیلئے میت کے ترکہ میں سے چھٹا حصہ ہے اگر میت کے کچھ اولاد ہو اور اگر میت کے کچھ اولاد نہ ہو اور اسکے ماں باپ ہی اسکے وارث ہوں تو اس کی ماں کو ایک تہائی ہے۔ اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہن ہوں تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔ (اور باقی باپ کو ملے گا) وصیت نکالنے کے بعد کہ میت کہ اسکی وصیت کر جاوے یا دَین کے بعد تمہارے اصول وفروع جو ہیں تم پورے طور پہ نہیں جان سکتے ہو کہ ان میں کا کون شخص نفع پہنچانے میں نزدیک تر ہے یہ حکم من جانب اللہ مقرر کر دیا گیا بالیقین اللہ تعالیٰ بڑے عالم اور حکمت والے ہیں۔

(۷) وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلاَلَةً أَو امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِن كَانُوَاْ أَكْثَرَ مِن ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاء فِي الثُّلُثِ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ (۱۲ . انساء)

اورتم کو آدھا ملے گا اس ترکہ کا جوتمہاری بی بیاں چھوڑ جاویں اگر انکے کچھ اولاد نہ ہو اور اگر ان کے کچھ اولاد ہوتو تم کو ان کے ترکہ سے ایک چوتھائی ملے گا وصیت نکالنے کے بعد کہ وہ اسکی وصیت کر جائیں یا دین کے بعد اور ان بی بیوں کو چوتھائی ملے گا اس ترکہ کا جس کو تم چھوڑ جاؤ اگر تمہارے کچھ اولاد نہ ہو اور اگر تمہارے کچھ اولاد ہوتو ان کو تمہارے ترکہ سے آٹھواں حصہ ملے گا وصیت نکالنے کے بعد کہ تم اسکی وصیت کر جاؤ یا دین کے بعد اور اگر کوئی میت جس کی میراث دوسروں کو ملے گی خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت ایسی ہو جس کے نہ اصول ہوں نہ فروع اور اسکے ایک بھائی یا ایک بہن ہوتو ان دونوں میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔ پھر اگر یہ لوگ اس سے زیادہ ہوں تو وہ سب تہائی میں شریک ہوں گے وصیت نکالنے کے بعد جس کی وصیت کردی جائے یا دین کے بعد بشرطیکہ کسی کو ضرر نہ پہنچاوے یہ حکم کیا گیا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے ہیں حلیم ہیں۔

## ازدواجی حقوق اور احکام

(۱) وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُوْلِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۳۱ . نور)

اور (اسی طرح) مسلمان عورتوں سے (بھی) کہہ دیجئے کہ (وہ بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت (کے مواقع) کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس (موقع زینت)

میں سے (غالبا) کھلا رہتا ہے (جس کے ہر وقت چھپانے میں حرج ہے) اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں اور اپنی زینت (کے مواقع مذکورہ) تو کسی پر) ظاہر نہ ہونے دیں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے (محارم پر یعنی) باپ پر یا شوہر کے باپ یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہر کے بیٹوں پر یا (حقیقی علاقی اور اخیافی) بہنوں کے بیٹوں پر یا اپنی عورتوں پر اپنی لونڈیوں پر یا ان مردوں پر جو طفیلی (کے طور پر اپنے) ہوں اور ان کو ذرا توجہ نہ ہو یا ایسے لڑکوں پر جو عورتوں کے پردہ کی باتوں سے ابھی ناواقف ہیں (مراد مراحق ہیں) اور اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں۔ کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے اے مسلمانو (تم سے جو ان احکام میں کوتاہی ہوگئی ہو تو) تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

(۲) وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْاْ بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ مِنكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكُمْ أَزْكَى لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ. (۲۳۲ . بقرة)

اور جب تم (میں ایسے لوگ پائے جاویں کہ وہ) اپنی بیویوں کو طلاق دے دیں پھر وہ عورتیں اپنی میعاد (عدت بھی پوری کر چکیں تو تم ان کو اس امر سے مت روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں جبکہ باہم سب رضامند ہو جاویں قاعدہ کے موافق اس (مضمون) سے نصیحت کیجاتی ہے اس شخص کو جو کہ تم میں سے اللہ پر اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہو (یعنی اس نصیحت کو قبول کرتا ہو) تمہارے لئے زیادہ صفائی اور زیادہ پاکی کی بات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔

(۳) وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُواْ حَكَماً مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَماً مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيدَا إِصْلاَحاً يُوَفِّقِ اللّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيماً خَبِيراً. (۳۵ . نساء)

اور اگر تم اوپر والوں کو ان دونوں میاں بیوی میں کشاکشی کا اندیشہ ہو تو تم لوگ ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو مرد کے خاندان سے اور ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو عورت کے خاندان سے بھیجو اگر ان دونوں آدمیوں کو اصلاح منظور ہوگی تو اللہ تعالیٰ ان میاں بیوی میں اتفاق فرمادینگے بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے علم والے بڑے خبر والے ہیں۔

(۴) وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَلِكُمْ أَن تَبْتَغُواْ بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيماً حَكِيماً (۲۴ . نساء)

اور وہ عورتیں جو کہ شوہروں والیاں ہیں مگر جو کہ تمہاری مملوک ہوجاویں اللہ تعالیٰ نے ان احکام کوتم پر فرض کر دیا ہے۔ اور ان عورتوں کے سوا اور عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں یعنی یہ کہ تم ان کو اپنے مالوں کے ذریعہ سے چاہو اس طرح سے کہ تم بیوی بناؤ صرف مستی ہی نکالنا نہ ہو پھر جس طریق سے تم ان عورتوں سے منتفع ہوتے ہو سو ان کو ان کے مہر دو جو کچھ مقرر ہو چکے ہیں اور مقرر ہوئے بعد بھی جس پر تم باہم رضامند ہو جاؤ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے بڑے حکمت والے ہیں۔

(۵) نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُواْ لأَنفُسِكُمْ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّكُم مُّلاَقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ (۲۲۳ . بقرة)

تمہاری بیویاں تمہارے (لئے بمنزلہ) کھیت (کے) ہیں سو اپنے کھیت میں جس طرف سے ہوکر چاہو آؤ اور آئندہ کے لئے (بھی) اپنے لئے کچھ کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یہ یقین رکھو کہ بیشک تم اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے والے ہو اور (اے محمدؐ) ایسے ایمانداروں کو خوشی کی خبر سنا دیجئے۔

(۶) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۱ . تحریم)

اے نبی جس چیز کو اللہ نے آپ کیلئے حلال کیا ہے آپ (قسم کھا کر) اس کو (اپنے اوپر) کیوں حرام فرماتے ہیں۔ (پھر وہ بھی) اپنی بیبیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والے مہربان ہے۔

(۷) تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ذَلِكَ أَدْنَى أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيماً حَلِيماً (۵۱ . احزاب)

ان میں سے آپ جس کو چاہیں (اور جب تک چاہیں) اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں (اور جب تک چاہیں) اپنے نزدیک رکھیں اور جن کو دور کر رکھا تھا ان میں سے پھر کسی کو طلب کریں تب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں اس میں زیادہ توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور آزردہ خاطر نہ ہوں گی اور جو کچھ بھی آپ ان کو دے دیں گے اس پر سب کی سب راضی رہیں گی اور خدا تعالیٰ کو تم لوگوں کے دلوں کی سب باتیں معلوم ہیں اور اللہ تعالیٰ (یہی کیا) سب کچھ جاننے والا بردبار ہے۔

(۸) وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَراً زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ

وَطراً وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولاً (۳۷ . احزاب)

اور جب آپ اس شخص سے فرما رہے تھے جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور آپ نے بھی انعام کیا کہ اپنی بی بی (زینب کو) اپنی زوجیت میں رہنے دے اور خدا سے ڈر اور آپ نے دل میں وہ (بات بھی) چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ تعالیٰ (آخر میں) ظاہر کرنے والا تھا اور آپ لوگوں (کے طعن) اندیشہ کرتے تھے اور ڈرنا تو آپ کو خدا ہی سے زیادہ سزاوار ہے پھر جب زیدؓ کا اس سے جی بھر گیا ہم نے آپ سے اسکا نکاح کر دیا تا کہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیبیوں کے (نکاح کے) بارے میں کچھ تنگی نہ رہے جب وہ (منہ بولے بیٹے) ان سے اپنا جی بھر چکیں اور خدا کا یہ حکم تو ہونے والا ہی تھا۔

(۹) وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ (۶ . نور)

اور جو لوگ اپنی (منکوحہ) بیبیوں کو (زنا کی) تہمت لگائیں اور انکے پاس بجز اپنے ہی (دعوے کے) اور کوئی گواہ نہ ہوں (جن کو عدد میں چار ہونا چاہئے) تو ان کی شہادت (جو کہ دافع حبس یا حد قذف ہو) یہی ہے کہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر یہ کہہ دے کہ بیشک میں سچا ہوں۔

(۱۰) وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلاثَةَ قُرُوءٍ وَلا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُواْ إِصْلاحاً وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّهُ عَزِيزٌ حَكُيمٌ (۲۲۸ . بقرة)

اور طلاق دی ہوئی عورتیں اپنے آپ کو (نکاح سے) روکے رکھیں تین حیض تک اور ان عورتوں کو یہ بات حلال نہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو کچھ ان کے رحم میں پیدا کیا ہو (خواہ حمل یا حیض) اس کو پوشیدہ کریں اگر وہ عورتیں اللہ تعالیٰ پر اور یوم قیامت پر یقین رکھتی ہیں اور ان عورتوں کے بھی حقوق ہیں جو کہ مثل ان ہی کے حقوق کے ہیں جو ان عورتوں پر ہیں قاعدہ (شرعی) کے موافق اور مردوں کا انکے مقابلہ میں کچھ درجہ بڑھا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ زبردست (حاکم) ہیں حکیم ہیں۔

(۱۱) وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النَّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلاَ تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَاراً لَّتَعْتَدُواْ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَلاَ تَتَّخِذُوَاْ آيَاتِ اللّهِ هُزُواً وَاذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (۲۳۱ . بقرة)

اور جب تم نے عورتوں کو (رجعی) طلاق دے دی ہو پھر وہ اپنی عدت گزرنے کے قریب پہنچ

جاویں تو (یا تو) تم ان کو قاعدے کے موافق (رجعت کرکے) نکاح میں رہنے دو یا قاعدے کے موافق ان کو رہائی دو اور ان کو تکلیف پہنچانے کی غرض سے مت روکو اس ارادہ سے کہ ان پر ظلم کیا کرو گے اور جو شخص ایسا (برتاؤ) کرے گا سو وہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو لہو ولعب (کسی طرح بے وقعت) مت سمجھو اور حق تعالیٰ کی جو نعمتیں تم پر ہیں ان کو یاد کرو اور (خصوصا) اس کتاب اور (مضامین) حکمت کو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر (اس حیثیت سے) نازل فرمائی ہیں کہ تم کو انکے ذریعہ سے نصیحت فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں۔

(۱۲) وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلاَدَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لاَ تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلاَّ وُسْعَهَا لاَ تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلاَ مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالاً عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُواْ أَوْلاَدَكُمْ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ. (۲۳۳ . بقرة)

اور مائیں اپنے بچوں کو دو سال کامل دودھ پلایا کریں (یہ مدت) اس کیلئے (ہے) جو شیر خوارگی کی تکمیل کرنا چاہے اور جس کا بچہ ہے (یعنی باپ) اس کے ذمہ ہے ان (ماؤں کا کھانا اور کپڑا قاعدے کے موافق کسی شخص کو حکم نہیں دیا جاتا مگر اسکی برداشت کے موافق کسی ماں کو تکلیف نہ پہچانا چاہئے اس کے بچہ کی وجہ سے اور نہ کسی باپ کو تکلیف دینی چاہئے اسکے بچہ کی وجہ سے اور مثل اسکے (یعنی طریق مذکور کے) اسکے ذمہ ہے جو وارث ہو پھر اگر دونوں دودھ چھڑانا چاہیں اپنی رضامندی اور مشورہ سے تو دونوں پر کسی قسم کا گناہ نہیں اور اگر تم لوگ اپنے بچوں کو (کسی اور انا کا) دودھ پلوانا چاہو تب بھی تم پر کوئی گناہ نہیں جبکہ ان کے حوالے کر دو جو کچھ ان کو دینا طئے کیا ہے قاعدے کے موافق اور حق تعالیٰ سے ڈرتے ہو اور یقین رکھو کہ حق تعالیٰ تمہارے کئے ہوئے کاموں کو خوب دیکھ رہے ہیں۔

(۱۳) وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجاً يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْراً فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْ أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيْرٌ (۲۳ . بقرة)

اور جو لوگ تم میں وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں وہ بیویاں اپنے آپ کو (نکاح وغیرہ سے) روکے رکھیں چار مہینے اور دس دن پھر جب اپنی میعاد (عدت) ختم کرلیں تو تم کو کچھ گناہ نہ ہوگا ایسی بات میں کہ وہ عورتیں اپنی ذات کیلئے کچھ کاروائی (نکاح کی) کریں قاعدہ کے موافق اور اللہ تعالیٰ تمہارے افعال کی خبر رکھتے ہیں۔

(۱۴) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحاً جَمِيلاً (۲۸ . احزاب)

اے نبی آپ اپنی بیبیوں سے فرما دیجئے کہ تم اگر دنیوی زندگی (کا عیش) اور اسکی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو کچھ مال و متاع (دنیوی) دیدوں اور تم کو خوبی کے ساتھ رخصت کروں۔

(۱۵) يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلاً مَّعْرُوفاً (۳۲ . احزاب)

اے نبی کی بیبیو! تم معمول عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم تقوی اختیار کرو تو تم (نامحرم مرد سے) بولنے میں (جبکہ بضرورت بولنا پڑے) نزاکت مت کرو (اس سے) ایسے شخص کو (طبعا) خیال (فاسد) پیدا ہونے لگتا ہے جس کے قلب میں خرابی ہے اور قاعدہ کے موافق بات کہو۔

(۱۶) لَّا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعاً بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَى الْمُحْسِنِينَ . (۲۳۶ . بقرہ)

تم پر (مہر کا) کچھ مواخذہ نہیں اگر بیبیوں کو ایسی حالت میں طلاق دے دو کہ نہ ان کو تم نے ہاتھ لگایا ہے اور نہ ان کے لئے کچھ مہر مقرر کیا ہے اور (صرف) ان کو ایک جوڑا دے دو صاحب وسعت کے ذمہ اسکی حیثیت کے موافق ہے اور تنگدست کے ذمہ اسکی حیثیت کے موافق جوڑا دینا قاعدے کے موافق واجب ہے خوش معاملہ لوگوں پر۔

(۱۷) وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجاً وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعاً إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ وَاللّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (۲۴۰ . بقرہ)

اور جو لوگ وفات پا جاتے ہیں تم میں سے اور چھوڑ جاتے ہیں۔ بیبیوں کو وہ وصیت کر جایا کریں اپنی ان بیبیوں کے واسطے کہ ایک سال تک منتفع ہونے کی اس طور پر کہ وہ گھر سے نکالی نہ جاویں ہاں اگر خود نکل جاویں تو تم کو کوئی گناہ نہیں اس قاعدے کی بات میں جس کو وہ اپنے بارے میں کریں اور اللہ تعالیٰ زبردست ہیں۔ حکمت والے ہیں۔

(۱۸) وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَى الْمُتَّقِينَ . (۲۴۱ . بقرہ)

اور سب طلاق دی ہوئی عورتوں کیلئے کچھ کچھ فائدہ پہنچانا قاعدے کے موافق (یہ) مقرر ہوا ہے ان پر جو (شر و کفر سے) پرہیز کرتے ہیں۔

(۱۹) اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُواْ مِنْ

أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَاللَّاتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِيْ الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلاَ تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلاً إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيّاً كَبِيْراً. (۳۴. نساء)

مرد حاکم ہیں عورتوں پر اس سبب سے کہ اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت دی ہے اور اس سبب سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کئے ہیں سو جو عورتیں نیک ہیں اطاعت کرتی ہیں مرد کی عدم موجودگی میں بہ حفاظت الٰہی نگہداشت کرتی ہیں اور جو عورتیں ایسی ہوں کہ تم کو انکی بد دماغی کا احتمال ہو تو ان کو زبانی نصیحت کرو اور انکو ان کے لیٹنے کی جگہوں میں تنہا چھوڑ دو اور ان کو مارو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنا شروع کر دیں تو ان پر بہانہ مت ڈھونڈو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے رفعت اور عظمت والے ہیں۔

(۲۰) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ (۵. مومنون)

اور جو اپنی شرمگاہوں کی (حرام شہوت رانی سے) حفاظت رکھنے والے ہیں۔

(۲۱) إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ (۶. مومنون)

لیکن اپنی بیبیوں سے اپنی (شرعی) لونڈیوں سے (حفاظت نہیں کرتے) کیونکہ ان پر (اس میں) کوئی الزام نہیں۔

(۲۲) وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوْا النِّسَاءَ فِيْ الْمَحِيْضِ وَلاَ تَقْرَبُوْهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (۲۲۲. بقرة)

اور لوگ آپ سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ وہ گندی چیز ہے تو حیض میں تم عورتوں سے علحدہ رہا کرو اور ان سے قربت مت کیا کرو جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جاویں پھر جب وہ اچھی طرح پاک ہو جاویں تو ان کے پاس آؤ جاؤ جس جگہ سے تم کو اللہ نے اجازت دی ہے (یعنی آگے سے) اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتے ہیں صاف پاک رہنے والوں سے۔

(۲۳) وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوْا فِيْ الْيَتَامَى فَانكِحُوْا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً أَوْمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُوْلُوْا (۳. نساء)

اور اگر تم کو اس بات کا احتمال ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں اصاف نہ کر سکو گے تو اور عورتوں سے جو تم کو پسند ہوں نکاح کر لو دو دو عورتوں سے اور تین تین عورتوں سے اور چار چار عورتوں سے پس اگر تم کو احتمال اس کا ہو کہ عدل نہ رکھو گے تو پھر ایک ہی بیوی پر بس کرو یا جو لونڈی تمہاری

ملک میں ہو وہی سہی اس امر مذکور میں زیادتی نہ ہونے کی توقع قریب تر ہے۔

(۲۴) وَآتُواْ النَّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْساً فَكُلُوهُ هَنِيئاً مَّرِيئاً (۴. نساء)

اورتم لوگ بیبیوں کوان کے مہرخوش دلی سے دے دیا کرو ہاں اگر وہ بی بیاں خوش دلی سے چھوڑ دیں تم کواس مہر میں کا کوئی جز وتو تم اس کو کھاؤ مزہ دار اور خوشگوار سمجھ کر۔

(۲۵) وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزاً أَوْ إِعْرَاضاً فَلاَ جُنَاْحَ عَلَيْهِمَا أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحاً وَالصُّلْحُ خَيْرٌ وَأُحْضِرَتِ الأَنفُسُ الشُّحَّ وَإِن تُحْسِنُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً. (۱۲۸. نساء)

اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے غالب احتمال بد دماغی یا بے پروائی کا ہوسو دونوں کو اس امر میں کوئی گناہ نہیں کہ دونوں باہم ایک خاص طور پر صلح کرلیں اور یہ صلح بہتر ہے اور نفوس کو حرص کے ساتھ اقتران ہوتا ہے اور اگر تم اچھا برتاؤ رکھو اور احتیاط رکھو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں۔

(۲۶) وَلَن تَسْتَطِيعُواْ أَن تَعْدِلُواْ بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلاَ تَمِيلُواْ كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِن تُصْلِحُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ غَفُوراً رَّحِيماً (۱۲۹. نساء)

اورتم سے یہ تو کبھی نہ ہو سکے گا کہ سب بی بیوں میں برابری رکھو گوتمہارا کتنا ہی جی چاہے تو تم بالکل ایک ہی طرف نہ ڈھل جاؤ جس سے اسکو ایسا کردو جیسے کوئی ادھر میں لٹکی ہو اور اگر اصلاح کرلو اور احتیاط رکھو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے بڑی رحمت والے ہیں۔

(۲۷) وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّهُ كُلاًّ مِّن سَعَتِهِ وَكَانَ اللّهُ وَاسِعاً حَكِيماً (۱۳. نساء)

اور اگر دونوں میاں بیوی جدا ہو جاویں تو اللہ تعالیٰ اپنی وسعت سے ہر ایک کو بے احتیاج کردے گا اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے بڑی حکمت والے ہیں۔

(۲۸) أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ (۶. طلاق)

تم ان (مطلقہ) عورتوں کو اپنی وسعت کے موافق رہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے کیلئے (اسکے بارے میں) تکلیف مت پہنچاؤ اور اگر وہ (مطلقہ) عورتیں حمل والیاں ہوں تو حمل ہو (ہونے تک ان کو (کھانے پینے کا) خرچ دو پھر اگر وہ (مطلقہ) عورتیں (جبکہ پہلے ہی سے بچہ والیاں ہوں یا بچہ ہونے سے ان کی عدت ختم ہوئی ہو) تمہارے لئے (بچہ کو اجرت پر) دودھ پلادیں تو

تم ان کو (مقررہ) اجرت دو اور (اجرت و کشمکش کرو گے تو کوئی دوسری عورت دودھ کے بارے میں) باہم مناسب طور پر مشورہ کرلیا کرو۔

(۲۹) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُواْ النِّسَاءَ كَرْهاً وَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُواْ بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلاَّ أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَن تَكْرَهُواْ شَيْئاً وَيَجْعَلَ اللّهُ فِيهِ خَيْراً كَثِيراً (۱۹ . نساء)

اے ایمان والو تم کو یہ بات حلال نہیں کہ عورتوں کے (مال یا جان کے) جبراً مالک ہو جاؤ اور ان عورتوں کو اس غرض سے مقید مت کرو کہ جو کچھ تم لوگوں نے ان کو دیا ہے اس میں کا کوئی حصہ وصول کرلو مگر یہ کہ وہ عورتیں کوئی صریح ناشائستہ حرکت کریں اور ان عورتوں کے ساتھ خوبی کے ساتھ گزارا کیا کرو اور اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو ممکن ہے تم ایک شے کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس کے اندر کوئی بڑی منفعت رکھ دے۔

(۳۰) هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلاً خَفِيفاً فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَت دَّعَوَا اللّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحاً لَّنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (۱۸۹ . اعراف)

وہ (اللہ تعالیٰ) ایسا (قادر و منعم) ہے جس نے تم کو تن واحد (آدم) سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا (حوا) بنایا تاکہ وہ اس (اپنے جوڑے) سے انس حاصل کر کے پھر جب میاں نے بیوی سے قربت کی تو اس کو حمل رہ گیا ہلکا سا سو وہ اسکو لئے چلتی پھرتی رہی پھر جب وہ بوجھل ہوگئی تو دونوں (میاں بیوی) اللہ سے جو کہ انکا مالک ہے دعا کرنے لگے کہ آپ نے ہم کو صحیح (سالم اولاد) دے دی تو ہم خوب شکر گزاری کریں گے۔

(۱) وَاللاَّتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُواْ عَلَيْهِنَّ أَرْبَعةً مِّنكُمْ فَإِن شَهِدُواْ فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىَ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّهُ لَهُنَّ سَبِيلاً (۱۵ . نساء)

اور جو عورتیں بے حیائی کا کام کریں تمہاری ہی بیبیوں میں سے تم لوگ ان عورتوں پر چار آدمی اپنوں میں سے گواہ کرلو سو اگر وہ گواہی دے دیں تو تم ان کو گھروں کے اندر مقید رکھ دے یہاں تک کہ موت ان کا خاتمہ کردے یا اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی اور راہ تجویز فرما دیں۔

(۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُواْ النِّسَاءَ كَرْهاً وَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُواْ بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلاَّ أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَن

تَكۡرَهُوا شَيۡئاً وَيَجۡعَلَ اللّٰهُ فِيۡهِ خَيۡراً كَثِيۡراً (۱۹ . النساء)

اے ایمان والوتم کو یہ بات حلال نہیں کہ عورتوں کے (مال یا جان کے) جبراً مالک ہوجاؤ اور ان عورتوں کو اس غرض سے مقید مت کرو کہ جو کچھ تم لوگوں نے ان کو دیا ہے اس میں کا کوئی حصہ وصول کرلومگر یہ کہ وہ عورتیں کوئی صریح ناشائستہ حرکت کریں اوران عورتوں کے ساتھ خوبی کے ساتھ گزارا کیا کرو اور اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تم ایک شے کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس کے اندر کوئی بڑی منفعت رکھ دے۔

(۳) وَقَالُوا مَا فِيۡ بُطُونِ هَـٰذِهِ الأَنۡعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَى أَزۡوَاجِنَا وَإِن يَكُن مَّيۡتَةً فَهُمۡ فِيۡهِ شُرَكَاءُ سَيَجۡزِيۡهِمۡ وَصۡفَهُمۡ إِنَّهُ حِكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ (۱۳۹ . الانعام)

اور وہ (یوں بھی) کہتے ہیں کہ جو چیز ان مواشی کے پیٹ میں (سے نکلتی) رہے وہ خالص ہمارے مردوں کیلئے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ (پیٹ کا نکلا ہوا بچہ) مردہ ہے تو اس (سے منتفع ہونے کے جواز) میں (مرد وعورت) سب برابر ہیں ابھی اللہ تعالیٰ ان کو ان کی غلطی کی سزا دئے دیتا ہے بلاشبہ وہ بڑا حکمت والا ہے۔

(۴) قُلۡ إِنۡ كَانَ آبَاؤُكُمۡ وَأَبۡنَآؤُكُمۡ وَإِخۡوَانُكُمۡ وَأَزۡوَاجُكُمۡ وَعَشِيۡرَتُكُمۡ وَأَمۡوَالٌ اقۡتَرَفۡتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرۡضَوۡنَهَا أَحَبَّ إِلَيۡكُم مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِيۡ سَبِيۡلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأۡتِيَ اللّٰهُ بِأَمۡرِهِ وَاللّٰهُ لاَ يَهۡدِيۡ الۡقَوۡمَ الۡفَاسِقِيۡنَ (۲۴ . لتوبه)

آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس میں نکاسی نہ ہونے کا تم کو اندیشہ ہو اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو تم کو اللہ سے اور اسکے رسول سے اور اسکی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو تم منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم (سزائے ترک ہجرت کا) بھیج دیں اور اللہ تعالیٰ بے حکمی کرنے والے کو ان کے مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

(۵) وَلَقَدۡ أَرۡسَلۡنَا رُسُلاً مِّن قَبۡلِكَ وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ أَزۡوَاجاً وَذُرِّيَّةً وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأۡتِيَ بِآيَةٍ إِلاَّ بِإِذۡنِ اللّٰهِ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ (۳۸ . الرعد)

اور ہم نے یقیناً آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور ہم نے ان کو بیویاں اور بچے بھی دیئے اور کسی پیغمبر کے اختیار میں یہ امر نہیں کہ ایک آیت بھی بدون خدا کے حکم لائے (اسکے ہر زمانہ کے(

مناسب خاص خاص) احکام (ہوتے) ہیں۔

(۶) وَالَّذِيْنَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَاماً (۷۴ . الفرقان)

اور وہ ایسے ہیں کہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) عطا فرما اور ہم کو متقیوں کا افسر بنا دے۔

(۷) وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُم مِنْ أَزْوَاجِكُم بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ (۱۶۶ .الشعرا)

اور تمہارے رب نے جو تمہارے لئے بیبیاں پیدا کی ہیں ان کو نظر انداز کئے رہتے ہو بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) تم حد (انسانیت) سے گزر جانے والے لوگ ہو۔

(۸) وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجاً لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِيْ ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (۲۱ . الروم)

اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے واسطے تمہاری جنس کی بیبیاں بنائیں تا کہ تم کو ان کے پاس آرام ملے اور تم میاں بیوی میں محبت اور ہمدردی پیدا کی اس میں ان لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں جو فکر سے کام لیتے ہیں۔

(۹) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِيْ آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَن يَسْتَنكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْ أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيْماً (۵۰ . احزاب)

اے نبی ہم نے آپ کیلئے آپ کی یہ بیبیاں جن کو آپ ان کے مہر دے چکے ہیں حلال کی ہیں اور وہ عورتیں بھی جو تمہاری مملوک ہیں جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں آپ کی دلوادی ہیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں بھی جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہو اور اس مسلمان عورت بھی جو بلاعوض اپنے کو پیغمبرؐ کو دے دے بشرطیکہ پیغمبرؐ اس کو نکاح میں لانا چاہیں یہ سب آپ کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں نہیں ہے اور مومنین کیلئے نہیں ہے ہم کو وہ احکام معلوم ہیں جو ہمنے ان پر انکی بیبیوں اور لونڈیوں کے بارے میں مقرر کئے ہیں تا کہ آپ پر کسی قسم کی تنگی (واقع) نہ ہو اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

# اولاد کے حقوق اور احکام

(۱) وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤاً مَّنْثُوراً (۱۹ . الدهر)

ان کے آس پاس اپنے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے یہ چیزیں لیکر آمدورفت کیا کرینگے۔

(۲) وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَا أَن يُرْهِقَهُمَا طُغْيَاناً وَكُفْراً (۸۰ . الكهف)

اور رہا وہ لڑکا اس کے ماں باپ ایمان دار تھے ہم کو اندیشہ (بھی تحقیق) ہوا کہ یہ ان دونوں پر سرکشی اور کفر کا اثر نہ ڈال دے۔

(۳) وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُوراً (۶۴ . بنی اسرائیل)

اور ان میں سے جس جس پر تیرا قابو چلے اپنی چیخ پکار سے اسکا قدم اکھاڑ دینا اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لانا اور ان کے مال اور اولاد میں اپنا ساجھا کر لینا اور ان سے وعدہ کرنا (کہ گناہوں پر مؤاخذہ نہ ہوگا) اور شیطان ان لوگوں سے بالکل جھوٹے وعدہ کرتا ہے۔

(۴) قَالَ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِيْ غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِيْ عَاقِراً وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيّاً (۸ . مريم)

(زکریا نے) عرض کیا کہ اے میرے رب میرے اولاد کس طور پر ہوگی حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور (ادھر) میں بڑھاپے کے انتہائی درجہ کو پہنچ چکا ہوں۔

(۵) فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيْمٍ (۲۸ . الذريت)

تو ان سے دل میں خوف زدہ ہوئے انہوں نے کہا کہ تم ڈرومت اور ان کو ایک فرزند کی خوشخبری دی جو بڑا عالم ہوگا۔

(۶) وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلاً وَمِنَ الصَّالِحِيْنَ (۴۶ . ال عمران)

اور آدمیوں سے کلام کریں گے گہوارہ میں اور بڑی عمر میں اور شائستہ لوگوں میں سے ہونگے۔

(۷) وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافاً خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلاً سَدِيْداً (۹ . النساء)

اور ایسے لوگوں کو ڈرانا چاہئے کہ اگر اپنے بعد چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ جاویں تو ان کو ان کی فکر ہو ان لوگوں کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے ڈریں اور موقع کی بات کہیں۔

(۸) وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ

مِـمَّا تَرَكْنَ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلالَةً أَو امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ (۳ . سورة انساء)

اورتم کو آدھا ملے گا اس کا ترکہ کا جوتمہاری بی بیاں چھوڑ جاویں اگر اسکے کچھ اولاد نہ ہواور اور اگر اس کے کچھ اولاد ہوتو تم کو انکے ترکہ سے ایک چوتھائی ملے گا وصیت نکالنے کے بعد کہ وہ اسکی وصیت کر جاوئیں یا دین کے بعد اور ان بی بیوں کو چوتھائی ملے گا اس ترکہ کا جس کو تم چھوڑ جاؤ اگر تمہارے کچھ اولاد نہ ہواور اگر تمہارے کچھ اولاد ہوتو انکو تمہارے ترکہ سے آٹھواں حصہ ملے گا وصیت نکالنے بعد کہ تم اس کی وصیت کر جاؤ ۔یا دَین کہ بعد اور اگر کوئی میت جس کی میراث دوسروں کو ملے گی خواہ وہ مرد ہو یا عورت جسکے کہ اصلو ہوں نہ فروغ یا اسکے ایک بھائی یا بہن ہوتو ان دونوں میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا پھر اگر یہ لوگ اس سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہوں گے وصیت نکالنے کے بعد جسکی وصیت کر دی جائے یا دین کے بعد بشرطیکہ کسی کو ضرر نہ پہنچائے یہ حکم کیا گیا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے ہیں حلیم ہے۔

(۹) اَلْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاء (۳۹ . ابراهيم)

تمام حمد (وثنا) اس خدا کیلئے (سزاوار) ہے جس نے مجھ کو بڑھاپے میں اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ (دو بیٹے) عطا فرمائے حقیقت میں میرا رب دعا کا بڑا سننے والا ہے۔

(۱۰) ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِيْنَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيْراً (۶ . بنی اسرائیل)

پھر (جب تم تو یہ کرو گے تو) ان پر تمہارا غلبہ کر دیں گے اور مال اور بیٹیوں سے ہم تمہاری مدد کریں گے اور ہم تمہاری جماعت کو بڑھا دیں گے۔

(۱۱) وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفْ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الأَمَوَالِ وَالأنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ (۱۵۵ . البقرة)

اور (دیکھو) ہم تمہارا امتحان کریں گے کسی قدر خوف سے اور فاقہ سے اور مال اور جان اور پھلوں کی کمی سے اور آپ ایسے صابرین کو بشارت سنا دیجئے۔

(۱۲) وَلاَ تَقْتُلُواْ أَوْلادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُم إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْأً كَبِيْراً (۳۱ . بنی اسرائیل)

اور اپنی اولاد کو ناداری کے اندیشہ سے قتل مت کرو (کیونکہ) ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تمکو بھی بے شک ان کا قتل کرنا بڑا بھاری گناہ ہے۔

(۱۳) اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيرٌ عِندَ رَبِّکَ ثَوَاباً وَخَيرٌ أَمَلاً (۴۶ . الکهف)

مال اور اولاد حیات دنیا کی ایک رونق ہیں اور (جو) اعمال صالحہ باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی (ہزار درجہ) بہتر ہیں۔

(۱۴) وَإِنِّي خِفتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِيُ وَكَانَتِ امْرَأَتِيُ عَاقِراً فَهَبُ لِيُ مِن لَّدُنکَ وَلِيّاً (۵ . مریم)

اور میں اپنے بعد (اپنے) رشتہ داروں (کیطرف) سے اندیشہ رکھتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے (اس صورت میں) آپ مجھ کو خاص اپنے پاس سے ایک ایسا وارث (یعنی بیٹا) دے دیجئے

(۱۵) قَالَتُ أَنَّى يَكُونُ لِيُ غُلَامٌ وَلَمُ يَمْسَسْنِيُ بَشَرٌ وَلَمُ أَکُ بَغِيّاً (۲۰ . مریم)

وہ (......) کہنے لگیں گے (بھلا) میرے لڑکا کس طرح ہوجائے گا حالانکہ مجھکو کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں۔

(۱۶) يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَى لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيّاً (۷.مریم)

اے زکریا ہم تمکو فرزند کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحیی ہوگا کہ اس کے قبل ہم نے کسی کو اسکا ہم صفت نہ بنایا ہوگا۔

(۱۷) وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبُ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَاماً (۷۴ . شعراء)

اور وہ ایسے ہیں کہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) عطا فرما۔

(۱۸) وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُم بِالَّتِيُ تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا زُلْفَى إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَأُوْلَئِکَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِيُ الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ (۳۷ . سبا)

اور تمہارے اموال اور اولاد ایسی چیز نہیں جو درجے میں تم کو ہمارا مقرب بنادے (یعنی موثر وعلت قرب کی بھی نہیں) مگر ہاں جو ایمان لاوے اور اچھے کام کرے (یہ دونوں چیزیں البتہ سبب قرب ہیں) سو ایسے لوگوں کیلئے اُن کے (نیک) عمل کا دوگنا صلہ ہے اور وہ (بہشت کے) بالا خانوں میں چین سے (بیٹھے) ہونگے۔

(۱۹) لِلَّهِ مُلْکُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثاً وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ (۴۹ . شوری)

اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں کی اور زمین کی وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے۔

(۲۰) مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لاَ يُبْخَسُونَ (۱۵ . هود)

جو شخص (اپنے اعمال خیر سے) محض حیات دنیوی (کی منفعت) اور اسکی رونق چاہتا ہے تو ہم ان لوگوں کے (ان) اعمال (کی جزا) ان کو اس (دنیا) ہی میں پورے طور سے بھگتا دیتے ہیں۔

(۲۱) وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَى نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلاَ تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ (۴۲ . هود)

اور وہ کشتی ان کو لے کر پہاڑ جیسی موجوں میں چلنے لگی اور نوحؑ نے اپنے (ایک سگے یا سوتیلے) بیٹے کو پکارا اور وہ علحدہ مقام پر تھا اے میرے (پیارے) بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہوجا اور کافروں کے ساتھ مت ہو۔

(۲۲) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ كُلُّ امْرِءٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ (۲۱ . الطور)

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا ہم اُن کی اولاد کو بھی (درجہ میں) انکے ساتھ ساتھ کر دینگے اور اُن کے عمل میں سے کوئی چیز کم نہیں کریں گے ہر شخص اپنے اعمال (کفریہ) میں محبوس (فی النار) رہے گا۔

(۲۳) لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْساً إِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْراً (۷ . الطلاق)

وسعت والے کو اپنی وسعت کے موافق (بچہ پر) خرچ کرنا چاہیئے ۔ اور جس کی آمدنی کم ہو اس کو چاہیئے کہ اللہ نے جتنا اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے خدا تعالیٰ کسی شخص کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جتنا اس کو دیا ہے خدا تعالیٰ تنگی کے بعد جلدی فراغت بھی دے گا (گو بقدر ضرورت وحاجت روائی سے)

(۲۴) أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى (۶ . الطلاق)

تم ان (مطلقہ) عورتوں کو اپنی وسعت کے موافق رہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو اور ان کو

تنگ کرنے کیلئے (اسکے بارے میں) تکلیف مت پہنچاؤ اور اگر وہ (مطلقہ) عورتیں حمل والیاں ہوں تو حمل پیدا ہونے تک ان کو (کھانے پینے کا) خرچ دو پھر اگر وہ (مطلقہ) عورتیں (جبکہ پہلے ہی سے بچے والیاں ہوں یا بچہ پیدا ہونے سے ان کی عدت ختم ہوئی ہو) تمہارے لئے (بچہ کو اجرت پر) دودھ پلا دیں تو تم ان کو (مقررہ) اجرت دو اور (اجرت کے بارے میں) باہم مناسب طور پر مشورہ کرو اور اگر تم باہم کشمکش کرو گے تو کوئی دوسری عورت دودھ پلا دے گی۔

(۲۵) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلاَ أَوْلاَدُهُم مِّنَ اللّهِ شَيْئاً وَأُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۱۱۶ . ال عمران)

جولوگ کافر ہیں ہرگز انکے کام نہ آوینگے اُن کے مال اور نہ اُنکی اولاد اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ذرا بھی اور وہ لوگ دوزخ والے ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۲۶) وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى نَحْنُ أَبْنَاءُ اللّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم بَلْ أَنتُم بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَلِلّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ (۱۸ . المائدہ)

اور یہود و نصاریٰ دعوے کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں آپ (یہ) پوچھئے کہ (اچھا تو) پھر تم کو تمہارے گناہ کے عوض عذاب کیوں دیں گے؟ بلکہ تم بھی منجملہ اور مخلوقات کے ایک معمولی آدمی ہو اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گے بخشیں گے اور جس کو چاہیں گے سزا دیں گے اور اللہ ہی کی ہے سب حکومت آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور جو کچھ اُن کے درمیان میں ہے (ان میں بھی) اسی کی (یعنی اللہ ہی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے)

(۲۷) وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۵۹ . نور)

اور جس وقت تم میں کے وہ لڑکے (جن کا حکم اُوپر آیا ہے) حد بلوغ کو پہنچیں تو ان کو بھی اسی طرح اجازت لینا چاہئے جیسا کہ اُن سے اگلے (یعنی اُن سے بڑی) عمر کے لوگ اجازت لیتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ سے اپنے احکام صاف صاف بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکومت والا ہے۔

(۲۸) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ

عَلَى بَعۡضٍ كَذَلِکَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الۡآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ . (۵۸ . نور)

اے ایمان والو! (تمہارے پاس آنے کیلئے) تمہارے مملوکوں کو اور تم میں جو حد بلوغ کو نہیں پہنچے ان کو تین وقتوں میں اجازت لینا چاہئے (ایک تو) نماز صبح سے پہلے اور (دوسرے) جب) وہ لیٹنے کیلئے) دوپہر کو اپنے (بعض) کپڑے اتار دیا کرتے ہو اور (تیسرے) نماز عشاء کے بعد یہ تین وقت تمہارے پردوں کے (وقت) ہیں (اور) ان اوقات کے سوا نہ تم پر کوئی الزام ہے اور نہ اُن پر جو (بلا اجازت چلے آتے ہیں) ان پر کچھ الزام ہے (کیونکہ) وہ بکثرت تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں کوئی کسی کے پاس اور کوئی کسی کے پاس اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے (اپنے) احکام صاف صاف بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۲۹) وَوَصَّيۡنَا الۡإِنسَانَ بِوَالِدَيۡهِ إِحۡسَاناً حَمَلَتۡهُ أُمُّهُ كُرۡهاً وَوَضَعَتۡهُ كُرۡهاً وَحَمۡلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلاثُونَ شَهۡراً حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرۡبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوۡزِعۡنِيۡ أَنۡ أَشۡكُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِيۡ أَنۡعَمۡتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنۡ أَعۡمَلَ صَالِحاً تَرۡضَاهُ وَأَصۡلِحۡ لِيۡ فِيۡ ذُرِّيَّتِيۡ إِنِّيۡ تُبۡتُ إِلَيۡکَ وَإِنِّيۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ (۱۵ . احقاف)

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اسکی ماں نے اس کو بڑی مشقت کے ساتھ ہیت میں رکھا اور بڑی مشقت کے ساتھ اسکو جنا اور اسکو پیٹ میں رکھا اور اسکا دودھ چھڑانا (۳۰) مہینہ (میں پورا ہوتا) ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ جاتا ہے اور چالیس برس کو پہنچتا ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار مجھ کو اس پر مداومت دیجئے کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں اور میں نیک کام کروں جس سے آپ خوش ہوں اور میری اولاد میں بھی میرے لئے صلاحیت پیدا کر دیجئے میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں۔

(۳۰) أَنۡ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِيۡنَ (۱۴ . قلم)

اس سب سے کہ وہ مال اولاد والا ہے۔

(۳۱) وَيُمۡدِدۡكُم بِأَمۡوَالٍ وَبَنِيۡنَ وَيَجۡعَل لَّكُمۡ جَنَّاتٍ وَيَجۡعَل لَّكُمۡ أَنۡهَاراً (۱۲ . نوح)

اور تمہارے مال اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغ لگا دے گا اور تمہارے لئے نہریں بہا دے گا۔

(۳۲) قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَاراً (۲۱ . نوح)

اورنوح (علیہ السلام) نے (یہ بھی) کہا کہ اے میرے پروردگار کافروں میں سے زمین پر ایک باشندہ مت چھوڑ۔

(۳۳) إِنَّکَ إِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوا عِبَادَکَ وَلَا یَلِدُوا إِلَّا فَاجِراً کَفَّاراً (۲۷ . نوح)

(کیونکہ) اگر آپ ان کو روئے زمین پر رہنے دیں گے تو آپ کے بندوں کو گمراہ کردیں گے اور (آگے بھی) ان کے محض فاجر اور کافر ہی اولاد پیدا ہوگی۔

(۳۴) وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ (۳ . بلد) اورسب کے باپ یعنی آدم اوراسکی اولاد کی قسم۔

(۳۵) لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ (۳ . اخلاص) نہ ہی اس نے کسی کو جنا اور نہ ہی وہ جنا گیا۔

(۳۶) قُلْ تَعَالَوْاْ أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ أَلَّا تُشْرِکُواْ بِهِ شَیْئاً وَبِالْوَالِدَیْنِ إِحْسَاناً وَلاَ تَقْتُلُواْ أَوْلاَدَکُم مِّنْ إمْلاَقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُکُمْ وَإِیَّاهُمْ وَلاَ تَقْرَبُواْ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلاَ تَقْتُلُواْ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ ذَلِکُمْ وَصَّاکُمْ بِهِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُون (۱۵۱ . انعام)

آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ آؤ میں تم کو وہ چیز سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمایا ہے وہ یہ کہ (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھیراؤ (۲) اور ماں باپ کے ساتھ احسان کیا کرو ۳) اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کیا کرو ہم تم کو اوران کو رزق (مقدر) دیں گے (۴) اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہو یا پوشیدہ ہوں (۵) اورجس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے اس کو قتل مت کرو مگر حق پر اسکا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔

(۳۷) وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ أَوْلاَدَهُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن یُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَکِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لاَ تُکَلَّفُ نَفْسٌ إِلاَّ وُسْعَهَا لاَ تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلاَ مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِکَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالاً عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلاَ جُنَاحَ عَلَیْهِمَا وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُواْ أَوْلاَدَکُمْ فَلاَ جُنَاحَ عَلَیْکُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَیْتُم بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِیْرٌ (۲۳۳ . بقرة)

اور مائیں اپنے بچوں کو دو سال کامل دودھ پلایا کریں (یہ مدت) اسکے لئے (ہے) جو شیرخوارگی کی تکمیل کرنا چاہے اور جسکا بچہ ہے اسکے ذمہ ہے ان (ماؤں) کا کھانا اور کپڑا قاعدے کے موافق کسی شخص کو حکم نہیں دیا جاتا مگر اسکی برداشت کے موافق کسی ماں کو تکلیف نہ پہنچانا چاہئے اسکے بچہ کی وجہ سے اور مثل اسکے (یعنی طریق مذکور کے) اسکے ذمہ ہے جو وارث ہو پھر اگر دونوں

دودھ چھڑانا چاہیں اپنی رضا مندی اور مشورہ سے تو دونوں پر کسی قسم کا گناہ نہیں اور اگر تم لوگ اپنے بچوں کو (کسی اور انا کا) دودھ پلوانا چاہو تب بھی تم پر کوئی گناہ نہیں جبکہ ان کے حوالے کردو جو کچھ ان کو دینا طئے کیا ہے قاعدے کے موافق اور حق تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ حق تعالیٰ تمہارے کئے ہوئے کاموں کو خوب دیکھ رہے ہیں۔

(۳۸) وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ الَّلاتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَن تَقُومُواْ لِلْيَتَامَى بِالْقِسْطِ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهِ عَلِيماً (۱۲۷. نساء)

اور لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں حکم دیتے ہیں اور وہ آیات بھی جو کہ قرآن کے اندر تم کو پڑھ کر سنائی جایا کرتی ہیں جو کہ ان یتیم عورتوں کے باب میں جن کو جو ان کا حق مقرر ہے نہیں دیتے ہو اور ان کے ساتھ نکاح کرنے سے نفرت کرتے ہو اور کمزور بچوں کے باب میں اور اس باپ میں کہ یتیموں کی کارگزاری انصاف کے ساتھ کرو اور جو نیک کام کرو گے سو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتے ہیں۔

(۳۹) وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجاً وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُونَ (۷۲. نحل)

اور اللہ تعالیٰ نے تم ہی میں سے تمہارے بی بیوں اور تمہاری بی بیوں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور تم کو اچھی اچھی چیزیں کھانے (پینے) کو دیں کیا پھر بھی بے بنیاد چیز پر ایمان رکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کرتے رہیں گے۔

(۴۰) وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُوْلِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۳۱. نور)

(اور اسطرح) مسلمان عورتوں سے (بھی کہہ دیجئے کہ (وہ بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت (کے مواقع) کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس موقع زینت میں

سے غالباً کھلا رہتا ہے جس کے ہر وقت چھپانے میں حرج ہے اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں اور اپنی زینت (کے مواقع مذکورہ) کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے (محارم پر یعنی) باپ پر یا اپنے شوہر کے بیٹوں پر یا اپنے حقیقی علاتی اور اخیافی بہنوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنی لونڈیوں پر یا اُن مردوں پر جو طفیلی کے طور پر رہتے) ہوں اور اسکو ذرا توجہ نہ ہو یا ایسے لڑکوں پر جو عورتوں کے پردہ کی باتوں سے ابھی واقف ہیں مراد غیر مراہق ہیں اور اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ ان کا محض زیور معلوم ہو جائے اور مسلمانو تم سے جو ان احکام میں کوتاہی ہوگئی ہو تو تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تا کہ فلاح پاؤ۔

(۴۱) فَلاَ تُعۡجِبۡكَ أَمۡوَالُهُمۡ وَلاَ أَوۡلاَدُهُمۡ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّهُ لِيُعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِي الۡحَيَاةِ الدُّنۡيَا وَتَزۡهَقَ أَنفُسُهُمۡ وَهُمۡ كَافِرُوۡنَ (۵۵ . توبہ)

سو ان کے اموال اور اولاد آپ کو تعجب میں نہ ڈالیں اللہ تعالیٰ کو صرف یہ منظور ہے کہ ان (مذکورہ) چیزوں کی وجہ سے دنیوی زندگی میں (بھی) ان کو گرفتار عذاب رکھے اور ان کی جان کفر ہی کی حالت میں نکل جاوے۔

(۴۲) كَالَّذِيۡنَ مِن قَبۡلِكُمۡ كَانُواۡ أَشَدَّ مِنكُمۡ قُوَّةً وَأَكۡثَرَ أَمۡوَالاً وَأَوۡلاَداً فَاسۡتَمۡتَعُواۡ بِخَلاقِهِمۡ فَاسۡتَمۡتَعۡتُم بِخَلاقِكُمۡ كَمَا اسۡتَمۡتَعَ الَّذِيۡنَ مِن قَبۡلِكُمۡ بِخَلاقِهِمۡ وَخُضۡتُمۡ كَالَّذِيۡ خَاضُواۡ أُوۡلَئِكَ حَبِطَتۡ أَعۡمَالُهُمۡ فِيۡ الۡدنۡيَا وَالآخِرَةِ وَأُوۡلَئِكَ هُمُ الۡخَاسِرُوۡنَ. (۶۹ . توبہ)

(اے منافقو!) تمہاری حالت ان لوگوں کی سی ہے جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں جو شدت قوت میں اور کثرت اموال واولاد میں تم سے بھی زیادہ تھے تو انھوں نے اپنے (دنیوی) حصہ سے خوب فائدہ حاصل کیا سو تم نے بھی اپنے (دنیوی) حصہ سے خوب فائدہ حاصل کیا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے حصہ سے فائدہ حاصل کیا تھا اور تم بھی (بری باتوں میں) ایسے ہی گھسے جیسے وہ لوگ گھسے تھے اور ان لوگوں کے اعمال (حسنہ) دنیا و آخرت میں ضائع ہوگئے اور وہ لوگ بڑے نقصان میں ہیں۔

(۴۳) بَدِيۡعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرۡضِ أَنَّى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمۡ تَكُن لَّهُ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيۡءٍ وهُوَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيۡمٌ (۱۰۱ . انعام)

وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے اسکے (یعنی اللہ کے) اولاد کہاں ہوسکتی ہے؟ حالانکہ اس کی بیوی تو ہے نہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

(۴۴) قَدۡ خَسِرَ الَّذِیۡنَ قَتَلُوۡاۤ اَوۡلَادَهُمۡ سَفَهًاۢ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ وَّحَرَّمُوۡا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افۡتِرَآءً عَلَی اللّٰهِ قَدۡ ضَلُّوۡا وَمَا کَانُوۡا مُهۡتَدِیۡنَ. (۱۴۱ . انعام)

واقعی خرابی میں پڑ گئے وہ لوگ جنھوں نے اپنی اولاد کو محض براہ حماقت بلا کسی سند کے قتل کر ڈالا اور جو (حلال) چیزیں ان کو اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے کو دی تھیں ان کو حرام کرلیا محض اللہ پر افترا باندھنے کے طور پر بیشک یہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے اور کبھی راہ پر چلنے والے نہیں ہوئے۔

(۴۵) یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الۡمُؤۡمِنٰتُ یُبَایِعۡنَکَ عَلٰۤی اَنۡ لَّا یُشۡرِکۡنَ بِاللّٰهِ شَیۡئًا وَّلَا یَسۡرِقۡنَ وَلَا یَزۡنِیۡنَ وَلَا یَقۡتُلۡنَ اَوۡلَادَهُنَّ وَلَا یَاۡتِیۡنَ بِبُهۡتَانٍ یَّفۡتَرِیۡنَهٗ بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِنَّ وَاَرۡجُلِهِنَّ وَلَا یَعۡصِیۡنَکَ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ فَبَایِعۡهُنَّ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (۱۲ . ممتحنه)

اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کرکے آئیں تو تم ان کا امتحان کرلیا کرو ان کے ایمان کو اللہ ہی خوب جانتا ہے پس اگر ان کو (اس امتحان کی رو سے) مسلمان سمجھو تو ان کو کفار کی طرف واپس مت کرو (کیونکہ) نہ تو وہ عورتیں ان کافروں کیلئے حلال ہیں اور نہ وہ کافران عورتوں کیلئے حلال ہیں اور ان کافروں نے جو کچھ خرچ کیا ہو وہ ان کو ادا کردو اور تمکو ان عورتوں سے نکاح کرلینے میں کچھ گناہ نہ ہوگا جب کہ تم ان کے مہران کو دے دو اور (اے مسلمانو) تم کافر عورتوں کے تعلقات کو باقی مت رکھو اور (اس صورت میں) جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو۔ (ان کافروں سے) مانگ لو اور جو کچھ ان کافروں نے خرچ کیا ہو وہ (تم سے) مانگ لیں یہ اللہ کا حکم ہے (اسکا اتباع کرو) وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ بڑا علم والا (اور) حکمت والا ہے۔

(۴۶) فَلَمَّاۤ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَکَآءَ فِیۡمَاۤ اٰتٰهُمَا فَتَعٰلَی اللّٰهُ عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ(۱۹۰ . اعراف)

سو جب اللہ تعالیٰ ان دونوں کو صحیح (سالم اولاد) دے دی تو اللہ کی دی ہوئی چیز میں وہ دونوں اللہ کے شریک قرار دینے لگے سو اللہ تعالیٰ پاک ہے ان کے شرک سے۔

(۴۷) اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا لَعِبٌ وَّلَهۡوٌ وَّزِیۡنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیۡنَکُمۡ وَتَکَاثُرٌ فِی الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ کَمَثَلِ غَیۡثٍ اَعۡجَبَ الۡکُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیۡجُ فَتَرٰىهُ مُصۡفَرًّا ثُمَّ یَکُوۡنُ حُطَامًا وَفِی الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ وَّمَغۡفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانٌ وَمَا الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ (۲۰ . حدید)

تم خوب جان لو کہ (آخرت کے مقابلہ میں) دنیوی حیات محض لہو ولعب اور (ایک ظاہری) زینت اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا اور اموال اور اولاد میں ایک کا دوسرے سے اپنے کو زیادہ بتلاتا ہے جیسے مینہ (برستا) ہے کہ اس کی پیداوار (کھیتی) کاشتکاروں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر وہ خشک ہوجاتی ہے

سواس کومردہ دیکھتا ہے پھر وہ جو چورا چورا ہوجاتی ہے اور آخرت ( کی کیفیت یہ ہیکہ اس ) میں عذاب شدید ہے اور خدا کیطرف سے مغفرت اور رضامندی ہے اور دنیوی زندگی محض دھوکے کا اسباب ہے۔

(۴۸) وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَنِ مَثَلاً ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدّاً وَهُوَ كَظِيمٌ (۱۷ . زخرف)

حالانکہ جب ان میں سے کسی کو اس ہستی کی یعنی لڑکی کی خوشخبری دی جاتی ہے جو انہوں نے اللہ کے لئے بیان کی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ اندر ہی اندر گھٹنے لگتا ہے۔

(۴۹) لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئاً أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۱۷ . مجادله)

ان کے اموال اور اولاد اللہ (کے عذاب) سے ان کو ذرا نہ بچا سکیں گے (اور) یہ لوگ دوزخی ہیں وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

(۵۰) لَنْ تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (۳. ممتحنه)

تمہارے رشتہ داروں اور اولاد قیامت کے دن تمہارے کام نہ آویں گے خدا تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ سب اعمال کو خوب دیکھتا ہے۔

(۵۱) يُوصِيكُمُ اللّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنثَيَيْنِ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلأُمِّهِ السُّدُسُ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَآؤُكُمْ وَأَبناؤُكُمْ لاَ تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعاً فَرِيضَةً مِّنَ اللّهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيما حَكِيماً (۱۱ . نساء)

اللہ تعالیٰ تمکو حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے باب میں لڑکے کا حصہ دولڑکیوں کے حصہ کے برابر اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں گو دو سے زیادہ ہوں تو ان لڑکیوں کو دو تہائی ملے گا اس مال کا جو کہ مورث چھوڑ مرا ہے۔ اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کو نصف ملے گا اور ماں باپ کیلئے یعنی دونوں میں سے ہر ایک کیلئے میت کے ترکہ میں سے چھٹا حصہ ہے اگر میت کے کچھ اولاد ہو اور اگر میت کے کچھ اولاد نہ ہو اور اسکے ماں باپ ہی اسکے وارث ہوں تو اس کا ایک تہائی ہے اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہن ہوں تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا (اور باقی باپ کو ملے گا) وصیت نکال لینے کے بعد کہ میت اس کی وصیت کر جاوے یا دَین کے بعد تمہارے اصول وفروع جو ہیں تم پورے طور پر یہ نہیں جان

سکتے ہو کہ ان میں کا کون سا شخص تم کو نفع پہنچانے میں نزدیک تر ہے یہ حکم منجانب اللہ مقرر کردیا گیا ہے بالیقین اللہ تعالیٰ بڑے علم اور حکمت والے ہیں۔

(۵۲) رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَکَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ وَأَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّکَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (۱۲۸ . بقرہ)

اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنا اور زیادہ مطیع بنا لیجئے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت (پیدا) کیجئے جو آپ کی مطیع ہوا اور (نیز) ہم کو ہمارے حج (وغیرہ) کے احکام بھی بتلا دیجئے اور ہمارے حال پر توجہ رکھئے (اور) فی الحقیقت آپ ہی ہیں توجہ فرمانے والے مہربانی کرنے والے۔

(۵۳) وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِکَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ إِمَاماً قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي قَالَ لاَ يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ (۱۲۴ . بقرہ)

اور جس وقت امتحان کیا (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کا ان کے پروردگار نے چند باتوں میں اور وہ ان کو پورے طور سے بجالایا (اس وقت) حق تعالیٰ نے (ان سے) فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا مقتدا بناؤنگا انھوں نے عرض کیا اور میری اولاد میں سے بھی کسی کسی کو (نبوت دیجئے) اور ارشاد ہوا کہ میرا (یہ) عہدۂ (نبوت) خلاف ورزی کرنے والا انکو ملے گا۔

(۵۴) وَکَذَلِکَ زَيَّنَ لِکَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِکِينَ قَتْلَ أَوْلاَدِهِمْ شُرَکَآؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُواْ عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ وَلَوْ شَاء اللّهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ (۱۳۷ . انعام)

اور اسی طرح بہت سے مشرکین کے خیال میں ان کے معبودوں نے اپنی اولاد کے قتل کرنے کو مستحسن بنا رکھا ہے تا کہ وہ ان کو برباد کریں اور تا کہ ان کے طریقہ کو مضبوط کردیں اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو یہ ایسا کام نہ کرتے تو آپ ان کو اور جو کچھ یہ غلط باتیں بنارہے ہیں یوں ہی رہنے دیجئے۔

## دوست اور دوستی

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنکُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (۵۱ . مائدہ)

اے ایمان والو تم یہود اور نصاریٰ کو دوست مت بنانا وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے انکے ساتھ دوستی کرے گا بیشک وہ انہی میں سے ہوگا بیشک اللہ تعالیٰ سمجھ نہیں دیتے ان لوگوں کو جو اپنا نقصان کررہے ہیں۔

(۲) اَلنَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُوْلُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَى أَوْلِيَائِكُم مَّعْرُوفاً كَانَ ذَلِكَ فِيْ الْكِتَابِ مَسْطُوراً (٦ . احزاب)

نبی مومنین کے ساتھ خود انکے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی بیبیاں انکی مائیں ہیں اور رشتہ دار کتاب اللہ میں ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں بہ نسبت دوسرے مومنین اور مہاجرین کے مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے کچھ سلوک کرنا چاہو تو وہ جائز ہے یہ بات لوح محفوظ میں لکھی جا چکی تھی۔

(۳) إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوكُمْ فِيْ الدِّيْنِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَى إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (٩ . ممتحنه)

اللہ تعالیٰ تم کو منع کرتا ہے جو تم سے دین کے بارے میں لڑے ہوں (خواہ بالفعل یا بالعزم) اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہو اور (اگر نکالا بھی نہ ہو لیکن) تمہارے نکالنے میں (نکالنے والوں) کی مدد کی ہو اور جو شخص ایسوں سے دوستی کرے گا سو وہ گنہگار ہونگے۔

(۴) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْماً غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (١٤ . مجادله)

کیا آپ نے ان لوگوں پر نظر نہیں فرمائی جو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ نے غضب کیا ہے یہ (منافق) لوگ نہ تو (پورے پورے) تم میں ہیں اور نہ ان ہی میں ہیں اور جھوٹی بات پر قسمیں کھا جاتے ہیں اور وہ (خود بھی) جانتے ہیں۔

(۵) وَاعْبُدُواْ اللّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِيْ الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالجَنبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالاً فَخُوراً (٣٦ . نساء)

اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور اہل قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب غربا کے ساتھ بھی اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور راہ گیر کے ساتھ بھی جو تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں بیشک اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں شیخی کی باتیں کرتے ہوں۔

(٦) لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ آمَنُواْ الْيَهُودَ وَالَّذِيْنَ أَشْرَكُواْ وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ

آمَنُواْ الَّذِيْنَ قَالُوَاْ إِنَّا نَصَارَى ذَلِكَ بِأَنَّ مِنهُمْ قِسِّيسِيْنَ وَرُهْبَاناً وَأَنَّهُمْ لاَ يَسْتَكْبِرُونَ (۸۲ . مائدہ)

تمام آدمیوں سے زیادہ مسلمانوں سے عداوت رکھنے والے آپ ان یہود اور مشرکین کو پاویں گے اوران میں مسلمانوں کے ساتھ دوستی رکھنے کے قریب تر ان لوگوں کو پائیں گے جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں یہ اس سبب سے ہے کہ ان میں بہت سے (علم دوست) عالم ہیں اور بہت سے تارک دنیا (درویش) اور (یہ اس سبب سے ہیکہ) یہ لوگ متکبر نہیں ہیں۔

(۷) لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا مِن بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا جَمِيعاً أَوْ أَشْتَاتاً فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتاً فَسَلِّمُوا عَلَى أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (۶۱ . نور)

نہ تو اندھے آدمی کیلئے کچھ مضائقہ ہے اور نہ لنگڑے آدمی کے لئے کچھ مضائقہ ہے اور نہ بیمار آدمی کیلئے کچھ مضائقہ ہے اور نہ خود تمہارے لئے اس بات میں (کچھ مضائقہ ہے) کہ تم اپنے گھروں سے (جن میں بی بی اور اولاد کے گھر بھی آ گئے) کھانا کھالو یا اپنے باپ کے گھر سے یا اپنی ماؤں کے گھر سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہیں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے (پھر اس میں بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں کہ سب ملکر کھاؤ یا الگ الگ (کھاؤ) (یہ بھی معلوم کر رکھو کہ) جب تم اپنے گھروں میں جانے لگا کرو تو اپنے لوگوں کو سلام کرلیا کرو (جو کہ) دعا کے طور پر (ہے اور) جو خدا کی طرف سے مقرر ہے (اور) برکت والی عمدہ چیز ہے (خدا تعالیٰ نے جس طرح یہ احکام بتلائے) اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے (اپنے احکام بیان فرماتا ہے تا کہ تم سمجھو (اور عملکرو)۔

(۸) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَاداً فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ (۱ . ممتحنہ)

اے ایمان والو تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ ان سے دوستی کا اظہار

کرنے لگو حالانکہ تمہارے پاس جو دین حق آچکا ہے وہ اسکے منکر ہیں رسول کو اور تمکو اس بنا پر کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لے آئے شہر بدر کر چکے ہیں اگر تم میرے رستہ پر جہاد کرنے کی غرض سے اور میری رضا مندی ڈھونڈنے کی غرض سے (اپنے گھروں سے) نکلے ہو تم ان سے چپکے چپکے دوستی کی باتیں کرتے ہو حالانکہ مجھ کو سب چیزوں کا خوب علم ہے تم جو کچھ چھپا کر کرتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو اور (آگے سے اس پر وعید ہے کہ) جو شخص تم میں سے ایسا کرے گا وہ راہِ راست سے بھٹکے گا۔

(۹) لَّا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِيْنَ أَوْلِيَاءَ مِن دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ إِلَّآ أَن تَتَّقُواْ مِنْهُمْ تُقَاةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ (۲۸ . ال عمران)

مسلمانوں کو چاہئے کہ کفار کو (ظاہراً یا باطناً) دوست نہ بنائیں مسلمانوں (کی دوستی) تجاوز کر کے اور جو شخص ایسا (کام) کرے گا سو وہ شخص اللہ کے ساتھ (دوستی رکھنے کی) کسی شمار میں نہیں مگر ایسی صورت میں کہ تم ان سے کسی قسم کا قوی) اندیشہ رکھتے ہو اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور خدا ہی کی طرف لوٹ کر جاتا ہے۔

(۱۰) اَلَّذِيْنَ آمَنُواْ يُقَاتِلُونَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُواْ يُقَاتِلُونَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُواْ أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيْفاً (۷۶ . نساء)

جو لوگ پکے ایماندار ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جو لوگ کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تو تم شیطان کے ساتھیوں سے جہاد کرو واقع میں شیطانی تدبیر لچر ہوتی ہے۔

(۱۱) اَلَّذِيْنَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِيْنَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ العِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعاً (۱۳۹ . نساء)

جن کی یہ حالت ہے کہ کافروں کو دوست بناتے ہیں مسلمانوں کو چھوڑ کر کیا ان کے پاس معزز رہنا چاہتے ہیں سو سارا اعزاز خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔

(۱۲) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْكَافِرِيْنَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَتُرِيْدُونَ أَن تَجْعَلُواْ لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَاناً مُّبِيْناً (۱۴۴ . نساء)

اے ایمان والو! تم مومنین کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ کیا تم یوں چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی حجت صریح قائم کرلو۔

(۱۳) وَدُّواْ لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُواْ فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلاَ تَتَّخِذُواْ مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُواْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْاْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَلاَ تَتَّخِذُواْ مِنْهُمْ وَلِيّاً وَلاَ نَصِيْراً (۸۹ . نساء)

وہ اس تمنا میں ہیں کہ جیسے وہ کافر ہیں تم بھی کافر بن جاؤ جس میں تم اور وہ سب ایک طرح کے ہو جاؤ سو ان میں سے کسی کو دوست مت بنانا جب تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں اور اگر وہ اعراض کریں تو ان کو پکڑو اور قتل کرو جس جگہ ان کو پاؤ اور نہ ان میں کسی کو دوست بناؤ اور نہ مددگار بناؤ۔

(۱۴) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الَّذِيْنَ اتَّخَذُواْ دِيْنَكُمْ هُزُواً وَلَعِباً مِّنَ الَّذِيْنَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُواْ اللّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِيْنَ (۵۷ . مائده)

اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے جو ایسے ہیں کہ جنہوں نے تمہارے دین کو کھیل بنا رکھا ہے ان کو اور دوسرے کفار کو دوست مت بناؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔

(۱۵) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ آبَاءكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إَنِ اسْتَحَبُّواْ الْكُفْرَ عَلَى الإِيْمَانِ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (۲۳ . توبه)

اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اپنے بھائیوں کو (اپنا) رفیق مت بناؤ اگر وہ لوگ کفر کو بمقابلہ ایمان کے (ایسا) عزیز رکھیں (کہ ان کے ایمان لانے کی امید نہ رہے) اور جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ رفاقت رکھے گا سو ایسے لوگ بڑے نافرمان ہیں۔

(۱۶) وَالَّذِيْنَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَمَن يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِيْناً فَسَاءَ قِرِيْناً (۳۸ . نساء)

اور جو لوگ کہ اپنے مالوں کو لوگوں کے دکھانے کیلئے خرچ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر اور آخری دن پر اعتماد نہیں رکھتے اور شیطان جس کا مصاحب ہو اس کا وہ برا مصاحب ہے۔

(۱۷) وَمَن يُطِعِ اللّهَ وَالرَّسُولَ فَأُوْلَـئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ أُولَـئِكَ رَفِيْقاً (۶۹ . نساء)

اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔

(۱۸) لَّيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ مَن يَعْمَلْ سُوءاً يُجْزَ بِهِ وَلاَ يَجِدْ لَهُ مِن دُوْنِ اللّهِ وَلِيّاً وَلاَ نَصِيْراً (۱۲ . نساء)

نہ تمہاری تمناؤں سے کام چلتا ہے اور نہ اہل کتاب کی تمناؤں سے جو شخص کوئی برا کام کرے گا وہ اس کے عوض سزا دیا جائے گا اور اس شخص کو خدا تعالیٰ کے سوا نہ کوئی یار ملے گا نہ مددگار ملے گا۔

(۱۹) إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِيْنَ آمَنُواْ الَّذِيْنَ يُقِيْمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ

وَهُمْ رَاكِعُونَ (۵۵ . مائدہ)

تمہارے دوست تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور ایماندار لوگ ہیں جو کہ نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں کہ ان میں خشوع ہوتا ہے۔

(۲۰) تَرَى كَثِيراً مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ (۸۰ . مائدہ)

آپ ان میں بہت آدمی دیکھیں گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں جو (کام) انھوں نے آگے کیلئے کیا ہے وہ بیشک برا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے ناخوش ہوا یہ لوگ عذاب میں دائم رہیں گے۔

(۲۱) اِتَّبِعُواْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلاَ تَتَّبِعُواْ مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ قَلِيلاً مَّا تَذَكَّرُونَ (۳ . اعراف)

تم لوگ اسکا اتباع کرو جو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں کا اتباع مت کرو تم لوگ بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔

(۲۲) فَرِيقاً هَدَى وَفَرِيقاً حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلاَلَةُ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ (۳۰ . اعراف)

بعض لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اور بعض گمراہی کا ثبوت ہو چکا ہے۔ ان لوگوں نے شیطانوں کو رفیق بنا لیا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور خیال رکھتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔

(۲۳) يَا بَنِي آدَمَ لاَ يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْءَاتِهِمَا إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لاَ تَرَوْنَهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ (۲۷ . اعراف)

اے اولاد آدم شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے جیسا اس نے تمہارے دادا، دادی کو جنت سے باہر کرا دیا (ایسی حالت سے) کہ انکا لباس بھی ان سے اتروا دیا تا کہ ان کو ان کے پردہ کا بدن دکھائی دینے لگے وہ اور اسکا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے ہو۔ ہم شیطانوں کو ان ہی لوگوں کا رفیق ہونے دیتے ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔

(۲۴) أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُواْ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّهُ الَّذِينَ جَاهَدُواْ مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُواْ مِن دُونِ اللّهِ وَلاَ رَسُولِهِ وَلاَ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً وَاللّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (۱۶ . توبہ)

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم یوں ہی چھوڑ دیے جاؤ گے حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے (ظاہر طور پر) ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنھوں نے تم میں سے (ایسے موقع پر) جہاد کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اور رسولؐ اور

مومنین کے سوا کسی کو خصوصیت کا دوست نہ بنایا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے تمہارے سب کاموں کی۔

(۲۵) وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلاً (۵۰ . کهف)

اور جبکہ ملائکہ کو ہم نے حکم دیا کہ آدم (علیہ السلام) کے سامنے سجدہ کرو سو سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے وہ جنات میں سے تھا اس نے اپنے رب کے حکم سے عدول کیا سو کیا پھر بھی تم اس کو اور اسکے چیلے چانٹوں کو دوست بناتے ہو مجھ کو چھوڑ کر؟ حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں یہ ظالموں کیلئے بہت برا بدل ہے۔

(۲۶) وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيماً (۱۰ . معارج)

اور (اس روز) کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا۔

(۲۷) كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَن تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَى عَذَابِ السَّعِيرِ (۴ . حج)

جس کی نسبت (خدا کے یہاں سے) یہ بات لکھی جا چکی ہے کہ جو شخص اس سے تعلق رکھے گا (یعنی اسکا اتباع کرے گا) تو (اسکا کام بھی یہ ہے کہ) وہ اس کو (راہِ حق سے) بے ارادہ کرے گا اور اس کو دوزخ کا رستہ دکھلا دے گا۔

(۲۸) يَا وَيْلَتَى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَاناً خَلِيلاً (۲۸ . فرقان)

اے کاش میں فلاں شخص کو دست نہ بناتا۔

(۲۹) وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ (۳۴ . حم السجدہ)

اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی (بلکہ) ہر ایک کا اثر جدا ہے تو اب آپ (مع اتباع) نیک برتاؤ سے (بدی کو) ٹال دیا کیجئے پھر یکا یک آپ میں اور جس شخص میں عداوت تھی وہ ایسا ہو جاوے گا جیسا کوئی دلی دوست ہوتا ہے۔

## دشمنی اور دشمن

(۱) ذَلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنصُرَنَّهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ (۶۰ . حج)

اور جو شخص (دشمن کو) اسی قدر تکلیف پہنچاوے جس قدر (اس دشمن کی طرف سے) اس کو تکلیف پہنچائی گئی تھی اور پھر اس شخص کی زیادتی کی جاوے تو اللہ اس شخص کی ضرور مدد کرے گا بے شک اللہ کثیر العفو، کثیر المغفرت ہے۔

(۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَاداً فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ (۱ . ممتحنہ)

اے ایمان والو! تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ اُن سے دوستی کا اظہار کرنے لگو حالانکہ تمہارے پاس جو دین حق آچکا ہے وہ اس کے منکر ہیں رسول کو تم اس بنا پر جہاد کرنے کی غرض سے اور میری رضامندی ڈھونڈنے کی غرض سے (اپنے گھروں سے) نکلے ہو تم ان سے چپکے چپکے دوستی کی باتیں کرتے ہو۔ حالانکہ مجھ کو سب چیزوں کا خوب علم ہے تم جو کچھ چھپا کر کرتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو اور (آگے اس پر وعید ہے کہ) جو شخص تم سے ایسا کرے گا وہ راہِ راست سے بھٹکے گا۔

(۳) إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللّهِ وَعَنِ الصَّلاَةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ (۹۱ . مائدہ)

شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کردے اور اللہ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو اب بھی باز (نہیں) آؤ گے۔

(۴) قَالُواْ أُوذِينَا مِن قَبْلِ أَن تَأْتِينَا وَمِن بَعْدِ مَا جِئْتَنَا قَالَ عَسَى رَبُّكُمْ أَن يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الأَرْضِ فَيَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ (۱۲۹ . الاعراف)

قوم کے لوگ کہنے لگے کہ ہم تو (ہمیشہ) مصیبت ہی میں رہے آپ کی تشریف آوری کے قبل بھی اور آپکی تشریف کے آوری کے بعد بھی (موسیٰ نے) فرمایا کہ بہت جلد اللہ تمہارے دشمن کو ہلاک کردینگے اور بجائے ان کے تم کو اس زمین کا مالک بنادیں گے پھر تمہارا طرز عمل دیکھیں گے۔

(۵) و وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُواْ بِمَا قَالُواْ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيراً مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَاناً وَكُفْراً وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كُلَّمَا أَوْقَدُواْ نَاراً لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَاداً وَاللّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ (۶۴ . مائدہ)

اور یہود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بند ہوگیا ہے ان ہی کے ہاتھ بند ہیں اور اپنے اس کہنے سے یہ رحمت سے دور کردئے گئے بلکہ اللہ تعالیٰ کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں جس طرح چاہتے ہیں خرچ کرتے ہیں اور جو (مضمون) آپ کے پاس آپ کے پروردگار کی طرف سے بھیجا جاتا ہے وہ ان

میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کی ترقی کا سبب ہوجاتا ہے اور ہم نے ان میں باہم قیامت تک عداوت اور بغض ڈال دیا جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں حق تعالیٰ اس کو فرو کردیتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتے۔

(۶) لَئِن بَسَطتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَا أَنَاْ بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لأَقْتُلَكَ إِنِّيْ أَخَافُ اللّهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ (۲۸ . مائدہ)

اگر تو مجھ پر میرے قتل کرنے کیلئے دست درازی کرے گا تب بھی میں تجھ پر تیرے قتل کرنے کیلئے ہرگز دست درازی کرنے والا نہیں میں تو خدائے پروردگارِ عالم سے ڈرتا ہوں۔

(۷) وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِيْنَ (۶ . احقاف)

اور جب سب آدمی جمع کئے جائیں تو وہ ان کے دشمن ہوجائیں گے اور انکی عبادت ہی کا انکار کربیٹھیں گے۔

(۸) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوّاً لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۱۴ . تغابن)

اے ایمان والو! تمہاری بعض بیبیاں اور اولاد تمہارے (دین کی) دشمن ہیں سو تم ان سے ہوشیار رہو (اور انکے ایسے امر پر عمل مت کرو) اور اگر تم معاف کردو اور درگذر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تمہارے گناہوں کا بخشنے والا (اور تمہارے حال پر) رحم کرنے والا ہے۔

(۹) أَنِ اقْذِفِيْهِ فِيْ التَّابُوتِ فَاقْذِفِيْهِ فِيْ الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهُ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِيْ (۳۹ . طه)

(وہ یہ) کہ ان کو (یعنی جلادوں کے ہاتھوں سے بچانے کیلئے) ایک صندوق میں رکھو پھر انکو دریا میں ڈال دو پھر ان کو (مع صندوق کے) دریا کنارے تک لے آوے گا (آخر کار) ان کو ایک شخص پکڑ لے گا جو (کافر ہونے کی وجہ سے) میرا بھی دشمن ہے اور اس کا بھی (اے موسیٰؑ) میں نے تمہارے اوپر اپنی طرف سے یک اثر محبت ڈالا (تاکہ جو تم کو دیکھے پیار کرے) اور تاکہ تم میری (خاص) نگرانی میں پرورش پاؤ۔

(۱۰) لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ آمَنُواْ الْيَهُودَ وَالَّذِيْنَ أَشْرَكُواْ وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ آمَنُواْ الَّذِيْنَ قَالُوَاْ إِنَّا نَصَارَى ذَلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَاناً وَأَنَّهُمْ لاَ يَسْتَكْبِرُونَ (۸۲ . مائدہ)

تمام آدمیوں سے زیادہ مسلمانوں سے عداوت رکھنے والے آپ ان یہود اور ان مشرکین کو پاویں گے اور ان میں مسلمانوں کے ساتھ دوستی رکھنے کے قریب تر ان لوگوں کو پائے گا جو اپنے کو

نصاری کہتے ہیں یہ اس سبب سے ہے کہ انہیں بہت سے (علم دوست) عالم ہیں اور بہت سے تارک دنیا (درویش) اور (یہ اس سبب سے ہیکہ) یہ لوگ متکبر ہیں۔

(۱۱) وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُواْ وَاذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً وَكُنتُمْ عَلَىَ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (۱۰۳. ال عمران)

اور مضبوط پکڑے رہو اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کو اس طور پر کہ (تم سب) باہم متفق بھی رہو اور باہم نااتفاقی مت کرو اور تم پر جو اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اس کو یاد کرو جبکہ تم دشمن تھے پس اللہ تعالیٰ نے تمہارے قلوب میں الفت ڈالدی سو تم خدا تعالیٰ کے انعام سے آپس میں بھائی ہوگئے اور تم لوگ دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے سو اس نے تمہاری جان بچائی اسیطرح اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اپنے احکام بیان کر کے بتلاتے رہتے ہیں تاکہ تم لوگ راہ پر رہو۔

(۱۲) وَمِنَ الَّذِينَ قَالُواْ إِنَّا نَصَارَى أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُواْ حَظّاً مِّمَّا ذُكِّرُواْ بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّهُ بِمَا كَانُواْ يَصْنَعُونَ (۱۴. مائدہ)

اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصاری ہیں ہم نے ان سے بھی انکا عہد لیا تھا سو وہ بھی جو کچھ ان کو نصیحت کی گئی اس میں سے اپنا ایک بڑا حصہ فوت کر بیٹھے تو ہم نے ان میں باہم قیامت تک کیلئے بغض وعداوت ڈال دیا اور ان کو اللہ تعالیٰ انکا کیا ہوا جتلا دیں گے۔

(۱۳) قُلْ مَن كَانَ عَدُوّاً لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّهِ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ (۹۷. بقرہ)

آپ (ان سے) یہ کہئے کہ جو شخص جبرئیل سے عداوت رکھے سو انہوں نے یہ قرآن آپ کے قلب تک پہنچا دیا ہے خداوندی حکم سے اس کی (خود) یہ حالت ہے کہ تصدیق کر رہا ہے اپنے سے قبل والی (سماوی) کتابوں کی اور رہنمائی رکر رہا ہے اور خوشخبری سنا رہا ہے ایمان والوں کو۔

(۱۴) مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُواْ عَن رَّسُولِ اللّهِ وَلاَ يَرْغَبُواْ بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْسِهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ لاَ يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلاَ نَصَبٌ وَلاَ مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَلاَ يَطَؤُونَ مَوْطِئاً يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلاَ يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلاً إِلاَّ كُتِبَ لَهُم بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (۱۲۰. توبہ)

مدینہ کے رہنے والوں کو اور جو دیہاتی انکے گردو پیش میں (رہتے) ہیں ان کو یہ زیبا نہ تھا کہ

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ نہ دیں اور نہ یہ (زیبا تھا) کہ اپنی جان سے عزیز سمجھیں (اور) یہ (ساتھ جانے کا ضروری ہونا) اس سبب سے کہ ان کو (یعنی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جانے والوں کو) اللہ کی راہ میں جو پیاس لگی اور جو ماندگی پہنچی اور جو بھوک لگی اور جو کفار کیلئے موجب غیظ ہوا ہو اور دشمنوں کی جو کچھ خبر لی ان سب پر ان کے نام ایک ایک نیک کام لکھا گیا (اگر یہ ساتھ جاتے تو انکے نام بھی لکھا جاتا) یقیناً اللہ تعالیٰ مخلصین کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

(۱۵) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تُحِلُّواْ شَعَآئِرَ اللّهِ وَلاَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلاَ الْهَدْىَ وَلاَ الْقَلآئِدَ وَلا آمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَاناً وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُواْ وَلاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَن تَعْتَدُواْ وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (۲ . مائدہ)

اے ایمان والو بے حرمتی نہ کرو خدا تعالیٰ کی نشانیوں کی اور نہ حرمت والے مہینہ کی اور نہ (حرم میں) قربانی ہونے والے جانور کی اور نہ ان (جانوروں) کی جن کے گلے میں پٹے پڑے ہوئے ہوں اور نہ ان لوگوں کی جو کہ بیت الحرام کے قصد سے جا رہے ہوں اپنے رب کے فضل اور رضامندی کے طالب ہوں اور جس وقت تم احرام سے باہر آ جاؤ تو شکار کیا کرو اور ایسا نہ ہو کہ تم کو کسی قوم سے جو ایسی سبب سے بغض ہے کہ انھوں نے تم کو مسجد حرام سے روک دیا تھا وہ تمہارے لئے اسکا باعث ہو جاوے کہ تم حد سے نکل جاؤ اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی اعانت کیا کرو اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں۔

(۱۶) قَالَ اهْبِطُواْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِيْ الأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِيْنَ (۲۴ . اعراف)

(حق تعالیٰ نے) فرمایا کہ نیچے ایسی حالت میں جاؤ کہ تم میں کے بعض دوسرے بعضوں کے دشمن رہو گے اور تمہارے واسطے زمین میں رہنے کی جگہ اور نفع حاصل کرنا ایک وقت تک ہے۔

(۱۷) وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفاً قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِيْ مِن بَعْدِيَ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ وَأَلْقَى الأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيْهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِيْ وَكَادُواْ يَقْتُلُونَنِيْ فَلاَ تُشْمِتْ بِيَ الأَعْدَاءَ وَلاَ تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ (۱۵۰ . اعراف)

اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف واپس آئے غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے تو فرمایا تم نے میرے بعد یہ بڑی نامعقول حرکت کی کیا اپنے رب کے حکم (آنے) سے پہلے ہی تم نے جلد بازی کر لی اور

(جلدی میں) تختیاں ایک طرف رکھیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ ان کو اپنی طرف گھسیٹنے لگے (ہارون نے) کہا کہ اے میرے ماں جائے (بھائی) ان لوگوں نے مجھکو بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ مجھ کو قتل کرڈالیں تو تم مجھ پر (سختی کرکے) دشمنوں کو مت ہنسواؤ اور مجھ کو ان ظالموں کے ذیل میں مت شمار کرو۔

(۱۸) وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدْوَّ اللّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لاَ تَعْلَمُونَهُمُ اللّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنفِقُواْ مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لاَ تُظْلَمُونَ (۶۰ . انفال)

جس قدر تم سے ہو سکے قوت (یعنی ہتھیار) سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے سامان درست رکھو کہ اس کے ذریعہ سے تم (اپنا) رعب جمائے رکھو ان پر جو کہ (کفر کی وجہ سے) اللہ کے دشمن ہیں اور تمہارے دشمن ہیں اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی جس کو تم (بالتعیین) نہیں جانتے ان کو اللہ ہی جانتا ہے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کروگے وہ تم کو پورا پورا دے دیا جاوے گا اور تمہارے لئے کچھ کمی نہ ہوگی۔

## اِکراہ

(۱) لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىَ لاَ انفِصَامَ لَهَا وَاللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۲۵۶ . بقرہ)

دین میں زبردستی (کا فی نفسہ کا کوئی موقع) نہیں (کیونکہ) ہدایت یقیناً گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے سو جو شخص شیطان سے بد اعتقاد ہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ خوش اعتقاد ہو (یعنی اسلام قبول کرلے) تو اس نے بڑا (مضبوط حلقہ تھام لیا جسکو کسی طرح شکستگی نہیں (ہوسکتی) اور اللہ خوب سننے والا (اور) خوب جاننے والا ہے۔

(۲) مَن كَفَرَ بِاللّهِ مِن بَعْدِ إيمَانِهِ إِلاَّ مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ وَلَكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْراً فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (۱۰۶ . نحل)

جو ایمان لائے پیچھے اللہ کے ساتھ کفر کرے مگر جس شخص پر زبردستی کی جائے بشرطیکہ اس کا قلب ایمان پر مطمئن ہو لیکن ہاں جو جی کھول کر کفر کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا اور ان کو بڑی سزا ہوگی۔

(۳) وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لآمَنَ مَن فِي الأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعاً أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُواْ مُؤْمِنِينَ (۹۹ . یونس)

اگر آپ کا رب چاہتا تو تمام روئے زمین کے لوگ سب کے سب ایمان لے آتے (جب یہ بات ہے تو) کیا آپ لوگوں پر زبردستی کر سکتے ہیں جس سے وہ ایمان ہی لے آویں۔

(۴) إِنَّـا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَى. إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِماً فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى (۷۴:یونس)

بس اب تو ہم اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے تا کہ ہمارے (پچھلے) گناہ (کفر وغیرہ) معاف کردیں اور تو نے جو جادو (کے مقدمہ) میں ہم پر زور ڈالا (اس کو بھی معاف کردیں) اور اللہ تعالیٰ (تجھ سے) زیادہ اچھے ہیں اور زیادہ بقا والے ہیں۔

بات یہ ہے کہ جو اپنے رب کے پاس مجرم بن کر آتا ہے اس کے لیے جہنم ہے۔ وہ اس میں نہ ہی مرے گا اور نہ ہی جیئے گا۔

(۵) وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحاً حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْراً وَآتُوهُم مِّن مَّالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّناً لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِن بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۳۳. النور)

اور ایسے لوگوں کو کہ جن کو نکاح کا مقدور نہیں ان کو چاہئے کہ (اپنے نفس کو) ضبط کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (اگر چاہے) ان کو اپنے فضل سے غنی کردے (پھر نکاح کرلیں) اور تمہارے مملوکوں میں سے جو مکاتب ہونے کے خواہاں ہوں تو (بہتر ہے کہ) ان کو مکاتب بنادیا کرو اگر ان میں بہتری (کے آثار) پاؤ اور اللہ کے (دیئے ہوئے) اس مال میں سے ان کو بھی دو جو اللہ نے تم کو دے رکھا ہے (تا کہ جلدی آزاد ہوسکیں) اور اپنی (مملوکہ) لونڈیوں کو زنا کرانے پر مجبور مت کرو (اور بالخصوص) جب وہ پاک دامن رہنا چاہیں اس لئے کہ دنیوی زندگی کا کچھ فائدہ (یعنی مال) تم کو حاصل ہوجائے اور جو شخص ان کو مجبور کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کئے جانے کے بعد (ان کیلئے) بخشنے والا مہربان ہے۔

(٦) قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَى أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْراً فَمِنْ عِندِكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ (۲۸. القصص)

وہ (بزرگ موسیٰ علیہ السلام سے) کہنے لگے کہ میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کو تمہارے ساتھ بیاہ دوں اس شرط پر کہ تم آٹھ سال میری نوکری کرو پھر اگر تم دس سال پورے کردو تو یہ تمہاری طرف سے (احسان) ہے اور بس (اس معاملہ میں) تم پر کوئی مشقت ڈالنا نہیں چاہتا (اور) تم مجھ کو انشاء اللہ تعالیٰ خوش معاملہ پاؤ گے۔

# مہلت

(۱) قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِیْ إِلَی یَوْمِ یُبْعَثُونَ (۳۶ . حجر)

کہنے لگا تو پھر مجھ کو مہلت دیجئے قیامت کے دن تک۔

(۲) قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِیْ إِلَی یَوْمِ یُبْعَثُونَ (۷۹ . ص)

(۳) وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَکَ عَلَیْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَلَکِن یُؤَخِّرُهُمْ إِلَی أَجَلٍ مُّسَمًّی فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لاَ یَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلاَ یَسْتَقْدِمُونَ (۶۱ . نحل)

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے ظلم کے سبب دار و گیر فرماتے تو سطح زمین پر کوئی حرکت کرنے والا نہ چھوڑتے لیکن ایک میعاد معین تک مہلت دے رہے ہیں۔ پھر جب ان کا وقت معین آپہنچے گا اس وقت ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔

(۴) وَإِذَا رَأَی الَّذِیْنَ ظَلَمُواْ الْعَذَابَ فَلاَ یُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلاَ هُمْ یُنظَرُونَ (۸۵. نحل)

اور جب ظالم لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو وہ عذاب نہ ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ وہ کچھ مہلت دیئے جائیں گے۔

(۵) أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ کَمَا زَعَمْتَ عَلَیْنَا کِسَفاً أَوْ تَأْتِیَ بِاللّهِ وَالْمَلآئِکَةِ قَبِیْلاً (۹۲ . بنی اسرائیل)

کہنے لگا اس شخص کو جو آپ نے مجھ پر فوقیت دی ہے تو بھلا بتایئے (تو۔خیر) اگر آپ نے مجھ کو قیامت کے زمانہ تک مہلت دے دی تو (بھی) بجز قدرے قلیل لوگوں کے اسکی تمام اولاد بس میں کرونگا

(۶) وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِکَ فَأَمْلَیْتُ لِلَّذِیْنَ کَفَرُواْ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَکَیْفَ کَانَ عِقَابِ (۳۲ . رعد)

اور بہت سے پیغمبروں کے ساتھ جو آپ کے قبل ہو چکے ہیں استہزاء ہو چکا ہے۔ پھر میں ان کافروں کو مہلت دیتا رہا پھر میں نے ان پر دار و گیر کی سو میری سزا کس طرح کی تھی؟

(۷) وَلاَ تَحْسَبَنَّ اللّهَ غَافِلاً عَمَّا یَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الأَبْصَارُ (۴۲ . ابراهیم)

اور (اے مخاطب) جو کچھ یہ ظالم (کافر) لوگ کر رہے ہیں اس سے خدا تعالیٰ کو بے خبر مت سمجھو (کیونکہ) ان کو صرف اس دور تک مہلت دے رکھی ہے جس میں (ان لوگوں کی) نگاہیں پھٹی رہ جاویں گی۔

(۸) وَأَنذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَأْتِیْهِمُ الْعَذَابُ فَیَقُولُ الَّذِیْنَ ظَلَمُواْ رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَی أَجَلٍ قَرِیْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَکَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ أَوَلَمْ تَکُونُواْ أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَکُم مِّن زَوَالٍ (۴۴ . ابراهیم)

اور آپ لوگوں کو اس دن سے ڈرایئے جس دن ان پر عذاب آپڑے گا پھر یہ ظالم لوگ

کہیں گے کہ اے ہمارے رب ایک مدت قلیل تک ہم کو (اور) مہلت دے دیجئے ہم آپ کا سب کہا مان لیں گے اور پیغمبروں کا اتباع کریں گے (جواب میں ارشاد ہوگا) کیا تم نے اس کے قبل قسمیں نہ کھائی تھیں کہ تم کو کہیں جانا ہی نہیں ہے۔

(۹) نُنَزِّلُ الْمَلائِكَةَ إِلَّا بِالحَقِّ وَمَا كَانُواْ إِذاً مُّنظَرِينَ (۸ . حجر)

ہم فرشتوں کو صرف فیصلہ ہی کیلئے نازل کیا کرتے ہیں اور اس وقت ان کو مہلت بھی نہ دی جاتی۔

(۱۰) وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ (۱۲۶ . نحل)

اور اگر بدلے لینے لگو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنا تمہارے ساتھ برتاؤ کیا گیا اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنیوالوں کے حق میں بہت ہی اچھی بات ہے۔

(۱۱) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِناً إِلَّا خَطَئاً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِناً خَطَئاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُواْ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةً فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيماً حَكِيماً (۹۲ . نساء)

اور کسی مومن کی شان نہیں کہ وہ کسی مومن کو (ابتداء) قتل کرے لیکن غلطی سے اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو اس پر ایک مسلمان غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا ہے اور خوں بہا ہے جو اسکے خاندان والوں کو حوالے کر دیجائے مگر یہ لوگ معاف کر دیں اور گروہ ایسی قوم سے ہو جو تمہارے مخالف ہو کہ تم میں معاہدہ ہو تو خوں بہا ہے۔ جو اس کے خاندان والوں کو حوالہ کر دی جائے اور ایک غلام یا ایک لونڈی مسلمان کا آزاد کرنا پھر جس شخص کو نہ ملے تو متواتر دو ماہ کے روزے رہیں بطریق توبہ کے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے بڑی حکمت والے ہیں۔

(۱۲) وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالأَنفَ بِالأَنفِ وَالأُذُنَ بِالأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (۴۵. مائدہ)

اور ہم نے ان پر اسمیں یہ بات فرض کی تھی کہ جان بدلے جان کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدل دانت کے اور حاص زخموں کا بھی بدلہ پھر جو شخص اس کو معاف کر دے تو وہ اسکے لئے کفارہ ہو جائے گا اور جو شخص خدا کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل ستم ڈھا رہے ہیں۔

(۱۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالأُنثَى بِالأُنثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۱۷۸ . بقرہ)

اے ایمان والوتم پر (قانون) قصاص فرض کیا جاتا ہے مقتولین (بقتل عمد) کے بارہ میں آزاد آدمی آزادی کے عوض میں اور غلام غلام کے عوض میں اور عورت عورت کے عوض میں ہاں جس کو اس کے فریق کی طرف سے کچھ معافی ہو جاوے (مگر پوری نہ ہو) تو (مدعی کے ذمہ) معقول طور پر (خوں بہا کا) مطالبہ کرنا اور (قاتل کے ذمہ) خوبی کے ساتھ اس کے پاس پہنچا دینا (ہے) یہ (قانون دیت وعفو) تمہارے پروردگار کی طرف سے (سزا میں) تخفیف اور (شاہانہ) رحم ہے پھر جو شخص اسکے بعد تعدی کا مرتکب ہو تو اس شخص کو بڑا دردناک عذاب ہوگا۔

(۱۴) أَيَّاماً مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْراً فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَن تَصُومُواْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (۱۸۴ . بقرہ)

تھوڑے دنوں (روزہ رکھ لیا کرو) پھر (اسمیں بھی اتنی آسانی کہ) جو شخص تم میں (ایسا بیمار ہو (جس میں روزہ رکھنا مشکل یا مضر ہو) یا (شرعی) سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا شمار (کر کے ان میں روزہ) رکھنا۔ (اس پر واجب) ہے اور جو لوگ (روزے کی) طاقت رکھتے ہوں انکے ذمہ فدیہ یہ ہے (کہ وہ) ایک غریب کا کھانا (کھلا دینا یا دے دینا ہے) اور جو شخص خوشی سے (زیادہ) خیر کرے (کر زیادہ فدیہ دے) تو اس شخص کیلئے وہ بھی بہتر ہے اور تمہارا روزہ رکھنا (اس حال میں) زیادہ بہتر ہے اگر تم (روزے کی فضلیت کی) خبر رکھتے ہو۔

(۱۵) وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَاْ أُولِيْ الأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (۱۷۹. بقرہ)

اور اے فہیم لوگو! (اس قانون) قصاص میں تمہاری جانوں کا بڑا بچاؤ ہے (ہم) امید (کرتے ہیں) کہ تم لوگ (ایسے قانوں کی خلاف ورزی (کرنے ے) پرہیز رکھو گے۔

(۱۶) قَاتِلُواْ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَلاَ يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُواْ الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ (۲۹ . توبہ)

اہل کتاب جو کہ نہ خدا پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں اور نہ قیامت کے دن پر اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اور اسکے رسول نے حرام بتلایا ہے اور وہ سچے دین (اسلام) کو قبول

کرتے ہیں ان سے یہاں تک لڑو کہ وہ ماتحت ہو کر اور رعیت بن کر جزیہ دینا منظور کریں۔

(۱۳) وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۹۔ حشر)

اور ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو دارالاسلام (یعنی مدینہ) میں ان (مہاجرین) کے (آپ کے) قبل سے قرار پکڑے ہوئے ہیں جو انکے پاس ہجرت کر کے آتا ہے اس سے یہ لوگ محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ ملتا ہے اس سے یہ (انصار) اپنے دلوں میں کوئی رشک نہیں پاتے اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو اور (واقعی) جو شخص اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جاوے ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(۱۴) يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنفَالِ قُلِ الأَنفَالُ لِلّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُواْ اللّهَ وَأَصْلِحُواْ ذَاتَ بِيْنِكُمْ وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (۱۔ انفال)

یہ لوگ آپ سے (خاص) غنیمتوں کا حکم دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ یہ غنیمتیں اللہ کی ہیں اور رسول کی ہیں سو تم اللہ سے ڈرو اور اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح (بھی) کرو اور اللہ کی اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو۔

(۱۵) وَاعْلَمُواْ أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ آمَنتُمْ بِاللّهِ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۴۱۔ انفال)

اور جان رکھو کہ جو مالِ غنیمت تم کفار سے حاصل کرو اس میں سے پانچواں اللہ کا اور اسکے رسول کا اور اہل قرابت اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔ اگر تم اللہ پر اور اس نصرت پر ایمان رکھتے ہو جو حق و باطل میں فرق کرنے کے دن یعنی جنگ بدر میں جس دن دونوں فوجوں میں مڈبھیڑ ہوگئی۔ ہم نے اپنے محبوب بندے محمد (ﷺ) پر نازل فرمائی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۶) فَكُلُواْ مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلاَلاً طَيِّباً وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۶۹۔ انفال)

سو جو کچھ تم نے لیا ہے اسکو حلال پاک (سمجھ کر) کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے بڑی رحمت والے ہیں۔

(۱۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّهُ

مَن يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۹۴ . مائدہ)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ قدرے شکار سے تمہارا امتحان کرے گا جن تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہنچ سکیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ معلوم کرے کہ کون شخص اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے سو جو شخص اسکے بعد حد سے نکلے گا اس کے واسطے دردناک سزا ہے۔

(۱۸) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تُحِلُّواْ شَعَآئِرَ اللّهِ وَلاَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلاَ الْهَدْيَ وَلاَ الْقَلآئِدَ وَلا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَاناً وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُواْ وَلاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَن تَعْتَدُواْ وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (۲ . مائدہ)

اے ایمان والو بے حرمتی نہ کرو خدا تعالیٰ کی نشانیوں کی اور نہ حرمت والے مہینہ کی اور نہ (حرم میں) قربانی ہونے والے جانور کی اور نہ اُن (جانوروں) کی جن کے گلے میں پٹے پڑے ہوئے ہوں اور نہ ان لوگوں کی جو کہ بیت الحرام کے قصد سے جارہے ہوں اپنے رب کے فضل اور رضامندی کے طالب ہوں اور جس وقت تم احرام سے باہر آجاؤ تو شکار کیا کرو اور ایسا نہ ہو کہ تم کو کسی قوم سے جو اسی سبب سے بغض ہیکہ انھوں نے تم کو مسجد حرام سے روک دیا تھا وہ تمہارے لئے اسکا باعث ہو جاوے کہ تم حد سے نکل جاؤ اور نیکی اور تقوی میں ایک دوسرے کی اعانت کیا کرو اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں۔

(۱۹) يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّهُ فَكُلُواْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُواْ اسْمَ اللّهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ (۴ . مائدہ)

لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا (جانور) ان کے لئے حلال کئے گئے ہیں آپ فرما دیجئے کہ تمہارے لئے سب پاکیزہ جانور حلال رکھے ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تم تعلیم دو اور تم ان کو چھوڑو بھی اور ان کو اس طریقہ سے تعلیم دو جو تم کو اللہ تعالیٰ نے تعلیم دیا ہے تو ایسے شکاری جانور جس (شکار) کو تمہارے لئے پکڑیں اس کو کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام بھی لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو بے شک اللہ تعالیٰ جلدی حساب لینے والے ہیں۔

(۲۰) فَإذا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّى إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنّاً بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ذَلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَكِن لِّيَبْلُوَ

بَعۡضَكُم بِبَعۡضٍ وَالَّذِيۡنَ قُتِلُوا فِيۡ سَبِيۡلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعۡمَالَهُمۡ (۴ . محمد)

سوتمہارا جب کفار سے مقابلہ ہوجائے تو ان کی گردنیں مارو یہاں تک کہ جب تم انکی خوب خونریزی کر چکو تو خوب مضبوط باندھ لو پھر اس کے بعد یا تو بلامعاوضہ چھوڑ دینا جب تک کہ لڑنے والے اپنے ہتھیار نہ رکھ دیں یہ حکم بجالانا اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سے انتقام لے لیتا لیکن تاکہ تم میں ایک کا دوسرے کے ذریعہ سے امتحان کرے اور جولوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

(۲۱) وَلاَ تَقۡتُلُواۡ النَّفۡسَ الَّتِيۡ حَرَّمَ اللّهُ إِلاَّ بِالحَقِّ وَمَن قُتِلَ مَظۡلُوماً فَقَدۡ جَعَلۡنَا لِوَلِيِّهِ سُلۡطَاناً فَلاَ يُسۡرِف فِّيۡ الۡقَتۡلِ إِنَّهُ كَانَ مَنۡصُوراً (۳۳ . بنی اسرائیل)

اور جس شخص (کے قتل) کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے اس کو قتل مت کرو ہاں مگر حق پر اور جو شخص ناحق قتل کیا جاوے تو ہم نے اسکے وارث کو اختیار دیا ہے سو اس کو قتل کے بارہ میں حد (شرع) سے تجاوز نہ کرنا چاہئے وہ شخص طرفداری کے قابل ہے۔

# دیت، قصاص، فدیہ، جزیہ، مالِ غنیمت اور شکار کی حقیقت

(۱) وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقۡطَعُواۡ أَيۡدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالاً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ (۳۸ . المائدہ)

اور جو مرد چوری کرے اور جو عورت چوری کرے سو ان دونوں کے (داہنے) ہاتھ گٹے پر سے) کاٹ ڈالو ان کے کردار کے عوض میں بطور سزا کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والے ہیں۔

(۲) الزَّانِيَةُ وَالزَّانِيۡ فَاجۡلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا مِئَةَ جَلۡدَةٍ وَلَا تَأۡخُذۡكُم بِهِمَا رَأۡفَةٌ فِيۡ دِيۡنِ اللَّهِ إِن كُنتُمۡ تُؤۡمِنُونَ بِاللَّهِ وَالۡيَوۡمِ الۡآخِرِ وَلۡيَشۡهَدۡ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ . (النور:۲)

زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد سو ان میں سے ہر ایک کے سو دُرے مارو اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنا چاہئے اگر اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہئے۔

(۳) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّمَن فِيۡ أَيۡدِيۡكُم مِّنَ الأَسۡرَى إِن يَعۡلَمِ اللّهُ فِيۡ قُلُوبِكُمۡ خَيۡراً يُؤۡتِكُمۡ خَيۡراً مِّمَّا أُخِذَ مِنكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيۡمٌ (۷۰ . انفال)

اے پیغمبر آپ کے قبضہ میں جو قیدی ہیں آپ ان سے فرما دیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو تمہارے قلب میں ایمان معلوم ہوگا تو جو کچھ (فدیہ میں) تم سے لیا گیا ہے (دنیا میں) اس سے بہتر تم کو دے دیگا اور (آخرت میں) تم کو بخش دیگا اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے ہیں بڑی رحمت والے ہیں۔

(۴) وَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيْزاً حَكِيْماً (۱۹ . فتح)

اور (اس فتح میں) بہت سی غنیمتیں بھی (دیں) جن کو یہ لوگ لے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست بڑا حکمت والا ہے۔

(۵) سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَى مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيْدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيْلاً (۱۵ . فتح)

جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے وہ عنقریب جب تم (خیبر کی) غنیمتیں لیتے چلو گے کہ ہم کو بھی اجازت دو کہ ہم تمہارے ساتھ چلیں وہ لوگ یوں چاہتے ہیں کہ خدا کے حکم کو بدل ڈالیں آپ کہہ دیجئے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے خدا تعالیٰ نے پہلے سے یوں ہی فرما دیا ہے تو وہ لوگ کہیں گے بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو بلکہ خود یہ لوگ بہت کم بات سمجھتے ہیں۔

(۶) قَاتِلُواْ الَّذِيْنَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَلاَ يَدِيْنُونَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوتُواْ الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُواْ الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ (۲۹ . توبه)

اہل کتاب جو کہ نہ خدا پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں اور نہ قیامت کے دن پر اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے حرام بتلایا ہے اور نہ سچے دین (اسلام) کو قبول کرتے ہیں ان سے یہاں تک لڑو کہ وہ ماتحت ہو کر اور رعیت بن کر جزیہ دینا منظور کریں۔

## ایذارسانی، تمسخر، تہمت، الزام تراشی، بدگمانی، طعنہ زنی، غیبت، دھوکہ بازی، چالبازی

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِيْنَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيْهاً (۶۹ . احزاب)

اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہونا جنھوں نے (کچھ تہمت تراش کر) موسیٰ کو ایذا دی تھی سو انکو خدا تعالیٰ نے بری ثابت کر دیا اور وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز تھے۔

(۲) إِنَّ الَّذِيْنَ جَاؤُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ لا تَحْسَبُوهُ شَرّاً لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِىْ تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (۱۱ . نور)

جن لوگوں نے یہ طوفان (حضرت صدیقہؓ کی نسبت) برپا کیا ہے (اے مسلمانو) وہ تمہارے میں کا ایک (چھوٹا سا) گروہ ہے تم اس (طوفان بندی) کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ یہ (باعتبار انجام کے) تمہارے حق میں بہتر ہی بہتر ہے ان میں سے ہر شخص کو جتنا کسی نے کچھ کیا تھا گناہ ہوا اور ان میں جس نے اس (طوفان) میں سب سے بڑا حصہ لیا اسکو سخت سزا ہوگی۔

(۳) وَمَن يَكْسِبْ خَطِيْئَةً أَوْ إِثْماً ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيْئاً فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَاناً وَإِثْماً مُّبِيْناً (۱۱۲ . نساء)

اور جو شخص کوئی چھوٹا گناہ کرے یا بڑا گناہ پھر اسکی تہمت کسی بے گناہ پر لگا دے تو اس نے بڑا بھاری بہتان اور صریح گناہ اپنے اوپر لادا۔

(۴) إِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِيْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (۲۳ . نور)

جو لوگ تہمت لگاتے ہیں ان عورتوں کو جو پاک دامن ہیں (اور) ایسی باتوں (کے کرنے) سے (بالکل) بے خبر ہیں اور) ایمان والیاں ہیں ان تہمت لگانے والوں پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی جاتی ہے اور انکو (آخرت میں) بڑا عذاب ہوگا۔

(۵) لَوْلَا جَاؤُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُوْلَئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُوْنَ (۱۳ . نور)

یہ لوگ اس (اپنے قول) پر چار گواہ کیوں نہ لائے سو جس صورت میں یہ لوگ (موافق قاعدہ کے) گواہ نہیں لائے تو بس اللہ کے نزدیک یہ جھوٹے ہیں

(۶) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَى أَن يَكُونُوا خَيْراً مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَى أَن يَكُنَّ خَيْراً مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيْمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ (۱۱ . حجرات)

اے ایمان والو! نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہئے کیا عجب ہے کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ ان (ہنسنے والوں) سے (خدا کے نزدیک) بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہئے کیا عجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگا (ہی) برا ہے اور جو (ان حرکتوں سے) باز نہ آویں گے تو وہ ظلم کرنے والے ہیں۔

(۲) اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُواْ لَكَ الأَمْثَالَ فَضَلُّواْ فَلاَ يَسْتَطِيْعُونَ سَبِيْلاً (۴۸.بنی اسرائیل)

آپ دیکھئے تو یہ لوگ آپ کیلئے کیسے کیسے القاب تجویز کرتے ہیں سو یہ لوگ گمراہ ہوگئے رستہ نہیں پاسکتے۔

(۳) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيْراً مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضاً أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيْهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ .(۱۲:حجرات)

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور سراغ مت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اسکو تو تم ناگوار سمجھتے ہو اور اللہ سے ڈرتے ہو بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

(۴) أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ أُوْلَئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيْراً (۱۹ . احزاب)

تمہارے حق میں بخیلی لئے ہوئے سو جب خوف پیش آتا ہے تو انکو دیکھتے ہو کہ وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھنے لگتے ہیں کہ انکی آنکھیں مہرائی جاتی ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو پھر جب وہ خوف دور ہو جاتا ہے تو تمکو تیز تیز زبانوں سے طعنے دیتے ہیں مال پر حرص لئے ہوئے یہ لوگ ایمان نہیں لائے تو اللہ تعالیٰ نے انکے تمام اعمال بیکار کر رکھے ہیں اور یہ بات اللہ کے نزدیک بالکل آسان ہے۔

(۵) وَإِن نَّكَثُواْ أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُواْ فِي دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُواْ أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لاَ أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ (۱۲ . توبہ)

اور اگر وہ لوگ عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین (اسلام) پر طعن کریں تو تم لو اسقصد سے کہ یہ باز آجاویں ان پیشوایان کفر سے (خوب) لڑو کیونکہ (اس صورت میں) ان کی قسمیں باقی نہیں رہیں۔

(۶) الَّذِيْنَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لاَ يَجِدُونَ إِلاَّ جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ. (التوبة:۷۹)

یہ (منافقین) ایسے ہیں کہ نفلی صدقہ دینے والے مسلمانوں پر صدقات کے بارے میں طعن کرتے ہیں اور (خصوص) ان لوگوں پر (اور زیادہ) جن کو بجز محنت (ومزدوری کی آمدنی) کے اور کچھ

میسر نہیں ہوتا یعنی ان سے تمسخر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس تمسخر کا خاص بدلہ دے گا اور (مطلق طعن کا بدلہ ملے ہی گا کہ) ان کے لئے (آخرت میں) دردناک سزا ہوگی۔

(۷) وَمِنۡهُم مَّن يَلۡمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنۡ أُعۡطُواۡ مِنۡهَا رَضُواۡ وَإِن لَّمۡ يُعۡطَوۡاۡ مِنها إِذَا هُمۡ يَسۡخَطُونَ (۵۸. توبہ)

اور ان میں بعض وہ لوگ ہیں جو صدقات (تقسیم کرتے) کے بارہ میں آپ پر طعن کرتے ہیں سو اگر ان (صدقات) میں سے (انکی خواہش کے موافق) ان کو مل جاتا ہے تو وہ راضی ہوجاتے ہیں اور اگر ان (صدقات) میں سے انکو (ان کی خواہش کے موافق) نہیں ملتا تو وہ ناراض ہوجاتے ہیں۔

(۸) وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (۱. ھمزہ)

ہر غیبت کرنے والے طعنے دینے والے کی خرابی ہے۔

(۹) اَلَّذِيۡ جَمَعَ مَالاً وَعَدَّدَهُ (۲. ھمزہ)

جو (غایت حرص سے) مال جمع کرتا ہو اور (غایت حب وفرح سے) اسکو بار بار گنتا ہو۔

(۱۰) هَمَّازٍ مَّشَّاء بِنَمِيۡمٍ (القلم: ۱۱)

بے وقعت ہو طعنے دینے والا ہو چغلیاں لگاتا پھرتا ہو

(۱۱) لاَّ يُحِبُّ اللّهُ الۡجَهۡرَ بِالسُّوَءِ مِنَ الۡقَوۡلِ إِلاَّ مَن ظُلِمَ وَكَانَ اللّهُ سَمِيۡعاً عَلِيۡماً (۱۴۸. نساء)

اللہ تعالیٰ بری بات زبان پر لانے کو پسند نہیں کرتے بجز مظلوم کے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتے ہیں خوب جانتے ہیں۔

(۱۲) وَقَدۡ مَكَرَ الَّذِيۡنَ مِن قَبۡلِهِمۡ فَلِلّهِ الۡمَكۡرُ جَمِيۡعاً يَعۡلَمُ مَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ وَسَيَعۡلَمُ الۡكُفَّارُ لِمَنۡ عُقۡبَى الدَّارِ. (۴۲. رعد)

اور ان سے پہلے جو (کافر لوگ ہو چکے ہیں انہوں نے تو تدبیریں کیں، سو اصل تدبیر تو خدا ہی کی ہے اسکو سب خبر رہتی ہے جو شخص جو کچھ بھی کرتا ہے، اور ان کفار کو ابھی معلوم ہوجائے گا کہ اس عالم میں نیک انجام کس کے حصہ میں ہے۔

(۱۳) أَفَمَنۡ هُوَ قَآئِمٌ عَلَى كُلِّ نَفۡسٍ بِمَا كَسَبَتۡ وَجَعَلُواۡ لِلّهِ شُرَكَاءَ قُلۡ سَمُّوهُمۡ أَمۡ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لاَ يَعۡلَمُ فِي الأَرۡضِ أَم بِظَاهِرٍ مِّنَ الۡقَوۡلِ بَلۡ زُيِّنَ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُواۡ مَكۡرُهُمۡ وَصُدُّواۡ عَنِ السَّبِيۡلِ وَمَن يُضۡلِلِ اللّهُ فَمَا لَهُ مِنۡ هَادٍ (۳۳. رعد)

پھر (بھی) کیا جو (خدا) ہر شخص کے اعمال پر مطلع ہو (اور اُن لوگوں کے شرکاء برابر ہو سکتے ہیں)

۔اور ان لوگوں نے خدا کے لئے شرکاء تجویز کئے ہیں آپ کہئے کہ (ذرا) ان (شرکاء) کا نام تو لو کیا تم اسکو (یعنی خدا تعالیٰ کو) ایسی بات کی خبر دیتے ہو کہ دنیا (بھر) میں اس (کے وجود) کی خبر اسکو (یعنی اللہ تعالیٰ کو نہ ہو یا محض ظاہری لفظ کے اعتبار سے انکو شریک کہتے ہو بلکہ کافروں کو اپنے مغالطہ کی باتیں مرغوب معلوم ہوتی ہیں۔اور (اسی وجہ سے) یہ لوگ (حق) سے محروم رہ گئے اور جسکو خدا تعالیٰ گمراہی میں رکھے اسکا کوئی راہ پر لانے والا نہیں۔

(۱۴) إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِيْنَ آمَنُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ (۳۸.حج)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ (ان مشرکین کے غلبہ اور ایذا رسائی کی قدرت کو) ایمان والوں سے عنقریب ہٹادے گا۔بیشک اللہ تعالیٰ کسی دغا باز کفر کرنے والے کو نہیں چاھتا۔

(۱۵) وَمَكَرُوا مَكْراً وَمَكَرْنَا مَكْراً وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ (۵۰ . نمل)

اور (یہ مشورہ کرکے) انہوں نے ایک خفیہ تدبیر کی اور ایک خفیہ تدبیر ہم نے کی اور (اس تدبیر کی) انکو خبر بھی نہ ہوئی۔

(۱۶) وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ (۷۰ . نمل)

آپؐ ان پر غم نہ کیجئے اور جو کچھ وہ شرارتیں کررہے ہیں اس سے تنگ نہ ہوجائے۔

(۱۷) أَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْداً فَالَّذِيْنَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ (۲۰ . طارق)

کیا یہ لوگ کچھ برائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں سو یہ کافر خود ہی (اس) برائی میں گرفتار ہوں گے۔

(۱۸) وَمَكَرُوا مَكْراً كُبَّاراً (۲ . نوح)

اور (انہوں نے جنکا اتباع کیا ہے وہ ایسے ہیں کہ) جنھوں نے (حق مٹانے میں) بڑی بڑی تدبیریں کیں۔

(۱۹) إِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْداً وَأَكِيْدُ كَيْداً فَمَهِّلِ الْكَافِرِيْنَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْداً (۱۷ : طارق)

یہ لوگ اپنی تدبیروں میں لگ رہے ہیں اور میں اپنی تدبیر کررہا ہوں۔تو اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کافروں کو مہلت دو بس چند دن کی مہلت اور دے دو۔

(۲۰) وَإِن يُرِيْدُوا أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ (۶۲ . انفال)

اور اگر وہ لوگ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کافی ہیں۔وہ وہی ہے جس نے آپ کو اپنی امداد (ملائکہ) سے اور (ظاہری امداد) مسلمانوں سے قوت دی۔

(۲۱) يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُوْنَ إِلَّا أَنفُسَهُم وَمَا يَشْعُرُوْنَ (۹ . بقرہ)

چالبازی کرتے ہیں اللہ سے اور ان لوگوں سے جو ایمان لا چکے ہیں۔ (یعنی محض چالبازی کی راہ سے ایمان کا اظہار کرتے ہیں) اور واقع میں کسی کے ساتھ بھی چالبازی نہیں کرتے بجز اپنی ذات کے اور وہ اسکا شعور نہیں رکھتے۔

(۲۲) وَإِذَا لَقُواْ الَّذِينَ آمَنُواْ قَالُواْ آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْاْ إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُواْ إِنَّا مَعَكْمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ (۱۴ . البقرة)

اور جب ملتے ہیں وہ منافقین ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب خلوت میں پہنچتے ہیں اپنے شریر سرداروں کے پاس تو کہتے ہیں کہ ہم بیشک تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف استہزاء کیا کرتے ہیں۔

(۲۳) فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (۸۳ . مؤمن)

غرض جب ان کے پیغمبران کے پاس کھلی دلیلیں لے کر آئے تو وہ لوگ اپنے (اس) علم (معاش) پر بڑے نازاں ہوئے جو ان کو حاصل تھا اور ان پر وہ عذاب آپڑا جس کے ساتھ تمسخر کرتے تھے۔

(۲۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَومٌ مِّن قَوْمٍ عَسَى أَن يَكُونُوا خَيْراً مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاء مِّن نِّسَاء عَسَى أَن يَكُنَّ خَيْراً مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيْمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (۱۱ . الحجرات)

اے ایمان والو! نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہئے کیا عجب ہے کہ) جن پر ہنستے ہیں) وہ ان (ہنسنے والوں) سے (خدا کے نزدیک) بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہئے کیا جیب ہک وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو وار نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا (ہی) برا ہے اور جو (ان حرکتوں سے) باز نہ آویں گے تو وہ ظلم کرنے والے ہیں۔

(۲۵) ذَلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُواً (۱۰۶ . الكهف)

(بلکہ) انکی سزا وہی ہوگی یعنی دوزخ اس سب سے کہ انھوں نے کفر کیا تھا اور (یہ کہ) میری آیتوں اور پیغمبروں کا مذاق بنایا تھا۔

(۲۶) الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لاَ يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۷۹ . التوبه)

یہ (منافقین) ایسے ہیں کہ نفلی صدقہ دینے والے مسلمانوں پر صدقات کے بارے میں طعن

کرتے ہیں اور (خصوص) ان لوگوں پر (اور زیادہ) جنکو بجز محنت (ومزدوری کی آمدنی) کے اور کچھ میسر نہیں ہوتا یعنی ان سے تمسخر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو اس تمسخر کا تو خاص بدلہ دے گا اور (مطلق طعن کا یہ بدلہ ملے ہی گا کہ) ان کے لئے (آخرت میں) دردناک سزا ہوگی۔

(۲۷) وَلاَ تَسُبُّواْ الَّذِيْنَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّهِ فَيَسُبُّواْ اللّهَ عَدْواً بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَى رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ (۱۰۹ . انعام)

اور گالی مت دو ان کو جن کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں (یعنی انکے معبودوں کو کیونکہ) پھر وہ براہ جہل حد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں گے ہم نے اسی طرح ہر طریقہ والوں کو ان کا عمل مرغوب بنا رکھا ہے۔ پھر اپنے رب ہی کے پاس انکو جانا ہے سو وہ انکو جتلا دے گا جو کچھ بھی وہ کیا کرتے تھے۔

(۲۸) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِن جَاءَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيْبُوا قَوْماً بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ (۶ . حجرات)

اے ایمان والو اگر کوئی شریر آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کرلیا کرو کبھی کسی قوم کو نادانی سے کوئی ضرر نہ پہنچا دو پھر اپنے کئے پر پچھتانا پڑے۔

(۲۹) وَلاَ تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولاً (۳۶ . بنی اسرائیل)

اور جس بات کی تجھ کو تحقیق نہ ہو اس پر عمل درآمد مت کیا کر کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ہر شخص سے ان سب کی (قیامت کے دن) پوچھ ہوگی۔

(۳۰) وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْماً أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَى طَعَاماً فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَداً (۱۹ . کهف)

اور اسی طرح ہم نے ان کو جگا دیا تاکہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں۔ ایک کہنے والے نے کہا کہ تم (حالت نوم میں) کس قدر رہے ہوگے۔ (بعضوں نے) کہا کہ (غالبًا) ایک دن یا ایک دن سے بھی کچھ کم رہے ہوں گے (دوسرے بعضوں نے) کہا کہ یہ تو تمہارے خدا ہی کو خبر ہے کہ تم کس قدر رہے اب اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دیکر شہر کی طرف بھیجو پھر وہ شخص تحقیق کرے کونسا کھانا ہے سو اس میں سے تمہارے پاس کچھ کھانا لے آوے اور (سب کام) خوش تدبیری (سے)

کرے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے۔

(۳۱) وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ (۱۱ . حج)

اور بعض آدمی اللہ کی عبادت (ایسے طور پر) کرتا ہے (جیسے کسی چیز کے) کنارے پر (کھڑے ہو) پھر اگر اسکو کوئی (دنیوی) نفع پہنچ گیا تو اسکی وجہ سے (ظاہری) قرار پالیا اور اگر اسکی کچھ آزمائش ہوگئی تو منہ اٹھا کر (کفر کی طرف) چل دیا (جس سے) دنیا اور آخرت دونوں کو کھو بیٹھا یہی کھلا نقصان (کہلاتا) ہے۔

(۳۲) وَإِن يَكُن لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ (۴۹ . نور)

اور اگر انکا حق ہو تو سر تسلیم خم کئے ہوئے آپ کے پاس چلے آتے ہیں۔

(۳۳) الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (۱۳۴ . ال عمران)

ایسے لوگ جو خرچ کرتے ہیں فراغت میں اور تنگی میں اور غصہ کے ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکو کاروں کو محبوب رکھتا ہے۔

(۳۴) هَاأَنتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (۱۱۹ . ال عمران)

ہاں تم ایسے ہو کہ ان لوگوں سے محبت رکھتے ہو اور یہ لوگ تم سے اصلا محبت نہیں رکھتے حالانکہ تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور یہ لوگ جو تم سے ملتے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر اپنی انگلیاں کاٹ کھاتے ہیں مارے غیظ کے آپ کہہ دیجئے کہ تم مرے رہو اپنے غصہ میں بیشک خدا تعالیٰ خوب جانتے ہیں دلوں کی باتوں کو۔

(۳۵) فَرَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفاً قَالَ يَا قَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْداً حَسَناً أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدتُّمْ أَن يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُم مَّوْعِدِي. (طٰہٰ : ۸۶)

غرض موسیٰ (بعد انقضاء معیاد کے) غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے اپنی قوم کی طرف واپس آئے (اور) فرمانے لگے کیا تم سے تمہارے رب نے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا کیا تم پر (میعاد مقرر سے کچھ) زیادہ عرصہ گزر گیا تھا یا تم کو یہ منظور ہوا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب واقع ہو اسلئے تم نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کیا۔

(۳۶) مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُوا عَن رَّسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا

بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْسِهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ لاَ يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلاَ نَصَبٌ وَلاَ مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَلاَ يَطَؤُونَ مَوْطِئاً يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلاَ يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلاً إِلاَّ كُتِبَ لَهُم بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (۱۲۰ . توبہ)

مدینہ کے رہنے والوں کواور جو دیہاتی انکے گرد وپیش میں (رہتے) ہیں انکو یہ زیبا نہ تھا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ نہ دیں اور نہ یہ (زیبا تھا) کہ اپنی جان کوان کی جان سے عزیز سمجھیں (اور) یہ (ساتھ جانے کا ضروری ہوتا) اس سبب سے ہیکہ ان کو (یعنی رسول ﷺ کے ساتھ جانے والوں کو) اللہ کی راہ میں جو پیاس لگی اور جو ماندگی پہنچی اور جو بھوک لگی اور جو چلنا چلے جو کفار کیلئے موجب غیظ ہوا ہواور دشمنوں کی جو کچھ خبر لی ان سب پر انکے نام ایک ایک نیک کام لکھا گیا (اگر یہ ساتھ جاتے تو انکے نام بھی لکھا جاتا) یقیناً اللہ تعالیٰ مخلصین کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

(۳۷) وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الأَلْوَاحَ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ (۱۵۴ . اعراف)

اور جب موسیٰ کا غصہ فرو ہوا تو (ان) تختیوں کو اٹھا لیا اران کے مضامین میں ان لوگوں کیلئے جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ہدایت اور رحمت تھی۔

(۳۸) وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفاً قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِيَ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ وَأَلْقَى الألْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُواْ يَقْتُلُونَنِي فَلاَ تُشْمِتْ بِيَ الأعْدَاء وَلاَ تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (۱۵۰ . اعراف)

اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف واپس آئے غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے تو فرمایا تم نے میرے بعد یہ بڑی نامعقول حرکت کی کیا اپنے رب کے حکم (آنے) سے پہلے ہی تم نے جلد بازی کرلی اور (جلدی میں) تختیاں ایک طرف رکھیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کران کو اپنی طرف گھسیٹنے لگے (ہارون نے) کہا کہ اے میرے ماں جائے (بھائی) ان لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ مجھ کو قتل کرڈالیں تو تم مجھ پر (سختی کرکے) دشمنوں کومت ہنساؤ اور مجھکو ان ظالموں کے ذیل میں مت شمار کرو۔

(۳۹) وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَى مَرْيَمَ بُهْتَاناً عَظِيماً (۱۵۶ . نساء)

اور (انہیں سزادی) انکے کفر کی وجہ سے اور (حضرت) مریم (علیہ السلام) پر ان کے بڑا بھاری بہتان دھرنے کی وجہ سے۔

(۴۰) فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْءَاتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَن تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُل لَّكُمَا إِنَّ الشَّيْطَآنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (۲۲ . اعراف)

سوان دونوں کوقریب سے لے آیا ان دونوں نے جب درخت کو چکھا تو دونوں کے پردہ کا بدن ایک دوسرے کے روبرو پردہ ہو گیا اور دونوں اپنے بدن پر جنت کے پتے جوڑ جوڑ رکھنے لگے اور ان کے رب نے انکو پکارا کیا میں تم دونوں کو اس درخت سے ممانعت نہ کر چکا تھا اور یہ نہ کہہ چکا تھا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے۔

(۴۱) زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُواْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُواْ وَالَّذِيْنَ اتَّقَواْ فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (۲۱۲ . بقرہ)

دنیوی معاش کفار کو آراستہ پیراستہ معلوم ہوتی ہے اور (اسی وجہ سے) ان مسلمانوں سے تمسخر کرتے ہیں حالانکہ یہ (مسلمان) جو (کفر و شرک سے) بچتے ہیں ان (کافروں) سے اعلی درجہ میں ہونگے قیامت کے روز اور روزی تو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے اندازہ دے دیتے ہیں۔

(۴۲) بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ (۱۲ . صفت)

بلکہ آپ تو تعجب کرتے ہیں اور یہ لوگ تمسخر کرتے ہیں۔

(۴۳) أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيّاً أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ (۶۳ . ص)

کیا ہم نے ان لوگوں کی ہنسی کر رکھی تھی یا ان (کے دیکھنے) سے نگاہیں چکرا رہی ہیں۔

(۴۴) أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَى علَى مَا فَرَّطتُ فِيْ جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ السَّاخِرِيْنَ (۵۶ . زمر)

کبھی (کل قیامت کو) کوئی شخص کہنے لگے کہ افسوس تیری اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کی جناب میں کی اور میں تو (احکام خداوندی پر) ہنستا ہی رہا۔

(۴۵) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَى أَن يَكُونُوا خَيْراً مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَى أَن يَكُنَّ خَيْراً مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيْمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (۱۱ . حجرات)

اے ایمان والو نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہئے کیا عجب ہے کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ ان (ہنسنے والوں) سے زیادہ (خدا کے نزدیک) بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہئے کیا عجب ہے کہ

وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا (ہی) برا ہے اور جو (ان حرکتوں سے) باز نہ آویں گے تو وہ ظلم کرنے والے ہیں۔

(۴۶) إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيْلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءَ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَمَن يُرِدْ فِيْهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ (۲۵ . حج)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمان اور یہود اور صائبین اور نصاری اور مجوس اور مشرکین اللہ تعالیٰ ان سب کے درمیان قیامت کے روز (عملی) فیصلہ کر دے گا (مسلمانوں کو جنت میں داخل کر دے گا اور کافروں کو دوزخ میں) بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔

(۴۷) وَالَّذِيْنَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَداً وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (۴ . نور)

اور جو لوگ (زنا کی) تہمت لگائیں پاک دامن عورتوں کو اور پھر چار گواہ (اپنے دعوے پر) نہ لاسکیں تو ایسے لوگوں کو اسی دُرے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی قبول مت کرو (یہ تو دنیا میں ان کی سزا ہوگی) اور یہ لوگ (آخرت میں بھی مستحق سزا ہیں کیونکہ) فاسق ہیں۔

## روحِ قرآن اکابرین ہند کی نظروں میں !

### حضرت امیر شریعت مولانا حافظ الحاج ابوالسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بانی و مہتمم دار العلوم سبیل الرشاد بنگلور

ان آیات کو مختلف عنوانات کے تحت جمع کر کے تلاش کرنے والوں کے سامنے پیش کر دینا قرآن مجید کی ایک اچھی خاصی خدمت ہے۔ اللہ پاک مولوی غیاث احمد رشادی کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اہلِ علم کے لئے یہ کام آسان کر دیا۔

### حضرت العلامہ محمد انظر شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

سابق شیخ الحدیث دار العلوم دیو بند (وقف)

زیر تالیف روحِ قرآن کا مسودہ دیکھنے کو ملا، بہت خوب پایا۔ مولانا کی یہ کوشش کحل الجواہر سے کم نہیں ہے۔

### عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمٰن مفتاحی صاحب دامت برکاتہم

سرپرست منبر و محراب فاؤنڈیشن انڈیا

روحِ قرآن کے نام سے جو ضخیم کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ مولانا کی محنتوں کا ایک شاہکار ہے۔ جو علماء، ائمہ، خطباء، واعظین، مؤلفین و مصنفین اور صاحب قلم اشخاص کے لئے قیمتی تحفہ ہے۔

### حضرت العلامہ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دامت برکاتہم

صدر مدرس و شیخ الحدیث دار العلوم دیو بند

کتاب ''روحِ قرآن'' پر ہم نے سرسری نظر ڈالی ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ کتاب قرآن کریم کے طالب علموں کے لئے بے حد مفید ثابت ہوگی۔

### حضرت مولانا قاری حافظ الحاج ریاض الرحمٰن صاحب رشادی رحمۃ اللہ علیہ

خطیب و امام جامع مسجد بنگلور سٹی و مہتمم جامع العلوم بنگلور

ہمارے عزیز محترم غیاث احمد صاحب رشادی کی ترتیب کردہ ''روحِ قرآن'' اپنے انداز ترتیب کے لحاظ سے ایک ''نیا کام'' محسوس ہوا۔ مقررین و واعظین کے لئے یہ ایک تحفہ گرانمایہ ہے۔

ناشر منبر و محراب فاؤنڈیشن انڈیا
MEMBER-O-MEHRAB FOUNDATION INDIA